9Marks

مستحکم و صحت مند کلیسیا کی 9 نشانیاں

بشارت

پوری کلیسیا یسوع کی گواہی کیسے دیتی ہے

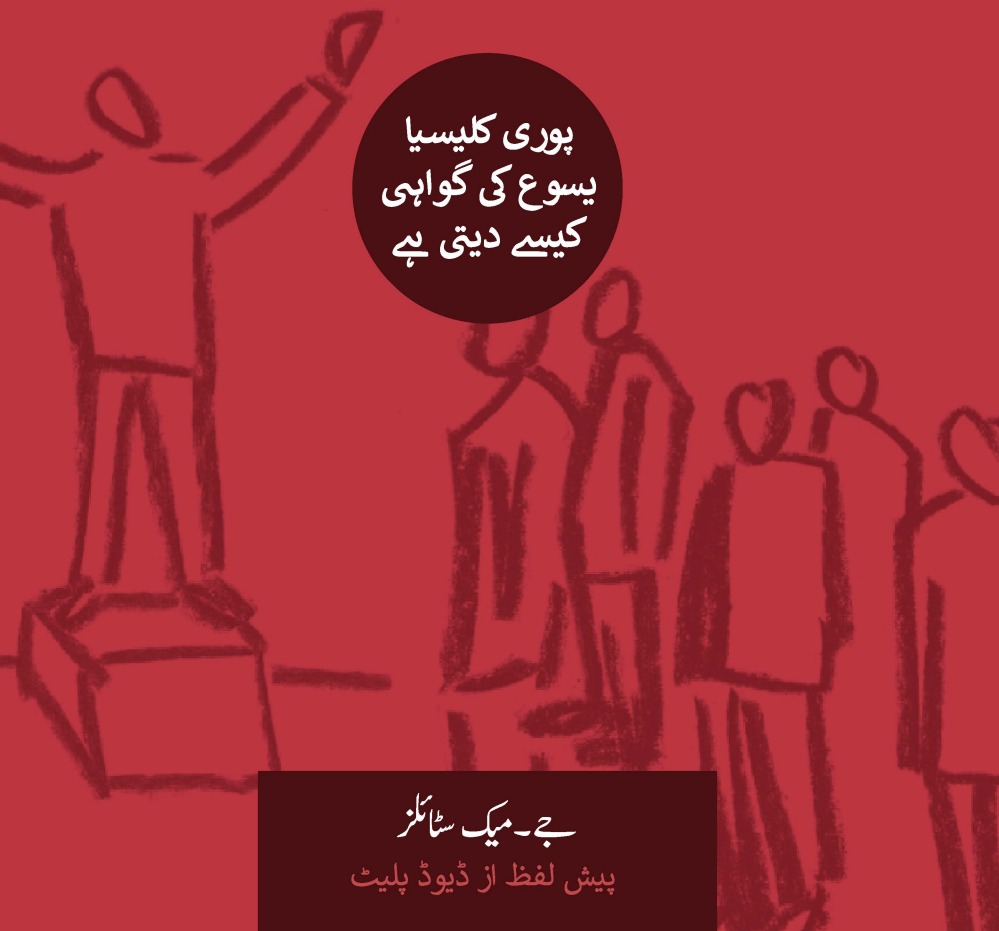

جے۔ میک سٹائلز

پیش لفظ از ڈیوڈ پلیٹ

بشارت

پوری کلیسیا یسوع کی گواہی کیسے دیتی ہے

از: جے۔ میک سٹائلز

ترجمہ کار: فضا نسیم

ناشرین
مسیحی اشاعت خانہ
36 فیروز پور روڈ، لاہور

۲۰۲۰ء

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق ناشرین، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور محفوظ ہیں۔

Masihi Isha'at Khana
Ph: +92 42 37422694, 37423944 Fax: +92 42 37500161
E-mail: masihiishaatkhana@gmail.com
Website: www.mik.org.pk **Facebook: MIK** مسیحی اشاعت خانہ

Evangelism: How the Whole Church Speaks of Jesus
Copyright © 2014 by J. Mack Stiles

Published by Crossway
a publishing ministry of Good News Publishers
Wheaton, Illinois 60187, U.S.A.

This edition published by arrangement with Crossway.
All rights reserved.
9Marks ISBN: 978-1-951474-54-6

فہرستِ مضامین

	صفحہ
سیریز کا دیباچہ	4
پیش لفظ	6
تعارُف	10
1. آلٹر کال اور لیزر لائٹس	15
2. بشارت کی ثقافت	40
3. کلیسیا اور بشارت کی ثقافت کو باہم ملانا	69
4. بشارت کی ثقافت میں دانستہ طور پر بشارت دینے والے	90
5. عملی طور پر ایمان کی گواہی دینا	118
ضمیمہ	141

سیریز کا دیباچہ

کیا آپ اِس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ کلیسیا کو صحت مند بنانا آپ کی بڑی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے؟ اگر آپ مسیحی ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

یسوع نے آپ کو شاگرد بنانے کا حکم دیا ہے (متی ۲۸:۱۸-۲۰)۔ یہوداہ نے لکھا ہے کہ آپ اپنے ایمان میں ترقی کریں (یہوداہ ۲۰،۲۱)۔ پطرس نے آپ کو دوسروں کے لئے اپنی نعمتیں استعمال کرنے کے لئے کہا ہے (۱۔پطرس ۴:۱۰)۔ پولس نے آپ کو بتایا ہے کہ محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہو تا کہ آپ کی کلیسیا بالغ ہو جائے (افسیوں ۴:۱۳،۱۵)۔ کیا آپ میری بات سمجھ گئے ہیں کہ کلیسیا کی صحت کی ذمہ داری ہم پر کیوں ہے؟

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ دیگر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ اپنی کلیسیا سے اُسی طرح محبت کر سکیں جیسے یسوع آپ کی کلیسیا سے محبت کرتا ہے۔

نائن مارکس (9 Marks) نے ہر عنوان پر جسے مارک ڈیور نے صحت مند کلیسیا کی نو علامات یا نشانیاں کہا ہے ایک مختصر کتاب شائع کی ہے۔ اِس کے

علاوہ صحیح تعلیم پر ایک کتاب لکھی گئی ہے۔

مقامی کلیسیاؤں کے وجود کا مقصد قوموں کے سامنے خدا کا جلال ظاہر کرنا ہے۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کرتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے اُس سے آپ کو مدد ملے۔

امید کے ساتھ،

مارک ڈیور اور **جونتھن لی مین**

سیریز ایڈیٹرز

پیش لفظ

مجھے وہ وقت یاد ہے جب مَیں پہلی مرتبہ میک سٹائلز (Mack Stiles) سے مِلا تھا۔ ہم امریکہ میں ایک کانفرنس میں بطور خطیب شریک تھے۔ اُس دوران مَیں نے غور کیا کہ مَیں اور دیگر مقرر ایک دوسرے کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے میں کافی وقت گزارتے ہیں جب کہ میک شاذونادر ہی ہمارے درمیان موجود ہوتا ہے۔ ایسا کیوں تھا؟ پھر مجھے معلوم ہوا کہ میک اپنا زیادہ تر وقت اُن افراد کے ساتھ گزارتا ہے جو پسِ پردہ اِس کانفرنس کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں۔ اِس بھائی کے ساتھ اِس پہلی ملاقات سے ہی مَیں جان گیا کہ مجھے اِس سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔

اِس سے کچھ ہی عرصہ بعد مجھے سمندر پار اُس جگہ جانے کا موقع ملا جہاں میک کالج کے طلبہ و طالبات کے لئے ایک منسٹری چلا رہا اور بطور ایلڈر ایک کلیسیا میں خدمت کر رہا ہے۔ ایک صبح مَیں نے چرچ میں کلام سنایا اور عبادت کے بعد میک مجھے مختلف لوگوں سے ملوانے لگا۔ ذیل میں اُن لوگوں سے ہونے والی گفتگو کا ایک عمومی خلاصہ ہے (تاہم مَیں نے لوگوں کے نام تبدیل کر دیئے ہیں)۔

ایک آدمی نے مجھے بتایا ''میرا نام عبدل ہے۔ میری پرورش ایک غیر مسیحی گھرانے میں ہوئی۔ لیکن دو سال پہلے خدا نے اپنے فضل سے مسیح کے وسیلے سے میرے گناہ معاف کئے اور مجھے نجات عطا کی''۔

مَیں نے جواب دیا ''یہ تو بہت حیرت انگیز بات ہے۔ آپ نے خوش خبری کا پیغام کیسے سنا؟''

عبدل نے کہا ''میک میرا دوست ہے۔ ایک دن اُس نے مجھے کہا کہ مَیں اُس کے ساتھ مرقس کی اِنجیل پڑھنا پسند کروں گا۔ مَیں نے مثبت جواب دیا اور چند ماہ میں پاک روح نے ایمان لانے کے لئے میرے دل کو کھول دیا''۔

پھر مَیں دوسرے شخص سے ملا۔ اُس نے اپنا تعارف اِن الفاظ میں کرایا ''میرا نام راجیش ہے۔ مَیں غیر مسیحی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ پھر کسی نے مجھے چرچ آنے کی دعوت دی۔ چرچ آنے سے پہلے مَیں مسیحیت کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ لیکن میک اور دوسرے مسیحی بھائیوں نے مجھ سے ملنا شروع کیا اور مجھے مسیح اور اُس کے کام کے بارے میں بتایا۔ اُن کی باتوں نے مجھے بہت متاثر کیا اور میک سے بہت سے سوال پوچھنے کے بعد مَیں نجات پانے کے لئے مسیح پر ایمان لے آیا''۔

عبدل اور راجیش کے ساتھ میتھیو کھڑا تھا۔ اُس نے مجھے بتایا ''میری پرورش ایک نامی مسیحی خاندان میں ہوئی جس کا مسیح کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن گذشتہ سال خدا نے میری آنکھیں کھولیں کہ مسیح پر ایمان رکھنے کا حقیقی مطلب کیا ہے۔ پھر مَیں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور مسیح کو اپنا نجات دِہندہ قبول کیا''۔

مَیں نے کہا ''مجھے اندازہ لگانے دو کہ کون آپ کو مسیح کے پاس لایا۔ یہ کام میک نے کیا۔ میرا اندازہ درست ہے نا؟''

میتھیو نے کہا ''نہیں۔ یہ کام عبدل اور راجیش نے کیا۔ اُنہوں نے کلامِ مقدس کا مطالعہ کرنے میں میرے ساتھ گھنٹوں گزارے اور مجھے بتایا کہ مسیح کی پیروی کرنے کا کیا مطلب ہے''۔ پھر میتھیو نے مجھ سے پوچھا ''کیا مَیں آپ کو سٹیفن سے ملواؤں؟ وہ میرا دوست ہے اور مسیحیت کے متعلق جاننا چاہتا ہے اور اِس کی تحقیق کر رہا ہے۔ وہ آج میرے ساتھ چرچ آیا ہے۔''

اُس دن مختلف لوگوں سے اِسی طرح کی گفتگو ہوتی رہی۔ مَیں خدا کا فضل دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہاں صرف ایک مسیحی خوش خبری کا پیغام سنانے کے لئے سرگرم نہیں بلکہ پوری کلیسیا اِس جذبے سے بھری ہوئی ہے۔ مَیں نے اِرد گرد نگاہ دوڑائی اور مشاہدہ کیا کہ پوری کلیسیا میں بشارت دینے کا بوجھ یا دوسرے لفظوں میں کلیسیا میں بشارت دینے کی ایک ثقافت موجود ہے جس سے وہ ایک دوسرے سے متاثر ہو رہے ہیں۔ بشارت دینے کی اِس ثقافت کا اِنحصار پروگراموں، واقعات، پروجیکٹوں اور منسٹری چلانے والے افراد پر نہیں بلکہ یہ اُن افراد سے پروان چڑھتی ہے جو خدا کے روح کی قوت سے معمور ہو کر اپنی روزمرہ زندگی کے تعلقات میں خدا کے فضل کی خوش خبری کی گواہی دیں۔

اِس لئے میرے ذہن میں میک سے بہتر کوئی اَور نام نہیں آتا جو بشارت کے موضوع پر کتاب لکھے یعنی ایسی کتاب جو نہ صرف بشارت کے لئے کلیسیا کو قائل اور مائل کر سکے بلکہ کلیسیا کے اندر بشارت کی ثقافت قائم کرے۔ یہ کتاب پڑھتے ہوئے مَیں نے کئی جملوں اور پیروں پر نشان لگائے ہیں اور ساتھ ہی دعا کرتا رہا کہ خدا مجھے بھی اُس کلیسیا میں بشارت کی ثقافت پروان چڑھانے کے لئے استعمال کرے جس میں مَیں بطور پاسبان خدمت کر

رہا ہوں۔

یہ کتاب بائبلی اور عملی نوعیت کی ہے۔ یہ کلیسیا کے اراکین اور راہنماؤں کے لئے ہے اور اِس سے خدا کو جلال مل رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند اِس کے وسیلے سے آپ اور آپ کی کلیسیا کو اور بہت سی اَور زندگیوں اور کلیسیاؤں کو برکت دے۔ آخرِ کار مسیح کی کلیسیا میں ہم بہت سے عبدل، راجیش اور میتھیو دیکھ سکیں اور ہماری کلیسیا اور پوری دنیا میں بہت سے لوگ مسیح پر ایمان لا کر نجات پائیں۔

David Platt

Senior Pastor, The Church at Brook Hills
Birmingham, Alabama

تعارُف

'' تمہاری کتاب کس کے متعلق ہے؟''

ایک بزرگ خاتون نے مجھ سے پوچھا جو میری ساس کی دوست ہے اور اُسے سیر پر اپنے ساتھ لے جانے کے لئے ہمارے گھر آئی تھی۔ جب مَیں اُن کی کار کی پچھلی نشست پر واکر (walker) رکھ رہا تھا تو مَیں نے سوچا کہ اُسے کیا جواب دوں۔مَیں کہنا چاہتا تھا'' یہ بشارت کے متعلق ایک اَور کتاب نہیں ہے بلکہ یہ بشارت کی ثقافت پروان چڑھانے کے متعلق ہے''۔ وہ میری ہچکچاہٹ سمجھ گئی اور میری ساس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی ''اچھا یہ بتاؤ کتاب کا نام کیا ہے؟''

مَیں آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ میری ساس نے میری مدد کرتے ہوئے اُونچی آواز میں جواب دیا ''اِس کی کتاب بشارت کے متعلق ہے''۔

اُس بزرگ خاتون نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔ مجھے لگا جیسے اُس کی آہ میں بھی ایک سوال ہو۔مَیں نے کار کا دروازہ بند کر دیا۔

مَیں نے کہا'' یہ زیادہ اِس موضوع پر ہے کہ 'پوری کلیسیا' اپنے ایمان کی گواہی دے''۔

وہ خاتون مزید حیرانی میں مبتلا نظر آنے لگی اور جواب میں ''ہوں'' کہہ دیا۔ پھر میری ساس کی طرف دیکھ کر کہنے لگی'' این مَیں جانتی ہوں کہ تم اپنے داماد کے متعلق بہت فخر محسوس کرتی ہو''۔ یہ کہتے ہوئے میرا بازو تھپتھپایا۔ اِس

بات کا بُرا نہ منائیں کہ ایسا لگ رہا ہے کہ مصنف خود فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اُس کی کتاب کس کے متعلق ہے۔

اپنی ساس کی سہیلی کو تو مَیں تسلی بخش جواب نہ دے سکا مگر مَیں آپ کو بہتر جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ کتاب بائبلی بشارت کے متعلق ہے۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ مسیحی بشارت کے بارے میں ایسی کتابیں لکھتے ہیں جو غیر بائبلی اُصولوں پر مبنی ہوں۔ لیکن ایسا ہو رہا ہے۔ ایسا اِس لئے ہو رہا ہے کیونکہ بشارت کے اہم عناصر یا اجزا کے بارے میں غلط خیالات پائے جاتے ہیں۔ یہ غلط خیالات عموماً مارکیٹنگ کے اصولوں یا انسانی سمجھ پر مبنی ہوتے ہیں کہ کسی شخص کو بادشاہی میں شامل کرنے کے لئے اُس کے سامنے کیسے اور کون سے دلائل پیش کئے جائیں۔ اگر ہم بائبلی طریقے سے بشارت نہیں دے رہے تو ہوسکتا ہے ہم بشارت ہی نہیں دے رہے۔

مثال کے طور پر ہوسکتا ہے وہ گھریلو خاتون بشارت دے رہی ہو جو اپنی دوست کو چائے پر بلا کر اُسے اپنے ایمان کے بارے میں بتاتی ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ دفاعِ ایمان کا ایک ممتاز عالم چرچ میں ہزاروں لوگوں کے سامنے وعظ کر رہا ہو لیکن بشارت نہ دے رہا ہو۔ بہت کم لوگ اِس طرح اِس پر غور کرتے ہیں۔ لیکن اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہم بشارت کے متعلق غلط سمجھ رکھتے ہیں۔ ایمان کا دفاع کرنا بہت اچھا کام ہے۔ تاہم اِنجیل کی وضاحت کئے بغیر مسیحیت کا دفاع کرنا آسان ہے، لیکن ہم اِنجیل کے بغیر بشارت نہیں دے سکتے۔

ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ہم اُس کے بارے میں بات کر رہے ہیں جسے ہم ''بشارت''، ''تبدیلی/ ایمان لانا'' یا ''اِنجیل/خوش خبری'' کہتے ہیں۔

لوگوں کے ذہنوں میں اِن الفاظ کی مختلف تعریفیں ہیں اور اُن کو بھی صحیح طور پر سمجھا نہیں جاتا۔ اگر مسیحی اِن بنیادی نظریات کو نہ سمجھیں تو وہ بہت جلد بائبلی سمجھ بوجھ کے دائرے سے باہر ہو جائیں گے۔ لہٰذا پہلے باب میں ہم اِن الفاظ کی تعریفوں پر غور کریں گے۔

جس بات کو مَیں ''بشارت کی ثقافت'' کہہ رہا ہوں، ہو سکتا ہے بہت سے لوگ اُس کے لئے لفظ ''مِشنل'' (missional) استعمال کرنا چاہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا کیوں کرنا چاہیں گے، لیکن مَیں تو لفظ ''بشارت'' ہی استعمال کروں گا۔ یہ ایک اہم بائبلی لفظ ہے اور مَیں پوری کتاب میں یہی لفظ استعمال کروں گا۔

یہ کتاب بشارت کے متعلق بلکہ اِس سے بڑھ کر ہے۔ یہ بشارت کی ایک ثقافت پروان چڑھانے کے متعلق بھی ہے۔ یہ باب نمبر ۲ میں ہے۔ ''بشارت کی ثقافت'' سے میری مراد بہت سے بشارتی پروگرام کرنا نہیں۔ درحقیقت آپ اِس بات سے حیران ہو سکتے ہیں کہ مَیں بہت سی کلیسیاؤں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بشارتی پروگرام نہ کریں۔ مَیں اِس بات کی وضاحت بعد میں کروں گا، لیکن یہاں صرف یہ بتانا کافی ہو گا کہ مَیں اِس بات پر غور کرنا چاہتا ہوں کہ کس طرح ہم اِس ذمہ داری کو کلیسیا میں یک جا کر سکتے ہیں کہ ہر مسیحی کلیسیائی زندگی میں اپنی گواہی پیش کرے اور اِس طرح انفرادی طور پر کی جانے والی کوششیں زیادہ ہو جائیں۔

بشارت کے ضمن میں ہماری غلط فہمی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم کلیسیا کے متعلق مناسب طور پر وسیع نظریہ نہیں رکھتے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا دنیا سے

محبت رکھتا اور بشارت کے لئے ایک حیرت انگیز منصوبہ رکھتا ہے جو کہ اُس کی کلیسیا کے لئے ہے۔ یہ باب نمبر۳ میں ہے۔

چونکہ یہ کتاب کلیسیائی زندگی میں بشارت اور بشارت کی ثقافت کے متعلق ہے اِس لئے اِس میں اکثر نظر انداز کئے جانے والے پلیٹ فارم بیان کئے گئے ہیں جنہیں مسیحیوں نے صحت مند بشارتی کوششوں کے لئے تعمیر کرنا ہے۔ یہ چوتھے باب کا موضوع ہے۔ مثلاً:

- ارادی طور پر بشارت کی تیاری کرنا
- انجیلی طرزِ زندگی
- اِنجیل کے پیغام کو معمولی سمجھنا
- بشارت بطور روحانی نظم و ضبط
- دعا
- بشارت کرنے والے راہنما

پھر ہمیں بنیادی اُصول اور وہ باتیں دریافت کرنے کی ضرورت ہے جو ہمارے ایمان کی عملی گواہی تشکیل دیں اور جن کی ہمیں اِس گناہ آلودہ دنیا میں مسیح کے ایلچی کے طور پر زندگی بسر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ باب نمبر ۵ میں ہے۔

میرے چند اچھے دوست سوچتے ہیں کہ مَیں ایک مبشر ہوں۔ تاہم مَیں اِس کے بارے میں پُر یقین نہیں۔ میری خواہش ہے کہ لوگ یسوع کو جانیں اور مَیں اپنے بارے میں محسوس کرتا ہوں کہ مَیں وفاداری سے بشارتی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ لوگ جانیں کہ مَیں اِس خوف کا شکار

ہوں کہ جب مَیں دوسروں سے روحانی باتوں پر گفتگو کرتا ہوں تو لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ مَیں بشارت کے تعلق سے اپنی خامیوں اور حدود و قیود سے آگاہ ہوں۔ میرے اِردگرد ایسے بہت سے افراد موجود ہیں جو مجھ سے بہتر مبشر ہیں۔ اگر مَیں ایک مبشر ہوں تو اوسط درجے کا مبشر ہوں۔

لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے مجھ میں ایک خوبی ہے: میرا ایمان ہے کہ خدا نے مجھے بشارت کی ثقافتیں تشکیل دینے کے لئے استعمال کیا ہے۔ کئی سال مَیں طلبہ کے لئے منسٹریاں یا کلیسیائیں قائم کرنے میں مدد کرتا رہا اور اِس بات کو یقینی بنانا چاہا کہ اُن گروہوں کے رگ و ریشے میں بشارت اُن کے مزاج اور ثقافت کے طور پر رچی بسی ہو۔

یہ میرے لئے تحریک دینے والا جذبہ ہے اور اِسی لئے مَیں اِس کتاب کے لئے پُرجوش ہوں۔ یہ اپنی دل پسند باتوں کو یک جا کرنے اور آپ کے سامنے پیش کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

باب 1

آلٹر کال اور لیزر لائٹس

۱۹۷۰ء کی دہائی میں مَیں ایک نیا اور پُرجوش مسیحی تھا۔ کالج میں پہلے سال کے پہلے مہینے میں مَیں نے اپنے دوست جان کی مسیح کے پاس آنے میں راہنمائی کی۔ مَیں اور وہ ایک ہی کمرے میں قیام پذیر تھے۔ اِس کے کچھ ہی عرصے کے بعد ہم نے اتوار کے روز ممفیس (Memphis) میں بڑے بپٹسٹ چرچ جانے کا فیصلہ کیا۔

مَیں نے جدید فیشن کے مطابق اپنے بالوں کو گھنگریالا کر کے سرخ رنگ دے رکھا تھا اور کھلے پائنچوں والی پتلون کے ساتھ جامنی رنگ کا ایک لمبا اُونی کوٹ پہن رکھا تھا۔ ہم ایسے لوگوں کے درمیان تھے جن کے بالوں کا سٹائل خشخاشی اور تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے۔

گیت گائے گئے، کلام سنایا گیا اور پھر توبہ کرنے کی دعوت دی گئی۔ واعظ نے سختی سے اعلان کیا تھا کہ اگر کوئی جانا چاہتا ہے تو ابھی وعظ کے دوران چلا جائے، لیکن توبہ کی دعوت دیئے جانے کے وقت کوئی اُٹھ کر نہ جائے کیونکہ یہ ''عبادت کا سب سے اہم حصہ ہے''۔

لوگوں سے اپیل کی گئی کہ کون کون اپنی زندگی یسوع کو دے گا۔ ہم نے بھی لوگوں کے ساتھ اپنے ہاتھ بلند کئے۔ ہمارا شکریہ ادا کیا گیا اور کہا گیا کہ ہم اپنی نشستوں سے اُٹھ کر سامنے آ جائیں۔ مبلغ نے کہا، ''اگر آپ چرچ میں

سب کے سامنے یسوع کے لئے کھڑے نہیں ہو سکتے تو پھر آپ چرچ سے باہر کبھی بھی اُس کے لئے کھڑے نہیں ہو سکتے۔'' یہ مجھے ٹھوس دلیل لگی۔

جان نے سر تو جھکایا ہوا تھا، لیکن اُس کی آنکھیں کھلی تھیں (ہدایات کے برعکس)۔ اُس نے میرے کان میں کہا، ''تمہارا کیا خیال ہے مجھے سامنے جانا چاہئے؟''

مَیں نے بھی دِھیمی آواز میں جواب دیا، ''کوئی مضائقہ نہیں۔ مَیں تمہارے ساتھ جاتا ہوں۔'' جان آگے جانے کے لئے کھڑا ہو گیا اور مَیں اُس کے پیچھے ہو لیا۔

اَور بھی بہت سے لوگ اپنی سیٹوں سے اُٹھ کر آگے جانے لگے، لیکن ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اُن میں سے زیادہ تر افراد لوگوں کی نشستوں پر بیٹھنے میں راہنمائی کرنے والے تھے۔ اب ہمارے سامنے نیم دائرے میں لگی ہوئی نشستیں تھیں۔ جب ہم پیچھے بیٹھے ہوئے تھے تو ہمیں لوگ زیادہ نہیں لگ رہے تھے، لیکن اب اُن کی تعداد بہت زیادہ دکھائی دے رہی تھی اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ سب آگے کی طرف جھک کر ہمیں دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔

مبلغ میرے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور نرم لہجے میں کہنے لگا، ''بیٹے! آج آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟'' اُس نے بڑی مہارت سے مائیک کی تار لپیٹ کر پکڑی ہوئی تھی اور مائیک نیچے کی طرف کیا ہوا تھا۔

مَیں نے جواب دیا، ''میرے دوست جان نے دو ہفتے پہلے مسیح کو قبول کیا ہے اور وہ مسیح کے لئے کھڑا ہونا چاہتا تھا''۔ پاسبان نے جان کی طرف دیکھا۔ وہ قدامت پسند نہیں تھا، لیکن اپنے پہناوے سے وہ ایسا ہی لگ رہا تھا۔ اُس نے جان کو دیکھ کر سر ہلایا، ''بہت اچھا بیٹا'' اور پھر میری طرف

مڑتے ہوئے کہا ''اور آپ کس لئے آگے آئے ہیں؟''

مَیں حیرت سے اوپر بالکونی اور تیز روشنیوں والے بلب دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیہات کا لڑکا شہر میں آ کر روشنیوں کو دیکھتا ہے۔ مَیں نے ہکلاتے ہوئے کہا، ''جی مَیں جان کی مدد کے لئے آیا ہوں۔''

پاسبان نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ''ٹھیک ہے۔ بیٹے کیا آپ مسیحی ہیں؟''

''جی مَیں مسیحی ہوں۔''

''کیا آپ دوبارہ اپنی زندگی یسوع کے لئے وقف کرنا چاہیں گے؟'' اِس سوال میں پائی جانے والی علمِ الٰہی کی پیچیدگیاں میری سمجھ میں نہ آئیں۔ لہٰذا مَیں نے کہا ''جی یقیناً۔ مَیں ایسا کرنا چاہوں گا۔''

پھر پاسبان نے مائیک اپنے منہ سے لگایا اور بالکونی کی طرف دیکھنے لگا۔ وہاں حال ہی میں ٹی۔وی کیمرہ لگایا گیا تھا۔ اُس نے اُس کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا، ''مَیں ٹی۔ وی دیکھنے والے تمام ناظرین کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ دو نوجوان اپنی زندگی یسوع کو سونپنے آئے ہیں اور آپ اِس وقت جہاں بھی ہیں ابھی ایسا کر سکتے ہیں...''

اُس دن جو کچھ وہاں ہوا اُسے سمجھنے میں مجھے کئی سال لگ گئے۔

بشارت کیا ہے؟

جب مَیں کئی سال پہلے ہونے والی اِس عبادت کے بارے میں سوچتا ہوں تو یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں: ''کیا اُس صبح اُس چرچ میں بشارت دی گئی؟''

ہمیں اِس سوال کا جواب احتیاط سے دینا چاہئے۔ بہت سے لوگوں نے آلٹر کال کے جواب میں مسیح کو قبول کیا ہے۔ حال ہی میں ساؤتھ ایسٹرن سیمنری میں پاسبانوں کی کانفرنس ہوئی۔ صدر ڈینی ایکن (Danny Akin) نے مشاہدہ کیا کہ وہاں موجود پاسبان تعلیم یافتہ اور علمِ الٰہی میں ماہر ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی اُس طرح کی آلٹر کال کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا جس کا مَیں نے ممفیس میں تجربہ کیا تھا۔ ایکن نے اُن سے سوال کیا ''آپ میں سے کتنے لوگ چرچ میں اُس طریقے سے بشارت دیئے جانے سے ایمان لائے جسے اب آپ نہیں اپنائیں گے؟'' قریباً تمام پاسبانوں نے اپنا ہاتھ بلند کیا۔

اِس ردِعمل پر ہمیں غور کرنا چاہئے۔ جب بشارت کی بات آتی ہے تو ہمیں حلیم ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم نے تسلیم کرنا ہے کہ خدا قادرِ مطلق ہے اور وہ جس طرح بھی چاہے لوگوں کو اپنے پاس لا سکتا ہے۔ ایسا کوئی فارمولا نہیں جس سے یہ بیان کیا جائے کہ خدا نے بشارت کے وسیلے سے کس طرح کام کرنا ہے۔ اگرچہ ہم افراد، منسٹریوں اور کلیسیاؤں کے بشارتی طریقوں سے اختلاف کر سکتے ہیں، لیکن ہم نے اِس بات کو بھی جاننا ہے کہ جب لوگ پورے دل اور دیانت داری سے بشارت کے لئے تیار ہوتے ہیں تو خدا اُن کے وسیلے سے حقیقی پھل پیدا کر سکتا ہے۔

جو لوگ بہترین طور پر بشارت دینے کی کوشش کرتے ہیں مَیں اُنہیں اُن لوگوں پر ترجیح دوں گا جو یہ سوچتے رہتے ہیں کہ وہ اُس وقت تک بشارت نہیں دیں گے جب تک وہ اِس میں ماہر نہیں ہو جاتے۔ کیا آپ کو یاد ہے کہ پرسکلہ اور اکولہ نے کتنی نرمی سے اپلوس کی بشارتی خدمت میں اُس کی مدد اور

راہنمائی کی (اعمال ۲۶:۱۸)؟ پولس خودغرضی سے کی جانے والی بشارتی خدمت پر بھی خوشی مناتا تھا جو اُس کے لئے مشکلات کھڑی کرنے کے لئے کی گئی (فلپیوں ۱:۱۷،۱۸)۔ لہٰذا جب لوگ عجیب طریقوں اور وسیلوں سے مسیح پر ایمان لائیں تو ہمیں تسلی رکھنی چاہئے کہ خدا خوش خبری کے چھوٹے سے بیج کو بھی استعمال کر کے انسانوں کے دلوں میں میل ملاپ کا بہت زیادہ پھل پیدا کر سکتا ہے۔

مَیں اپنی بات واضح کرتا ہوں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ آلٹر کال دینا قطعی طور پر غلط ہے۔ تاہم جب مَیں اپنے ممفیس کے تجربے پر غور کرتا ہوں تو یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے کہ اُس دور کے بیشتر بشارتی طریقوں کے پیچھے فوراً نتائج حاصل کرنے کی خواہش کارفرما تھی۔ فیصلہ کرنے یا سامنے آنے پر بہت زیادہ زور دیا گیا۔ ٹی۔وی دیکھنے والے ناظرین کی بہت زیادہ اور میرے جیسے سامنے بیٹھے شخص کی روح کی اصل حالت اور گناہ کی بہت کم فکر کی گئی۔

گزری دہائیوں میں بہت سے لوگوں نے آلٹر کال کا جواب دیا۔ لیکن حقیقی طور پر تبدیل ہونے والے لوگوں کے ساتھ ایسے بہت سے لوگ بھی تھے جو میرے اور جان کی طرح کسی اَور ہی وجہ سے سامنے گئے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگرچہ لوگ مختلف طریقوں سے یسوع کے پاس آتے ہیں، لیکن بائبل میں کبھی بھی نتائج کی بنیاد پر بشارتی طریقے اپنانے میں راہنمائی نہیں کی گئی یا اِنہیں درست قرار نہیں دیا گیا۔

لہٰذا جب ہم بشارت دیں تو ضروری ہے کہ ہم بائبلی بنیادوں سے اِس کا آغاز کریں۔ ہم نے بھرپور طور پر اثر انداز ہونے والے طریقے پر توجہ دینے کے بجائے اُن بنیادوں پر غور کرنا ہے جن سے ہماری گواہی اور اُسے پیش

کرنے کا طریقہ کار تشکیل پائے۔ ہم نے نہایت احتیاط کے ساتھ اپنی بشارت کو بائبل کی بنیاد پر اُستوار کرنا ہے کیونکہ اِس سے خدا کو جلال ملتا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے بشارتی طریقہ ہائے کار اکثر دنیاوی علم کی بنیاد پر اُستوار ہوتے ہیں۔ اِس کے لئے ہم بائبل کی بجائے شاید کاروباری طریقوں یا دیگر کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ چونکہ ہم فوری نتائج کے خواہش مند ہوتے ہیں اِس لئے شیطان ہماری اِس خواہش کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں ایک بڑی ٹی۔وی منسٹری یا مالی فائدے کی پیشکش کرتا ہے۔ بلکہ وہ ہمیں بظاہر اچھی خواہشات کی آزمائش میں ڈالتا ہے جیسے کہ کلیسیا کے اراکین کی تعداد بڑھ جائے گی یا یہ پختہ یقین کہ اگر ایک بچہ توبہ کرنے کی دعا کرتا ہے تو وہ اپنے طرزِ زندگی سے قطع نظر ایک مضبوط ایمان دار بن گیا ہے۔ اِن تمام باتوں میں لوگ بائبلی اصولوں پر دنیاوی خواہشات کو ترجیح دیتے ہیں اور اِس طرح ہمارے بشارتی طریقوں میں آمیزش ہو جاتی ہے۔

پولس محرک سے قطع نظر خوش خبری کی منادی پر خوشی منا سکا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خدا اپنے کلام کے وسیلے سے اپنے مقاصد پورے کر سکتا ہے۔ لیکن اُس نے ملاوٹ شدہ بشارتی طریقوں کی اصلاح بھی کی۔ اُس نے اِس بات پر زور دیا کہ خوش خبری کی منادی کرنے میں ساز باز نہ کریں، پیغام تبدیل نہ کریں یا دھوکا نہ دیں(مثال کے طور پر دیکھیں ۲۔کرنتھیوں ۴:۱،۲)۔ بلکہ لوگوں اور مسیح سے محبت رکھنے میں ہمارے محرکات سچائی کے لئے گہری قائلیت کے ساتھ خالص ہونے چاہئیں (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۱-۱۵)۔ ہم نے بھروسا کرنا ہے کہ خداوند ایمان لانے والوں کی تعداد میں اضافہ کرے گا (اعمال ۲:۴۷)۔

غور کریں کہ ممفیس کے چرچ میں ہونے والی عبادت کس قدر غلطی کرنے کے دہانے پر تھی:

- کیا پاسٹر کو واقعی اِس بات کا یقین تھا کہ عبادت کا اہم ترین حصہ خدا کا کلام پیش کرنا نہیں بلکہ آلٹر کال ہے؟
- کیا بائبل میں یہ طریقہ نظر آتا ہے کہ لوگوں نے یسوع کو قبول کرنے کے لئے اپنے ہاتھ بلند کئے؟ اور کب ایمان کے علانیہ اظہار کے طور پر بپتسمے کے بجائے اِس بات نے لے لی کہ گرجا گھر میں آلٹر کال پر سامنے جائیں اور بلند آواز سے روئیں؟
- کیا یہ سازباز نہیں کہ چرچ کی انتظامیہ کے پہلے سے مقرر کئے ہوئے لوگ آلٹر کال پر سامنے جائیں؟ ''کیا آپ دوبارہ اپنی زندگی یسوع کے لئے وقف کرنا چاہیں گے؟'' کیا ایسی غیر بائبلی اِصطلاحات سچائی کو واضح طور پر بیان کرنے میں ناکام نہیں رہتیں (۲۔کرنتھیوں ۴:۲)؟
- کیا پاسٹر نے سب کے سامنے سچ بولا جب یہ کہا کہ مَیں نے اور جان نے اپنی زندگیاں یسوع کو سونپی ہیں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا؟ یا اُس کی آنکھوں پر ثقافتی پردہ پڑا ہوا تھا کہ وہ مسیح میں اپنے اُن دو بھائیوں کو نہ دیکھ سکا جو اُس کے سامنے کھڑے تھے؟ کیا ہم محض ایک آلۂ کار تھے جس سے وہ دنیا کو دکھا سکتا تھا کہ اُس کی بشارتی سرگرمیاں کس قدر موثر ہیں؟

دراصل سب سے بڑی بات جسے وہ دیکھ نہ پایا وہ اُس کے سامنے کھڑے دولڑکے تھے۔ اِس غلطی کی وجہ سے میرا دل کر رہا تھا کہ مَیں بلند آواز

سے چیخ چیخ کر اور اُچھل اُچھل کر سب کے سامنے اُس کی بات کی تردید کروں۔ اُس نے بہترین قسم کی بشارت کی ایک زندہ مثال کو نظر انداز کر دیا یعنی ایک اٹھارہ سالہ لڑکا جو فہرست دیکھے بغیر مرقس کی اِنجیل بھی نہیں نکال سکتا اُس نے اپنے دوست کی محبت کے باعث یسوع کے پاس آنے میں اُس کی راہنمائی کی اور جتنا خوش خبری کے پیغام کو جانتا تھا اُس کی وضاحت کی۔ مجھے شک ہے کہ حاضر جماعت کی آنکھوں پر رنگا رنگ پروگرام کا پردہ پڑا ہوا تھا اور ٹی۔ وی دیکھنے والے ناظرین نے بھی اِس کے بارے میں نہیں سوچا۔

بشارت کی تعریف

لہٰذا ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ بشارت دی جا رہی ہے؟ اِس سوال کے جواب کا انحصار اِس بات پر ہے کہ ہم بشارت کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ بشارت کی بائبلی تعریف کرنے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم اپنے بشارتی طریقے کو کلامِ مقدس کے مطابق بنائیں۔ درج ذیل تعریف کئی سال میرے لئے مفید ثابت ہوئی:

"بشارت قائل کرنے (سمجھانے) کے مقصد کے ساتھ اِنجیل کی تعلیم دینا ہے۔"

یہ ایک مختصر سی تعریف ہے۔ مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے لوگ علمِ الٰہی کے اِس اہم لفظ کی لمبی چوڑی تعریف کی توقع رکھتے ہیں۔ لیکن یہ مختصر سی تعریف ہمارے بشارتی طریقہ کار میں کہیں زیادہ توازن پیش کرتی ہے بہ نسبت یہ دیکھنے کے کہ کتنے لوگوں نے آلٹر کال کے لئے مثبت ردِّعمل ظاہر کیا۔

جب مَیں اور جان ممفیس میں چرچ گئے تھے تو قریباً اُسی وقت مَیں نے

جان کے لئے ایک بائبل خریدی تھی۔ یہ ایمپلیفائیڈ بائبل تھی جس میں کلیدی الفاظ کے بہت سے مترادف الفاظ درج ہوتے ہیں۔ اِس بائبل سے میری تعریف میں اِس طرح اضافہ ہو گیا:

''بشارت قائل کرنے (سمجھانے، تبدیل کرنے) کے ارادے (اُمید، خواہش، مقصد) کے ساتھ خوش خبری (خدا کی طرف سے پیغام جو نجات کی طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے) کی تعلیم دینا (خبر دینا، اعلان کرنا، منادی کرنا) ہے۔''

غور کریں یہ تعریف فوری طور پر ایک ظاہری ردِّعمل کا تقاضا نہیں کرتی۔ سامنے جانا، ہاتھ بلند کرنا، حتیٰ کہ دعا کرنا یہ ظاہر کر سکتا ہے کہ بشارت دی جا رہی ہے۔ لیکن اِس طرح کے اَقدام بشارت نہیں۔ اِس بات پر بھی غور کریں کہ اگر درج بالا چار اجزا میں سے کوئی جز موجود نہیں تو پھر ہم غالبًا بشارت نہیں بلکہ کچھ اَور ہی کر رہے ہوتے ہیں۔

اگر مَیں وقت کو پیچھے لے جا سکتا تو مَیں ممفیس کے چرچ جا کر بتاتا کہ اَصل میں بشارت کیا ہے۔ مَیں خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا بھر میں کلیسیا میں شدید غلط فہمی پائی جاتی ہے اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی سرگرمیوں کو بشارت کہہ رہی ہے جو کہ بشارت نہیں۔ مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ''جب آپ تعلیم دیں تو لوگوں کو یہ تعلیم نہ دیں کہ آلٹر کال کے لئے اُن کا رویہ یا طرزِ عمل کیسا ہونا چاہئے۔ واضح طور پر سکھائیں کہ خوش خبری کیا ہے اور مسیح کے پاس آنے کے لئے اُنہیں کیا کرنے کی ضرورت ہے۔''

مَیں کلیسیا کو تاکید کروں گا کہ وہ قائل کرنے کا ارادہ رکھیں، لیکن اِس

کے لئے کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالیں۔ مَیں یہ بھی کہوں گا کہ وہ مسیحی زندگی کی مشکلات کو خارج از بیان نہ کریں خواہ اُسے اِس آزمائش کا کتنا ہی سامنا ہو، انسانی ردِّعمل کو روح القدس کے کام سے گڈ مڈ نہ کریں اور نتائج کے بارے میں جھوٹ نہ بولیں۔ مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ''براہِ مہربانی حقیقی تبدیل شدہ پیروکار ہونے کے کسی ثبوت کے بغیر لوگوں کو مسیحی کہنے کے متعلق محتاط رہیں۔''

بلاشبہ موجودہ معیاروں کے مطابق کلیسیا کے پرانے طریقوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا آسان ہے۔ لیکن اگر ہم دیانت داری سے کام لیں تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ ہم بھی اُن ہی کی طرح نتائج اور ''کامیابی'' پر بائبلی اصولوں کو قربان کرنے کی آزمائش میں ہیں۔ جب مَیں اپنے اِردگرد کے ماحول پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے زیادہ تبدیلی دکھائی نہیں دیتی۔ صرف صورت یا وضع میں تبدیلی آئی ہے جس میں ہم غیر بائبلی بشارت دے رہے ہیں۔ خوش خبری کی تعلیم نہیں دی جاتی اور غیر بائبلی اِصطلاحات کے استعمال سے گناہ، موت اور جہنم کے اصل تکلیف دِہ مطلب کو واضح نہیں کیا جاتا، یا سچائی کے حقیقی متلاشیوں کو اُلجھا دیا جاتا ہے۔

بیشتر غریب، محتاج اور بیمار لوگ صحت اور دولت کے وعدوں سے دھوکا کھاتے ہیں۔ بہت سی کلیسیائیں ایک بے قیمت، آرام دِہ اور فائدہ بخش خوش خبری پیش کرتی ہیں جو کہ بائبل میں کہیں بھی موجود نہیں۔ درحقیقت خوش خبری کو اُس خوش خبری سے ختم کر دیا جاتا ہے جسے پولس نے ''اَور طرح کی خوش خبری'' کہا ہے جو کہ خوش خبری ہے ہی نہیں (گلتیوں ۱:۶،۷)۔ لوگوں کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے کلیسیائیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اُن کی توجہ کا مرکز خدا کا جلال نہیں جو اُس کے لوگوں کی حمد وستائش سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ غیر مسیحی لوگ ہیں۔

اب گیت گاتی ہوئی کوائر کی جگہ چکا چوند روشنیوں نے لے لی ہے۔ اِس طرح گرجے میں ہونے والی عبادت حمد و ستائش کرنے کا موقع نہیں بلکہ تفریح کا مقام بن گئی ہے۔ یسوع لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا تھا لیکن کبھی بھی اُنہیں تفریح مہیا نہیں کرتا تھا۔ یہ ایک بڑا فرق ہے اور جدید کلیسیا اِس سے آشنا نہیں۔ اِسی طرح سوشل میڈیا پر آلٹر کال دینا بالکل اُسی طرح لگتا ہے جیسے کئی سال پہلے بالکونی میں لگے ٹی۔وی کیمرے میں دی جاتی تھی۔ دونوں طریقوں سے کلیسیا کے راہنما اپنے سامنے موجود لوگوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ ایک بڑی قیمت کا تقاضا کرنے والے عمل کو بے قیمت اور آرام دہ بنا دیا گیا ہے۔

اِس طرح کی باتیں اُنہی دنیاوی آزمائشوں کا نتیجہ ہیں جو بائبلی بشارت کو ختم کرتی ہیں۔ لہٰذا جو لوگ بشارت کے پرانے طریقہ ہائے کار کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اُنہیں بھی ممفیس کے چرچ سے معافی مانگنے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔

مَیں نے جو کچھ کالج کے پہلے سال میں تجربہ کیا اور جو کچھ پولس کے دِنوں میں ہوتا تھا وہی سب کچھ آج بھی ہوتا ہے، صرف تھوڑی بہت تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اِس کا حل ہمیشہ یہی رہا ہے کہ ہمارے دلوں اور دماغوں میں بائبلی اُصول اور خوش خبری پر مبنی بشارت پیوست کر دی جائے۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ دیانت داری سے خوش خبری کی تعلیم دینا سیکھا جائے اور حقیقی تبدیلی کی بڑی تصویر کے ارادے کو سامنے رکھا جائے۔

آئیں اِس تعریف کے چار حصوں کی وضاحت کرتے ہیں: ''تعلیم دینا، خوش خبری، ارادہ اور قائل کرنا''۔

تعلیم دینا

پہلی بات، بغیر الفاظ کے بشارت نہیں ہوسکتی۔ یسوع مسیح کلام ہے اور کلام خدا کے ساتھ تھا (یوحنا ۱:۱)۔

بشارت میں کلام کا نہایت اہم استعمال تعلیم دینا ہے۔ اگر آپ اِس بات پر غور کریں تو یہ آپ کو قابلِ فہم لگے گی۔ ہم بحیثیت انسان نجات پانے کا حل نہیں نکال سکتے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ خدا اپنے کلام کے وسیلے سے اپنی نجات ہم پر ظاہر کرے۔

تعلیم دینا بائبل کا نمونہ بھی ہے۔ بائبل ایک تعلیمی کتاب ہے۔ پیدائش سے مکاشفہ تک بائبل ہمیں تعلیم دیتی ہے۔ نیز بائبل میں ہمیں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ ہم اپنے بچوں، ہمسایوں اور اپنے درمیان رہنے والے پردیسیوں کو بھی تعلیم دیں۔ بزرگ خواتین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جوان خواتین کو سکھائیں۔ ایلڈروں کی یسوع کے مضبوط پیروکار ہونے کے علاوہ واحد قابلیت یہ ہے کہ وہ تعلیم دینے کے قابل ہوں۔

شاید بائبل میں تعلیم دینے کے بکثرت حوالوں کے باعث ہی ہم اِس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یسوع نے دیکھا کہ لوگ اُن بھیڑوں کی مانند ہیں جن کا کوئی چرواہا نہ ہو۔ لہٰذا اُس نے ہزاروں لوگوں کو چند روٹیوں اور مچھلیوں سے سیر کیا (مرقس ۶:۳۴-۴۴؛ لوقا ۹:۱۰-۱۷)۔ یہ معجزات ہمارے لئے تعجب انگیز ہیں۔ لیکن ہر واقعے میں دلچسپ بات یہ ہے کہ یسوع کا ترس کھانے کا پہلا قدم تعلیم دینا تھا۔

ہم میں سے بہت سے لوگ جب بشارت کے بارے میں سوچتے ہیں تو اُن کے ذہن میں منادی کرنے کا خیال آتا ہے۔ میری خواہش ہوتی ہے کہ میرے ہر وعظ میں خوش خبری کا پیغام شامل ہو۔ پولس نے بشارتی منادی کی۔ لیکن جب وہ اپنی خدمت کی بات کرتا ہے تو اُسے اکثر تعلیمی خدمت کہتا ہے (۱۔تیمتھیس ۲:۷؛ ۲۔تیمتھیس ۱:۱۱)۔ جے۔ آئی۔ پیکر (Packer) پولس کی بشارتی خدمت کے متعلق اپنے سروے میں لکھتا ہے کہ پولس رسول کا بشارت دینے کا طریقہ کار بنیادی طور پر تعلیم دینے کا طریقہ کار تھا۔

یہ اُن لوگوں کے لئے اچھی خبر ہے جو ہر اتوار کلام کی منادی نہیں کرتے۔ نیز ہم سب منادبھی نہیں بن سکتے، لیکن ہم سب موقع ملنے پر خوش خبری کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ مَیں اکثر سوچتا ہوں کہ زیادہ تر لوگ وعظ سن کر ایمان لاتے ہیں یا اُس وقت جب اُسی دن دوپہر کے کھانے پر کوئی اُنہیں پوچھتا ہے ''آج کے وعظ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟''

خوش خبری کی تعلیم دینے کے قابل ہونے سے ہماری روحانی زندگیوں کو فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ اِس سے یہ بات یقینی ہو جاتی ہے کہ ہم خوش خبری کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عشائے ربانی کی میز میں شامل ہوتے ہوئے ہم نے یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ ہماری زندگیاں خوش خبری کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اپنے آپ سے سوال کریں: کیا مَیں مسیح کے کام پر ایمان رکھنے والی زندگی بسر کر رہا ہوں؟ کیا مَیں اپنے اردگرد رہنے والوں پر خوش خبری کے فضل کا اطلاق کرتا ہوں؟ کیا مَیں اُن لوگوں کو معاف کرتا ہوں جنہوں نے مجھے نقصان پہنچایا ہے؟

اگر آپ خوش خبری کی تعلیم دینا نہیں جانتے تو ہوسکتا ہے آپ اِسے حقیقی طور پر سمجھتے بھی نہ ہوں۔ اور اگر آپ اِسے سمجھتے نہیں تو ہوسکتا ہے آپ حقیقی مسیحی بھی نہیں۔ مَیں ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں جو سمجھتے ہیں کہ وہ ایمان دار ہیں، لیکن جب وہ خوش خبری کی تعلیم دینے کے لئے اُس کا مطالعہ کرنا شروع کرتے ہیں تو اُنہیں معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے کبھی حقیقی طور پر اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کی اور یسوع پر ایمان نہیں لائے۔

لیکن یاد رکھیں سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی کے مسیحی ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ اُسے خوش خبری کی تعلیم دی جائے۔

مَیں سالوں سے لوگوں کی مسیح کے پاس آنے میں راہنمائی کر رہا ہوں اور ایسا عموماً اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی غیرمسیحی میرے ساتھ کلامِ مقدس کا مطالعہ کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ یہ کسی کیمپ یا کانفرنس میں طلبہ کا ایک گروہ ہوسکتا ہے جو مل کر مرقس کی اِنجیل کا مطالعہ کر رہا ہو۔ یہ چائے کی دُکان پر دو لوگوں کے ساتھ یا دوپہر کے کھانے پر کسی ایک فرد کے ساتھ گفتگو ہوسکتی ہے۔ جگہ اور لوگوں سے فرق نہیں پڑتا۔ یہ عمل سادہ سا ہے: ہم کلامِ مقدس کا ایک حصہ پڑھتے اور اُس کے مطلب پر غور و خوض کرتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ایک یا دو لوگ مسیح کو قبول کرتے ہیں کیونکہ اُنہیں خوش خبری سکھائی گئی تھی۔ ہوسکتا ہے اِس طرح تعلیم دینا ایک بڑی بیداری کی طرح حیران کن اور بہت متاثر کرنے والا نہ ہو، لیکن اگر ہر مسیحی اپنے غیرمسیحی دوستوں کو اِس طرح تعلیم دے تو اِس سے بہت سے لوگوں تک سچائی سے خوش خبری کا پیغام پہنچے گا۔

خوش خبری

ہم ریاضی یا علمِ حیات نہیں سکھاتے بلکہ خوش خبری کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ خوش خبری کی واضح تعلیم دی جائے کیونکہ دنیا بھر میں اِس کے بارے میں بہت الجھاؤ پایا جاتا ہے۔

ہم خوش خبری کے بارے میں دو غلطیاں کر سکتے ہیں۔ ہم اِسے بہت بڑھا کر یا بہت گھٹا کر پیش کر سکتے ہیں۔ دونوں غلطیاں خوش خبری کے مقاصد کے متعلق غلط فہمیوں کا سبب بنتی ہیں۔ خوش خبری کے متعلق ہماری سمجھ بوجھ سے ہمارے مقاصد کا تعین ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر سمجھ بوجھ درست ہو گی تو مقاصد بھی درست ہوں گے۔

سکڑی ہوئی خوش خبری

ہم یہ سوچتے ہوئے خوش خبری کو نہایت چھوٹا بنا دیتے ہیں کہ اِس سے ہمیں'' صرف نجات ملے گی'' جیسے کہ یہ آگ کے نقصان بھرنے والی انشورنس ہو۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ اِس کے اثرات یا مقاصد پوری زندگی کے لئے ہیں۔

چونکہ خوش خبری میں خدا کے دل کا اظہار ہوتا ہے، اِس لئے یہ بات قابلِ فہم ہے کہ خوش خبری کے موضوعات کا اطلاق ہماری زندگی یعنی ہماری محبت، میل ملاپ، معافی، ایمان، حلیمی، توبہ اور بہت سے پہلوؤں پر ہو۔ پھر ہم دیکھ سکیں گے کہ خوش خبری نجات پانے کا دروازہ اور زندگی کا نمونہ دونوں ہے۔

ٹم کیلر (Tim Keller) نے خوش خبری کو مرکز بنانے والی زندگی کے بارے میں بڑی خوبصورتی سے لکھا ہے کہ کس طرح خوش خبری مسیحی زندگی کی

الف، ب، پ ہی نہیں بلکہ نجات کا یہ راستہ مسیحی زندگی کے لئے الف تا ے ہے۔ یہ ہمارے طرزِ زندگی کی راہنمائی کرتی ہے۔ چوتھے باب میں ہم خوش خبری کو مرکز بنانے والی زندگی پر مزید غور کریں گے۔

پھولی ہوئی خوش خبری

جب ہم کہتے ہیں کہ خوش خبری سب کچھ ہے تو ہم اِسے بہت بڑا بنا دیتے ہیں۔ ہم اُس وقت ایسا کرتے ہیں جب ہم سوچتے ہیں کہ ہم ایمان اور خوش خبری کے مختلف مقاصد سے نجات پاتے ہیں۔ مثال کے طور پر زیادہ تر مسیحیوں کا اعتقاد ہے کہ ہم ایمان اور نیک اعمال سے نجات پاتے ہیں اور بعض (شاید اکثریت) کا یہ بھروسا ہے کہ ہم ایمان اور شریعت سے نجات پاتے ہیں۔

پوری تاریخ میں خوش خبری میں بہت سی باتیں شامل کی جاتی رہی ہیں۔ یہ ہمیشہ ایک جیسی ہی غلطی ہے۔ لوگ اِس میں ایسی باتیں شامل کر دیتے ہیں جو ہوسکتا ہے اچھی ہوں، حتیٰ کہ مذہبی ہوں جیسا کہ اخلاقی زندگی بسر کرنا، غریبوں کا خیال رکھنا یا بپتسمہ اور عشائے ربانی کو نجات کے لئے نہایت اہم سمجھنا۔ یہ تمام باتیں مسیحی زندگی کے اہم حصے اور مسیحیوں کے لئے استحقاق ہیں۔ اگرچہ یہ خوش خبری میں سے نکلے ہیں، لیکن یہ ہمیں نجات نہیں دے سکتے۔

خوش خبری میں اِس طرح کے اضافے خواہ وہ کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں خوش خبری کو بگاڑتے ہیں۔

خوش خبری کی ایک اچھی تعریف

لہٰذا جب ہم مسیحی زندگی بسر کرنے کی بات کرتے ہیں تو ہم خوش خبری

کے مقاصد اور موضوعات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی بات کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم نجات کی بات کرتے ہیں تو ہماری توجہ کا مرکز خوش خبری کا پیغام ہوتا ہے۔ جب ہم اپنے ایمان کی گواہی دیتے ہیں تو ہمارا مرکزی نکتہ وہ پیغام ہوتا ہے جو نجات کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ بائبل کے دونوں عہد ناموں میں لفظ خوش خبری نجات کے تعلق سے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ایک کارآمد تعریف ہے :

''خوش خبری خدا کی طرف سے ایک پُرمسرت پیغام ہے جو ہمیں نجات کی طرف لے جاتا ہے۔''

یہ ایک اَور تعریف ہے جو گھٹائی ہوئی لگتی ہے کیونکہ پھر ہم نے یہ سوال پوچھنا ہے'' تو نجات کا پیغام کیا ہے ؟''

خوش خبری کا پیغام چار بڑے سوالوں کے جواب دیتا ہے: خدا کون ہے؟ ہم اِس قدر پراگندگی کا شکار کیوں ہیں؟ مسیح نے کیا کِیا؟ ہم خدا کے پاس واپس کیسے جا سکتے ہیں؟ دنیا میں حل کرنے کے لئے اِس سے زیادہ اہم سوالات نہیں۔ اِن کے جواب اِس خاکے میں مختصراً پیش کئے گئے ہیں: خدا، انسان، مسیح اور ردِّ عمل (اِس خاکے کے متعلق مختلف حوالہ جات کے لئے ضمیمہ دیکھیں):

- خدا ہمارا خالق ہے۔ وہ مہربان، پاک اور عادل ہے۔ ایک دن وہ تمام گناہ کے خلاف مکمل انصاف کرے گا۔
- لوگ خدا کی شبیہ پر خلق کئے گئے۔ ہم وقار، قدر و قیمت اور اہلیت رکھنے والی خوبصورت اور حیرت انگیز مخلوق ہیں۔ لیکن ہم خدا سے اپنی

دانستہ اور گناہ آلودہ بغاوت کے باعث اُس کے فرزند نہ رہے بلکہ دشمن بن گئے۔ تاہم تمام لوگ زندہ خدا کے ساتھ اپنا محبت بھرا تعلق بحال کر سکتے ہیں۔

- مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ وہ اپنی گناہ سے مبرا زندگی کے باعث کامل قربانی بنا۔ اپنی صلیبی موت سے اُس نے گنہگار لوگوں کا کفارہ ادا کیا۔ مسیح کی موت اُن تمام لوگوں کے گناہ معاف کرتی ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ مسیح کا مردوں میں سے جی اٹھنا اِن دعوؤں کی سچائی کا حتمی ثبوت ہے۔
- خدا ہم سے اس ردِّعمل کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے گناہ کو تسلیم کریں، توبہ کریں اور مسیح پر ایمان لائیں۔ لہٰذا ہم اپنے گناہ سے منہ موڑتے ہیں خاص طور پر اپنی کم اعتقادی سے اور اِس سمجھ کے ساتھ ایمان سے خدا کی طرف رجوع لاتے ہیں کہ اب ہم اپنی بقیہ زندگی میں اُس کی پیروی کریں گے۔

خوش خبری بتانے کا ایک دوسرا خاکہ ''تخلیق، گناہ، کفارہ اور آخرت'' ہے۔ اِس طرح کے اَور بہت سے اچھے خاکے بھی ہیں۔ آپ جو بھی خاکہ استعمال کریں اہم بات یہ ہے کہ لوگ آپ کے پیغام سے جان لیں کہ اُنہیں خدا کے ساتھ صلح رکھنے کی ضرورت ہے۔

خوش خبری کو پھل دار بنانے کا مطلب ہے کہ خوش خبری کی سچائی ہم میں مکمل طور پر سرایت کر جائے، ہمارا طرزِ زندگی اُس کے مطابق ہو، ہم اُس کا بھرپور مطالعہ کریں تاکہ وہ خود بخود ہماری زندگی سے ظاہر ہو۔

اِرادہ

جب ہم خوش خبری کی تعلیم دیتے ہیں تو ہمارا ایک ارادہ یا مقصد ہوتا ہے۔ اِرادہ وہ بات ہوسکتا ہے جس کے بارے میں ہم خاص طور پر زیادہ بالغ مسیحی بشارت میں غلطی کر سکتے ہیں۔

ہمارا ارادہ ہماری اِس سمجھ سے نکلتا ہے کہ ہم جن لوگوں کو خوش خبری سناتے ہیں وہ سب دو میں سے ایک نتیجے پر پہنچتے ہیں: ہمیشہ کی زندگی یا ہمیشہ کی سزا۔ لہٰذا ہم خوش خبری کے حقائق علمی یا اتفاقی طور پر پیش نہیں کرتے، بلکہ خوش خبری کی تعلیم دینے میں ہمارا ایک ارادہ یا سمت ہے۔

اِرادہ رکھنے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم اپنے کام کے نقطہ نظر کو نگاہ میں رکھیں۔ ہمارا ارادہ یہ یاد رکھنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ ہم ایک اہم کام کر رہے ہیں تاکہ ہم لوگوں کو تاریکی سے نور میں آتے اور غلامی سے آزادی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھیں۔ ایک بڑا ارادہ رکھنے سے ہمیں یہ جاننے میں مدد ملتی ہے کہ ہم نے کون سی جدوجہد میں شامل ہونا اور کس سے اِجتناب کرنا ہے۔

مَیں ایک ریڈیو پروگرام میں تھا۔ ایک خاتون نے فون کر کے پوچھا ''کیا مجھے اپنی بہن کے شیرخوار بیٹے کی مخصوصیت کی کیتھولک رسم میں شرکت کرنی چاہیئے؟'' پھر وہ اِس بات پر غصے بلکہ نفرت کا اظہار کرنے لگی کہ اُس کی بہن سمجھتی ہے کہ اِس رسم سے اُس کا بیٹا ''نجات'' پا لے گا۔

مَیں نے مداخلت کرتے ہوئے کہا، ''آپ کو جانا چاہیئے لیکن نجات پانے کے متعلق غیر بائبلی سمجھ کی تائید نہ کریں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو اِس لئے جانا

چاہئے کیونکہ آپ کا مقصد بڑا ہے کیونکہ آپ مخصوصیت کے متعلق اپنی بہن کی صرف غلط سمجھ ہی دُور نہیں کرنا چاہتیں۔ آپ محبت سے جائیں اور اُس کی مدد کریں کیونکہ آپ چاہتی ہیں کہ آپ اپنی بہن کو وہ واحد راستہ بتا سکیں جس سے وہ نجات پا سکتی ہے اور پھر اُس کے وسیلے سے یہ برکت اُس کے بیٹے کی زندگی میں بھی پہنچے۔''

مَیں چاہتا تھا کہ وہ ایک بہتر ارادہ رکھے تا کہ وہ بشارت کے ہدف کو نظر انداز نہ کرے۔

قائل کرنا

بشارت میں کوئی سا بھی ارادہ یا مقصد نہیں اپنایا جاتا۔ ہمارا ارادہ نہایت مخصوص اور اہم ہے: لوگوں کو تبدیل ہونے اور مسیح کے پیروکار بننے کے لئے قائل کرنا۔

پولس کہتا ہے کہ ہم آدمیوں کو سمجھاتے یعنی قائل کرتے ہیں کہ وہ یسوع کی پیروی کریں (۲۔کرنتھیوں ۱۱:۵)۔ مَیں نے تجربہ کیا ہے کہ لفظ ''قائل کرنا یا سمجھانا'' مفید ہے کیونکہ یہ ہمیں غلطی کرنے سے بچاتا ہے۔ ہم قائل کرتے ہیں لیکن کوئی دباؤ نہیں ڈالتے، ہم قائل کرتے ہیں لیکن توبہ کرنے یا تبدیل ہونے کا سبب ہم نہیں۔ بلاشبہ ہماری خواہش ہے کہ لوگ تبدیل ہوں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ مسیحی بننے کے لئے لوگوں کو تبدیل ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن حقیقی تبدیلی روح القدس کا کام ہے۔

درحقیقت تبدیلی مسیحی ایمان کی بات ہے جسے سب سے زیادہ غلط سمجھا

جاتا ہے۔ جب یسوع نے مذہبی راہنماؤں کو اِس کی تعلیم دی تو وہ اِسے سمجھ نہیں پائے (یوحنا باب ۳) اور آج کے دَور کے مسیحی اور غیر مسیحی بھی اِسے سمجھ نہیں پاتے۔ لہٰذا بہتر ہوگا کہ ہم اِس پر تفصیل سے غور کریں۔

مَیں ایک ایسے ملک میں زندگی بسر کر رہا ہوں جہاں غیر مسیحیوں کی اکثریت ہے۔ یہاں دوسرے عقائد سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کے لئے میری یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ کوئی بھی پیدائشی طور پر مسیحی نہیں ہوتا بلکہ تمام مسیحی اپنا پچھلا عقیدہ تبدیل کرنے سے مسیحی بنے ہیں۔ حتیٰ کہ مسیحی پس منظر رکھنے والے افراد بھی تبدیلی کے متعلق واضح سمجھ نہیں رکھتے کیونکہ اُن میں سے بہت سے ایسی کلیسیائی روایات سے تعلق رکھتے ہیں جن میں زور دیا جاتا ہے کہ کوئی شخص خارجی وجوہات کی بنا پر مسیحی ہے۔ لیکن بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ تبدیلی کا تعلق ہمارے والدین کے مذہب، ہماری کلیسیا یا ہماری قومیت یا ملک سے نہیں۔ اِس کی بنیاد آپ کی مذہبی تعلیم بھی نہیں۔ تبدیلی کا تعلق پورے ہوش و حواس اور پورے دل سے یسوع پر حقیقی ایمان لانے سے ہے۔ لیکن جس طرح ہم کسی کو تبدیل نہیں کر سکتے، اُسی طرح ہم حقیقی ایمان بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ یہ بھی روح القدس کا ہی کام ہے۔

میرا دوست جیف دوپہر کے کھانے پر اپنے کاروباری ساتھی کے ساتھ مسیحیت کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا۔ جب گفتگو آگے بڑھی تو جیف کے ساتھی نے انکساری کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ''جیف کاش مَیں بھی تمہاری طرح ایمان رکھ سکتا۔''

جیف نے جواب دیا، ''ایمان ایک نعمت ہے۔ درحقیقت اِس میں میرا

کوئی کمال نہیں۔ یہ ہمیں خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ لہٰذا مَیں دعا کروں گا کہ تمہیں بھی ایمان کی نعمت ملے۔'' اُس کا دوست ایسے جواب کی توقع نہیں کر رہا تھا، لیکن یہ بالکل درست جواب تھا۔ تبدیل ہونے کی ضرورت ہے، لیکن تبدیلی حقیقی ایمان سے آتی ہے جو روح القدس کی طرف سے ملتا ہے۔

تاہم تبدیلی کو سمجھنے کے لئے شاید سب سے اہم بات یہ ہے کہ رُونما ہونے کے بعد یہ کیسی دکھائی دیتی ہے۔

عبادت خانے میں آگ:

حقیقی تبدیل شدہ لوگ کیسے ہوتے ہیں

تبدیلی محض ایک اچھا احساس نہیں۔ یہ صرف ذہنی تبدیلی بھی نہیں۔ یہ پہلے سے بہتر رویہ اپنانا بھی نہیں۔ یہ تمام باتیں رُونما ہوسکتی ہیں، لیکن اِن کے رُونما ہونے کی کئی اَور بھی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ حقیقی تبدیلی منفرد نوعیت کی ہوتی ہے۔ یہ توبہ کرنے اور ایمان لانے سے آتی ہے اور اِس کا پھل تبدیل شدہ زندگی ہے۔

حال ہی میں مَیں انعام یافتہ مورِخ جیمس میک فرسن کی خانہ جنگی کے دوران بحری جنگوں پر تقریر سننے گیا۔ اِس پروگرام کی سرپرستی مقامی تاریخی سوسائٹی کر رہی تھی اور یہ ایک بڑے عبادت خانے میں منعقد کیا گیا تھا۔ آڈیٹوریم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جب ہم پرنسٹن کے اِس مشہور و معروف پروفیسر کی تقریر سننے کا انتظار کر رہے تھے تو فضا میں ایک خاص قسم کا جوش و خروش تھا۔

جب ڈاکٹر میک فرسن سٹیج پر آیا تو آتے ہی سٹیج سنبھال لیا۔ اُس کی گونج دار آواز، سنجیدہ مزاح اور ماحول کو دم بخود کرنے والی خوبی نے سامعین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔لیکن ابھی اُس نے نصف ہی تقریر کی ہو گی کہ فائر الارم بجنے لگا۔ یہ ایک سنجیدہ نوعیت کا الارم تھا کیونکہ یہ خطرے سے آگاہ کرنے والی صرف آواز ہی نہیں تھی بلکہ وقفے وقفے سے روشنیاں بھی چمک رہی تھیں۔

ڈاکٹر میک فرسن گویا منجمد ہو گیا۔ اُس کی پوری کھلی ہوئی آنکھیں دیکھ کر مجھے وہ اُلّو یاد آ گیا جو اچانک نیند سے جاگ اٹھتا ہے۔ وہ اپنا سر اِدھر اُدھر گھما رہا تھا اور اُسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کیا کرے۔ چونکہ حاضرین میں سے کوئی بھی اُس عبادت خانے کا رُکن نہیں تھا اِس لئے کوئی بھی یہ دیکھنے کے لئے نہ اٹھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سوچنے لگے کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔ جب کہ الارم مسلسل بج رہا تھا اور ایسے لگ رہا تھا کہ یہ کبھی بند نہیں ہو گا۔ لوگ الارم کے بند ہونے کا انتظار کرتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔

مَیں نے سوچا،'' شاید واقعی کہیں آگ لگی ہو۔'' لیکن پھر مَیں نے فوراً اِس خیال کو جھٹک دیا کہ غلطی سے بھی الارم بج جاتے ہیں۔مَیں اِس نتیجے پر پہنچا کہ اِس الارم کو صرف دوبارہ سیٹ کرنے کی ضرورت ہو گی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ایک شخص کے علاوہ کسی نے بھی نہیں سوچا کہ واقعی کوئی مسئلہ ہے۔ وہ شخص اپنی نشست سے اٹھا اور عمارت سے باہر چلا گیا۔مَیں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ زیادہ لوگوں نے اُسے باہر جاتے ہوئے دیکھا ہو گا۔ جلد ہی الارم بجنا بند ہو گیا اور ڈاکٹر میک فرسن نے وہیں سے اپنی تقریر شروع کی جہاں سے رُک گئی تھی۔

اگر ہم اِس واقعے کو حقیقی تبدیلی کی تمثیل کے طور پر استعمال کریں تو اُس کمرے میں صرف ایک ہی تبدیل شدہ آدمی تھا یعنی صرف ایک حقیقی ایمان دار جب کہ باقی سب لوگ اپنے منطقی خیالات میں پھنسے ہوئے تھے۔ ہوسکتا ہے بعض افراد نے سوچا ہو کہ آگ لگی ہے، لیکن وہ اِس کے متعلق اِتنے پُریقین نہیں تھے کہ اٹھ کر باہر چلے جاتے۔ جب تک ہم توبہ نہیں کرتے، یسوع پر حقیقی طور پر ایمان نہیں لاتے اور اُس کے ساتھ نہیں چلتے، بائبلی لحاظ سے ہم قائل نہیں ہوئے ہوتے۔

یہ بشارت کے متعلق میری تعریف کے چار حصے تھے۔

اگر ہم بشارت کو غلط سمجھ لیں تو کیا ہوتا ہے؟

بشارت قائل کرنے کے ارادے سے خوش خبری (خدا کی طرف سے پیغام جو ہمیں نجات کی طرف لے جاتا ہے) کی تعلیم دینا ہے۔ اگر کوئی کلیسیا بائبلی بشارت کو نہیں سمجھتی تو وقت گزرنے کے ساتھ وہ کلیسیا زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ اگر ہم صحت مند بشارت نہ دیں تو کلیسیا کا ڈھانچا گرنے لگتا ہے:

- منادی کرنے اور تعلیم دینے کا مرکز خوش خبری کو مرکزی مقام دینے والی زندگی کی بجائے اخلاقی زندگی بن جاتی ہے۔
- غیرمسیحی اپنے آپ کو یہ جھوٹی تسلی دینے لگتے ہیں کہ اُن کی کھوئی ہوئی حالت اُن کے لئے ٹھیک ہے۔
- مسیحی لوگ غیرمسیحیوں کی مذہبی زندگی سے یہ سمجھتے ہیں کہ غیرمسیحی ایمان دار ہیں۔

- کلیسیا اُن لوگوں کو بپتسمہ دینے لگتی ہے جو ایمان دار نہیں۔
- بالآخر غیر مسیحی کلیسیا میں راہنما بن جاتے ہیں۔
- کلیسیا میں محض نام کی مسیحیت کی ثقافت قائم ہو جاتی ہے۔

غیر بائبلی بشارت کلیسیا کے لئے خودکشی کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ لہٰذا بشارت کو بائبلی بنیادوں پر استوار کرنا نہایت ضروری ہے۔

مبشر اُن تربیت یافتہ صلاح کاروں کی طرح ہوتے ہیں جو خودکشی کی دھمکی لگانے والوں سے بات کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اُن کا مقصد ہوتا ہے کہ وہ خودکشی کرنے والوں سے بات کریں تاکہ وہ اپنے ارادے سے باز آ جائیں۔ صلاح کار اُن کے ساتھ زبردستی نہیں کرتے اور نہ ہی جھوٹ بولتے ہیں۔ وہ اُنہیں قائل کرنے کے لئے سچائی، امید اور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اِس دوران وہ پُرسکون رہتے ہیں۔ نیز وہ مہربان ہوتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایک زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔

اُن صلاح کاروں کی طرح ہم وجہ یا سبب بتانے کے لئے خوش خبری کی اُمید پیش کرتے ہیں۔ ہم پُرسکون اور مہربان رہتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ ابدی زندگی کا معاملہ ہے۔ ہمارا ارادہ لوگوں کو قائل کرنا ہے کہ وہ روحانی خودکشی سے باز آ جائیں۔ جب کوئی قائل ہو جاتا اور نجات دِہندہ کے تحفظ میں آ جاتا ہے تو ہم بڑے اطمینان کا تجربہ کرتے ہیں۔

باب 2

بشارت کی ثقافت

پولس رسول نے اپنے فلپیوں کے نام خط میں لکھا ہے:

''تم میرے دل میں رہتے ہو اور میری قید اور میری خوش خبری کی جواب دہی اور ثبوت میں تم سب میرے ساتھ فضل میں شریک ہو۔ خدا میرا گواہ ہے کہ مَیں یسوع کی سی اُلفت کر کے تم سب کا مشتاق ہوں'' (۱:۷،۸)۔

مَیں پولس کی اپنے فلپی کے دوستوں کے لئے محبت کو بخوبی سمجھتا ہوں کیونکہ جہاں تک مجھے یاد ہے مَیں ہمیشہ دوستوں کے درمیان رہا ہوں۔

جب مَیں بچہ تھا تو اپنے دوستوں کو گھر لے آتا تھا۔ میرے بچپن کی یادوں میں ایک یہ ہے کہ میرے گھر کا عقبی صحن بچوں سے بھرا ہوتا تھا اور میری دوستانہ رویہ رکھنے والی ماں اِس بات سے خوش ہوتی تھی۔

جب مَیں یونیورسٹی میں تھا تو مَیں نے شاذونادر ہی اکیلے پڑھائی کی، بلکہ مَیں شاذونادر ہی پڑھتا تھا۔ لیکن اگر کبھی مَیں نے پڑھائی کی تو بہن بھائیوں جیسے دوستوں کے گروپ میں کی۔ حتیٰ کہ مَیں نے شادی بھی اپنی بہترین دوست سے کی۔

نوکری کرتے ہوئے مَیں اُس کام سے سب سے زیادہ لطف اندوز ہوتا تھا جسے مجھے اُن ساتھیوں کے ساتھ کرنے کے لئے کہا جاتا جنہیں مَیں اپنے

دوست سمجھتا اور پسند کرتا تھا۔

جب مَیں دنیا کے مختلف براعظموں میں رہنے کے لئے گیا تو اپنے دوستوں کو بھی ساتھ لے گیا اور وہاں کے مقامی لوگوں کو بھی دوست بنایا۔

بلاشبہ اِس سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر مَیں یہ جاننے کی ناکام جدوجہد کرتا رہا کہ دوستوں کی صحبت میں رہتے ہوئے ایک کتاب کیسے لکھوں۔ لیکن وقتاً فوقتاً آنے والی انفرادی سرگرمیوں کے علاوہ اپنے عقبی صحن سے لے کر دنیا کے کناروں تک میری خواہش یہی رہی ہے کہ مَیں دوستوں کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ میری ہمیشہ یہی آرزو رہی ہے۔ مَیں ایسا ہی ہوں۔

لہٰذا مجھ جیسا سماجی شخص بشارتی سرگرمی کو صرف انفرادی اصطلاح میں ہی کیوں سوچتا ہے؟ شاید اِس کی وجہ یہ ہے کہ مَیں نے بشارت کے تعلق سے جتنی بھی ہدایت و راہنمائی حاصل کی وہ سب شخصی بشارت کے تعلق سے تھی۔ حتیٰ کہ کئی سالوں تک مَیں جو تعلیم دیتا رہا وہ بھی زیادہ تر شخصی بشارت کے متعلق تھی۔ یہ میرے تعلق سے عجیب بات ہے کیونکہ بشارت ایک خوف زدہ کرنے والا کام ہے اور مَیں ایسے کام کرنا پسند نہیں کرتا۔ مَیں اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو بھی ایسے کام کرنا پسند نہیں ہوگا۔

یقیناً ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی گواہی پیش کرنے سے بالکل نہیں گھبراتے، لیکن وہ بہت کمیاب ہیں۔ لیکن اگر آپ عام لوگوں سے پوچھیں کہ بشارت کرنے میں کون سی بات رکاوٹ کا سبب بنتی ہے تو اکثریت کا جواب ہوگا: ''خوف، ٹھکرائے جانے کا خوف، بے وقوف دکھائی دینے کا خوف اور یہ خوف کہ مبشروں

کے بارے میں جو عجیب و غریب تصورات قائم کر لئے گئے ہیں مجھے بھی اُسی طرح کا سمجھا جائے گا۔'' جی۔ کے۔ چیسٹرٹون (G.K.Chesterton) نے لکھا ہے: ''بشارت کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اِسے غیر ضروری پایا گیا۔'' لیکن مَیں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ''بشارت کو مشکل پایا گیا اور اِسے بغیر کوشش کے چھوڑ دیا گیا۔''

لہٰذا ایک مشکل اور خوف زدہ کرنے والا کام کیوں کیا جائے؟ ایمان دارو اِس کام کے لئے اکٹھے رہو۔ اپنے ہم ایمان دوستوں کے ساتھ مل کر بشارت دو جو آپ کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔

مَیں شخصی بشارت کا قدر دان ہوں اور ہمیں اِس کے لئے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن چونکہ مَیں ایمان رکھتا ہوں کہ کلیسیا بشارت کرنے کے لئے انجن کی طرح ہے اِس لئے ہمیں اپنی مقامی کلیسیاؤں میں بھی بشارت کے کلچر کو تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔ ہم ایسی کلیسیائیں چاہتے ہیں جو یسوع کی گواہی دیں۔

اجتماعی بشارت کے فوائد پر غور کریں:

- ہم ایک دوسرے کے سامنے جواب دِہ ہوتے ہیں۔
- ہمارا باہمی ارادہ مضبوط ہوتا ہے۔
- ہم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔
- ہم مل کر اپنی کامیابی کی خوشی مناتے اور ناکامی پر غم میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔
- ہم مشکل حالات میں اپنے مشترکہ تجربے کے باعث ایک دوسرے

سے بندھ جاتے ہیں۔

یہ بات قابلِ فہم ہے کہ ہم اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اپنے ایمان کی گواہی دیں۔

دراصل بیشتر مسیحیوں کو اِس بات کے لئے قائل کرنے کی زیادہ کوشش نہیں کرنی پڑتی کہ بشارت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اِسے کلیسیا کے ساتھ سرانجام دیا جائے۔ بشارتی سرگرمی کے لئے لوگوں کو ساتھ ملانا بھی مشکل نہیں۔

لیکن جب ہم کلیسیا میں بشارت کرنے کے متعلق سوچتے ہیں تو عموماً ہمارے ذہن میں بشارتی پروگرام آتے ہیں۔ لیکن یہ ایک ہی بات نہیں۔ ''پروگرام'' سے میری مراد کبھی کبھار ترتیب دیا جانے والا ایک بڑا پروگرام ہے جس میں کسی مشہور مقرر کو بلایا جاتا اور پُرجوش موضوعات پر بات کی جاتی ہے اور اِس پروگرام کے دوران کسی وقت خوش خبری پیش کی جاتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ایک چھوٹا پروگرام ہو جو متلاشیوں کے لئے ترتیب دیا گیا ہو، جیسے کہ کوئی سماجی خدمت یا کھیل کا پروگرام جو اِس اُمید سے کیا جائے کہ اِس سے لوگوں کے ساتھ روحانی گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔

خدا پروگراموں کو استعمال کر سکتا ہے۔ مَیں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو بشارتی پروگراموں کے وسیلے سے یسوع مسیح کے پاس آئے۔ مَیں اکثر بشارتی پروگراموں کی حمایت کرتا اور اُن میں بطور مقرر جاتا ہوں۔ لیکن مَیں نہیں سمجھتا کہ پروگرام بشارت کے لئے نہایت مؤثر یا بنیادی طریقہ ہیں جو ہمیں اپنانا چاہئے۔

ایسٹر ڈرامہ

میرے ملک میں ایک کلیسیا نے ایسٹر ڈرامہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ اُن کا خیال یہ تھا کہ وہ ایسٹر کے حیران کُن واقعے کو ایک ایسے ڈرامے کی شکل میں پیش کریں گے جس سے لوگوں کو مسیح کو قبول کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ ایسٹر کے واقعات پر مبنی ڈرامے نئی بات نہیں۔ لیکن اِس کلیسیا کے ایلڈر صاحبان چاہتے تھے کہ اِس ڈرامے میں خوش خبری کو واضح طور پر پیش کیا جائے۔ ڈرامے کے اختتام پر لوگوں کو خوش خبری قبول کرنے کا موقع دیا جائے۔

اِس کے لئے اُنہیں ایک بہترین سکرپٹ کی ضرورت تھی جو سٹیج کی حدود و قیود پر غالب آ سکے اور ڈرامہ بلاشبہ تفریحی ہونا چاہئے تھا۔ لہٰذا اُس میں گیت شامل کئے گئے اور اداکاری واقعی بہت اچھی کی گئی۔ کلیسیا کے اراکین کو سٹیج کے لئے بڑے بڑے سیٹ تیار کرنے کے لئے کہا گیا۔ اُنہوں نے وقت پر کام مکمل کرنے کے لئے اَن تھک محنت کی۔ فارم ہاؤس اور چڑیا گھروں سے جانور لائے گئے اور اُنہیں سدھانے کے لئے تربیت کار بلائے گئے۔ حاضرین سٹیج پر اونٹ، بھیڑیں اور گائے بیل دیکھ کر خوش ہوئے۔ ڈرامے کے زیادہ تر حصے میں کبوتر اپنے صحیح وقت پر اڑتے ہوئے نظر آئے۔

یہ ڈرامہ ہر سال پیش کیا جاتا رہا اور وقت گزرنے کے ساتھ اُس کی شہرت میں توقعات سے کہیں بڑھ کر اضافہ ہوتا گیا۔ جب یہ زیادہ مشہور ہو گیا تو ہالی وڈ کے پیشہ ور پروڈیوسروں کو اُجرت پر بلایا گیا۔ بلکہ یسوع کا کردار ہالی وڈ کا ایک اداکار (غیر مسیحی) کرنے لگا۔ اگرچہ اُس کلیسیا کا عبادت خانہ

اُس علاقے میں سب سے بڑا ہال تھا، لیکن ڈرامہ دیکھنے کے لئے آنے والے لوگوں کے لئے وہ چھوٹا پڑ گیا۔ ہجوم کو کنٹرول میں رکھنے اور ترتیب سے بٹھانے کے لئے ٹکٹوں (مفت) کا انتظام کیا گیا۔ کئی ہفتے یہ ڈرامہ دکھایا جاتا بلکہ فرمائش پر بھی پیش کیا جاتا تھا۔ لوگ یہ ڈرامہ دیکھنے کے لئے دُور دراز ملکوں اور اِردگرد کے شہروں سے جوق در جوق آتے۔

یہ ایک زبردست کارکردگی تھی۔ کوئی بھی خوش خبری پر مشتمل اِس ڈرامے میں کوئی اُونگھتا بھی نہیں تھا۔ اُس میں کی جانے والی اداکاری بہترین اور موسیقی پیشہ ورانہ درجے کی تھی۔ بچے جانور دیکھ کر پُرجوش ہو جاتے تھے۔ میرے بچوں کے لئے بہترین منظر وہ تھا جب صوبے دار سٹیج کے عقب سے اپنی چمکتی ہوئی تلوار کے ساتھ سفید گھوڑے پر نمودار ہوتا ہے (مَیں کبھی نہیں سمجھ سکا کہ یہ منظر اُنہوں نے اناجیل میں سے کہاں سے لیا)۔ مصلوبیت کے بعد کا منظر اِتنا حقیقی نہیں لیکن نفاست اور ڈرامائی انداز میں پیش کیا گیا۔ یسوع کو باریک اور دکھائی نہ دینے والی تاروں سے اُوپر اُٹھا کر زندہ ہوتے ہوئے دکھایا گیا۔ پورا ڈرامہ نہایت شاندار کارکردگی پر مشتمل تھا۔

صرف ایک مسئلہ تھا۔ جب کلیسیا نے گزرے سالوں میں ڈرامے کی شہرت کے علاوہ اُس کا جائزہ لیا تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُس کے وسیلے سے کوئی ایک شخص بھی مسیح کے پاس نہیں آیا۔

اِس ڈرامے کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ڈھیروں پیسہ خرچ کیا، سٹیج کی تیاری میں بہت سا وقت لگایا، لوگوں کو اُجرت پر بلایا، اداکاروں کو تاروں کے ساتھ اوپر اُٹھانے کے لئے سخت قانونی ضابطے پورے کئے، ہزاروں لوگوں

کو بٹھانے کا انتظام کیا اور جانوروں کو محفوظ اور مطلوبہ طریقے سے سٹیج پر لایا گیا ـــــ لیکن اِن تمام تر تیاریوں کے باوجود لوگ مسیح کے پاس نہ آئے یا کم از کم اُتنی تعداد میں نہ آئے جتنی کی کلام کی باقاعدہ منادی سے کوئی توقع کر سکتا ہے۔ لہٰذا کلیسیا کے ایلڈر صاحبان نے ڈرامہ بند کرنے کا دانش مندانہ فیصلہ کیا۔

مَیں اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ ایک مشکل بات تھی۔ لوگ پروگرام پسند کرتے ہیں۔ یہ ڈرامہ دیکھنے کے لئے آنے والے لوگوں کی تعداد پر غور کریں۔ لیکن بالآخر کلیسیا نے فیصلہ کیا کہ کلیسیا کے اراکین نے جتنا وقت ڈرامے کی تیاری میں صرف کیا اگر وہ اُس سے نصف وقت اپنے ہمسایوں، ساتھ کام کرنے والے ساتھیوں یا ہم جماعتوں کے ساتھ دوستی کے ماحول میں بشارتی گفتگو کریں تو اُنہیں خوش خبری کے لئے بہتر ردِعمل دیکھنے کو ملے گا اور وہ زیادہ لوگوں تک پہنچ سکیں گے۔ اگر آپ اِس کے بارے میں سوچیں تو ایسا کوئی طریقہ نہیں کہ آپ اُن تمام غیر مسیحیوں سے اپنے عبادت خانے کو بھر لیں جن سے کلیسیا کے اراکین ہر ہفتے ملتے ہیں خواہ آپ کا عبادت خانہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ زیادہ تر لوگ خاندان کے اراکین کے اثر کی وجہ سے، بائبل سٹڈی کے چھوٹے گروہوں میں یا عبادت کے بعد کسی دوست کے ساتھ گفتگو کرنے سے مسیح کے پاس آتے ہیں۔ یعنی جب مسیحی دانستہ طور پر خوش خبری کے متعلق بات کرتے ہیں۔

تاہم جب آپ پروگراموں کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو وہ اصل مقصد پورا کرنے میں زیادہ معاون ثابت نہیں ہوتے، بلکہ معاشی لحاظ سے بالکل الٹ

ہوتا ہے۔ بشارتی پروگراموں پر جتنا زیادہ پیسہ خرچ ہو گا پھل اُتنا ہی کم ہو گا۔ مثال کے طور پر جب اکیس سال سے کم عمر کے لوگوں (زیادہ تر لوگ اِسی عمر میں ایمان لاتے ہیں) سے پوچھا جاتا ہے کہ اُنہوں نے نئی پیدائش کیسے پائی تو صرف ایک فیصد کا جواب یہ ہو گا کہ ٹی۔وی یا کسی دوسرے میڈیا کے ذریعے۔ جب کہ تینتالیس فیصد لوگ بتائیں گے کہ وہ کسی دوست یا خاندان کے فرد کے وسیلے سے مسیح کے پاس آئے۔ ٹی۔وی پروگرام اور چائے کے ایک کپ پر خرچ ہونے والے پیسوں کا موازنہ کریں۔ پروگراموں کے بجائے مائیں زیادہ لوگوں کو مسیح کے پاس لاتی ہیں۔

یہ عجیب بات ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ پروگرام بشارت کے علاوہ دیگر کام اچھی طرح سرانجام دیتے ہیں۔ جیسے کہ اِن میں حصہ لینے والے مسیحیوں کی ایک برادری بن جاتی ہے، اِن سے ایمان داروں کو مسیح کے لئے کھڑا ہونے کی حوصلہ افزائی ملتی ہے اور اِن کی وجہ سے کلیسیائیں نئی جگہوں پر خدمت کا آغاز کرتی ہیں۔

تاہم ایسا لگتا ہے کہ ہم پروگراموں کے وسیلے سے ہی بشارت کرنے کے آرزومند رہتے ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ پروگرام شوگر کی طرح ہیں۔ یہ مزیدار بلکہ نشہ آور ہے، تاہم اِس سے صحت مند کھانا کھانے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اِس سے فوری طور پر توانائی ملتی ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ آپ کو کمزور اور موٹا بنا دے گی اور اِس کا مسلسل استعمال آپ کو مار ڈالے گا۔

بشارتی پروگراموں کی مسلسل خوراک دینے سے کمزور بشارت جنم لیتی ہے۔ جس طرح شوگر کھانے سے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کھانا کھا لیا

ہے جب کہ ہم نے نہیں کھایا، اِسی طرح بشارتی پروگراموں سے ہم اکثر یہ محسوس کر سکتے ہیں کہ ہم نے بشارت کی ہے حالانکہ حقیقت میں نہیں کی۔ لہٰذا پروگراموں کے تعلق سے ہمیں ایک صحت مند بے چینی برقرار رکھنی چاہئے۔ ہمیں اِنہیں حکمتِ عملی سے، لیکن میانہ روی سے یہ یاد رکھتے ہوئے استعمال کرنا ہے کہ خدا نے ہمارے لئے پروگرام مرتب نہیں کیا بلکہ اپنے بیٹے کو بھیجا۔

لہٰذا ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہم چاہتے ہیں کہ مسیحی اجتماعی طور پر بشارت دیں۔ ہماری خواہش ہے کہ جب ہم اپنے ایمان کی گواہی دیں تو ہمارے دوست ہمارے ساتھ ہوں۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ پروگراموں کی اپنی حدود و قیود ہیں بلکہ خطرات ہیں۔ کیا کوئی متبادل راستہ ہے؟

مَیں آپ کے سامنے ایک بالکل مختلف راستہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو اجتماعی اور شخصی دونوں ہے اور وہ ہے : بشارت کی ثقافت۔

بشارت کی ثقافت کیا ہے؟

مَیں نے اپنی زندگی کے بہت سے سال دوسری ثقافتوں میں رہتے ہوئے گزارے ہیں اور اگر مَیں نے وہاں رہتے ہوئے کوئی بات سیکھی ہے تو وہ یہ ہے کہ کسی بھی ثقافت کو صرف ایک کتاب کے ذریعے سمجھنا قریباً ناممکن ہے۔ لہٰذا ''بشارت کی ثقافت'' کے متعلق تعریفوں اور ہدایات کا بھی یہی حال ہے۔ حقیقی دنیا کے تجربات سے اِس کا مطلب سمجھے بغیر اِس کے متعلق کوئی بھی وضاحت ناکافی ہو گی۔

ثقافت کا تعلق مشترکہ خیالات، مشترکہ زبان اور عمل کرنے کی مشترکہ سمجھ

سے ہے۔ ثقافت کے کئی اظہار ہیں ۔ یہ چینی ثقافت کی طرح وسیع اور خاندانی ثقافت کی طرح چھوٹی بھی ہے۔ ثقافت اکثر اَن دیکھی ہوتی ہے۔ خاص طور پر اُن کے لئے جو اُس میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اِسی طرح کلیسیاؤں یا جماعتوں میں ''بشارت کی ثقافت'' کے مشترکہ بائبلی خیالات، بائبلی زبان اور مشترکہ بائبلی اَقدام ہیں۔ یہ ثقافت بھی اپنے لوگوں کے لئے اکثر اَن دیکھی ہے۔

لہٰذا جب مَیں نے دنیا بھر کے کلیسیائی راہنماؤں سے اِس کے متعلق بات کی اور اُنہیں بتایا کہ مَیں ''بشارت کی ثقافت'' قائم کرنے کا خواہش مند ہوں تو مجھے اُن کے سامنے وضاحت کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ وہ بغیر بحث کے میری بات سمجھ گئے۔ اُن کی بھی یہی خواہش ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اُن کی کلیسیائیں محبت کرنے والی ایسی جماعتیں ہوں جو کبھی کبھار منعقد کئے جانے والے پروگراموں سے نہیں بلکہ اپنی روز مرہ زندگی میں خوش خبری پیش کریں۔

اگرچہ یہ بات بھی قریباً ناممکن ہے کہ کسی کی ایک صحت مند بشارت کی ثقافت میں اُٹھائے جانے والے ہر ضروری قدم میں راہنمائی کی جائے، لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ ہم اُن آرزوؤں کو بیان کر سکتے ہیں جو ہم اِس کے لئے رکھتے ہیں۔ لہٰذا اِس باب کے بقیہ حصے میں ہم اِن آرزوؤں پر غور کرتے ہیں۔ بشارت کی ثقافت کے لئے میری پہلی دس خواہشات یہ ہیں:

۱۔ یسوع اور اُس کی خوش خبری کے لئے محبت سے تحریک پانے والی ثقافت

''کیونکہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کر دیتی ہے اِس لئے کہ ہم یہ سمجھتے

ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے موا تو سب مر گئے۔ اور وہ اِس
لئے سب کے واسطے موا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ
جئیں بلکہ اُس کے لئے جو اُن کے واسطے موا اور پھر جی اُٹھا۔''
(۲۔کرنتھیوں ۵:۱۴،۱۵)

جب مَیں اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہوں جنہیں یسوع سے محبت رکھنے سے بشارت کی تحریک ملتی ہے تو بشارت کے متعلق میرا نقطہ نظر بدل جاتا ہے۔ محبت سے مجبور ہو کر انفرادی طور پر خوش خبری پیش کرنا ایک خوبصورت بات ہے۔لیکن جب کلیسیا کی یہی صورتِ حال ہوتی ہے تو یہ خوشی سے معمور جلالی بات بن جاتی ہے۔ پھر لوگوں کو اپنے ایمان کی گواہی دینے کے لئے قائل کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ یہ ایسی بات بن جاتی ہے جس کے ہم آرزومند تھے۔ یہ ہمارا سوچنے کا انداز بن جاتا ہے۔

حال ہی میں مَیں اُن دوستوں سے ملا جنہوں نے چند نئے ایمان داروں اور اُن کی روحانی نشوونما سے حوصلہ افزائی پائی تھی۔ برائن (Brian) نے شینل (Shanyl) کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،''بہت خوب، شاباش! ڈینی خوش خبری کے لئے اِتنا سخت دل تھا کہ بہت سے لوگ اُس کی طرف سے ہمت ہار جاتے، لیکن تم نے اُسے زبردست محبت سے قائل کیا ہے جو ڈینی اور یسوع دونوں کے لئے تمہارے دل میں ہے۔تم کبھی پیچھے نہیں ہٹے اور خدا نے تمہیں استعمال کیا۔ یہ نہایت حیران کُن بات ہے کہ خوش خبری کے پیغام نے ڈینی کی زندگی کس طرح تبدیل کر دی ہے۔''

جب مَیں شینل کے لئے برائن کی حوصلہ افزائی کی باتیں سن رہا تھا تو

مجھے اپنی وہ محبت یاد آئی جو مَیں یسوع اور اُس کی خوش خبری کے لئے رکھتا ہوں اور مجھے یاد آیا کہ مَیں کتنی وفاداری سے دوسروں کو خوش خبری سنانے کا خواہش مند ہوں۔ دنیا، جسم اور ابلیس بشارت دینے کے معاملے میں ہمیشہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن بشارت کی ثقافت میں جس میں لوگوں کے دل یسوع اور اُس کی خوش خبری کے لئے محبت سے معمور ہوں ایسا لگتا ہے کہ وہاں مشکلات اِتنی کٹھن نہیں رہتیں۔

۲۔ خوش خبری کے لئے پُر اعتماد ثقافت

''مَیں اِنجیل سے شرماتا نہیں۔ اِس لئے کہ وہ ... نجات کے لئے خدا کی قدرت ہے'' (رومیوں ۱:۱۶)۔

''مَیں حیران ہوں کہ کب اُنہوں نے اِنجیل پر اپنا اعتماد کھو دیا،'' میرے برطانوی دوست نے محویت کے عالم میں کہا۔

مَیں اِس طرح کی زبان استعمال کرنے کا عادی نہیں تھا، لہٰذا مَیں نے پوچھا،'' تمہارا کیا مطلب ہے؟''

ہم ایک پیرا چرچ منسٹری کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو کبھی خوش خبری کی گواہی کا پُر جوش مرکز تھی، لیکن اب وہ نیم گرم ہو چکی تھی۔ افسوس کی بات ہے کہ تاریخ اِس طرح کے واقعات سے بھری ہوئی ہے۔

اُس نے حیرانی سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا،''میرا مطلب ہے اُنہوں نے کب خوش خبری کے سادہ سے پیغام کے بجائے انوکھے داؤ پیچ اور دنیاوی طریقوں پر بھروسا کرنا شروع کر دیا؟''

مَیں بشارت کی ایسی ثقافت کا آرزو مند ہوں جو کبھی بھی طریقوں، شخصیات یا تفریحی انداز پر اعتماد نہ کرے بلکہ خوش خبری پر اپنا اعتماد بحال رکھے۔ جو لوگ ہمیشہ خوش خبری کی مخالفت کرتے ہیں وہ مسیحیوں کو بتاتے ہیں کہ یہ جدید دنیا سے مطابقت نہیں رکھتی۔ وہ مسیحیوں کے خوش خبری کی قوت پر اعتماد کو ٹھیس پہنچاتے رہتے ہیں تا کہ وہ بالآخر ختم ہو جائے۔ اُنہوں نے یہ کام کئی صدیاں پہلے کیا جب دنیا اِتنی جدید نہیں تھی اور وہ آج بھی یہ کام کر رہے ہیں۔ دنیا کمزور مسیحیوں کو اِنجیل سے شرمانے کی آزمائش میں ڈال دیتی ہے۔ مَیں بشارت کی ایسی ثقافت کا آرزو مند ہوں جس میں ہم ایک دوسرے کو آگے بڑھائیں اور یاد دلائیں کہ بشارت کے متعلق دنیاوی سرگرمیوں اور طریقوں کو چھوڑ کر خوش خبری کے سادہ پیغام کی قوت پر مکمل بھروسا رکھیں۔

۳۔ تفریح کے خطرے کو سمجھنے والی ثقافت

> ''اے آدم زاد ... تیری قوم کے فرزند دیواروں کے پاس اور گھروں کے آستانوں پر تیری بابت گفتگو کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں ہاں ہر ایک اپنے بھائی سے یوں کہتا ہے چلو وہ کلام سنیں جو خداوند کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ وہ اُمت کی طرح تیرے پاس آتے اور میرے لوگوں کی مانند تیرے آگے بیٹھتے اور تیری باتیں سنتے ہیں لیکن اُن پر عمل نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے منہ سے تو بہت محبت ظاہر کرتے ہیں پر اُن کا دل لالچ پر دوڑتا ہے۔ اور دیکھ تُو اُن کے لئے نہایت مرغوب سرودی کی مانند

ہے جو خوش الحان اور ماہر ساز بجانے والا ہو کیونکہ وہ تیری باتیں
سنتے ہیں لیکن اُن پر عمل نہیں کرتے'' (حزقی ایل ۳۳:۳۰-۳۲)۔

قدیم اسرائیلی دیواروں اور دروازوں (سوشل نیٹ ورک) کے پاس کھڑے ہو کر حزقی ایل نبی کے بارے میں آپس میں گفتگو کرتے اور ایک دوسرے کو گویا یوں کہتے تھے،'' چلو حزقی ایل کا نیا پیغام سنتے ہیں۔'' وہ اُس کی باتیں ایسے سننے جاتے تھے جیسے وہ کوئی بہت بڑا گلوکار یا موسیقار ہو۔ وہ حزقی ایل کو نجات کا پیغام پیش کرنے والا نبی سمجھنے کے بجائے تفریح مہیا کرنے والا سمجھتے تھے۔

اُس کی کارکردگی کے تعلق سے اُن کے تمام تر جوش و خروش کی وجہ خدا کی فرماں برداری کرنا نہیں بلکہ اُن کے ذہنوں میں موجود شہوت پرستی اور دولت کی خواہش تھی۔

کیا اُن کی یہ حالت جدید دَور کے مسئلے جیسی نہیں؟ لوگوں کو چرچ لانے کے لئے ہمیں انٹرنیٹ پر ایک سنسنی خیز پوسٹ لگانے کی ضرورت ہے، موسیقی کا پروگرام یا ایک شعلہ بیان مقرر کا اہتمام کریں جو لوگوں کے دلوں کو چھوتا ہے اور اگر اُس کا انداز مزاحیہ ہے تو پھر لوگ مزید جوق در جوق چلے آئیں گے۔ ایسا کرنا مشکل نہیں۔ لیکن یہ جان لیں کہ خدا نے اِس صورتِ حال سے حزقی ایل کو خبردار کیا اور آج ہمیں بھی کرتا ہے کہ اِس طرح کے طریقوں سے آپ لوگ جمع کر سکتے ہیں، لیکن اُن کے دل تبدیل نہیں کر سکتے۔ اُن کے دل بدلنا صرف روح القدس کا کام ہے۔

بشارت کی ثقافت میں ہم تفریح کو منسٹری یا منسٹری کو تفریح بنانے کی

غلطی نہیں کرتے۔ ہم خدا کی حیرت انگیز سچائیاں بیان کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو اُس کی بڑی نجات، قوموں میں اُس کے جلال اور اُس کے عجیب کاموں کے بارے میں بتاتے ہیں (زبور ۹۶:۲،۳)۔ مَیں ایسی کلیسیا کا خواہش مند ہوں جو تفریح پیش کرنے کے خطرات کو سمجھتی اور اِس کی حقیقت سے واقف ہو کہ یہ بشارت کے دروازے پر دبکا ہوا شیر ببر ہے جو ہمیں ہڑپ کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ ہمیں بشارت کی ثقافت کی ضرورت ہے جو کبھی بھی تفریح کی بت پرستی کی قربانیاں نہ گزرانے بلکہ مسیح کی خوش خبری کا اچھا کھانا پیش کرے۔

۴۔ لوگوں کو واضح طور پر دیکھنے والی ثقافت

''پس اب سے ہم کسی کو جسم کی حیثیت سے نہ پہچانیں گے۔''
(۲۔کرنتھیوں ۱۶:۵)

دنیا کی ثقافت اپنانا اور لوگوں کے ساتھ نسلی و جنسی یا دیگر سطحی نظریات کی بنیاد پر پیش آنا کتنا آسان ہے۔ ہم یہ بات بھول جانے کا رُجحان رکھتے ہیں کہ ہمارے اِردگرد موجود لوگ گوشت اور ہڈی کے بنے ہوئے حقیقی لوگ ہیں جو زندگی میں حقیقی مشکلات، مسائل، آرزوؤں اور محبتوں کا تجربہ کرتے ہیں۔ لیکن پولس کہتا ہے کہ جب ہم مسیح کو پہچان لیتے ہیں تو لوگوں کو مختلف نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ پھر ہم پہلے کی طرح اُنہیں دنیا کی نظر سے نہیں بلکہ خدا کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

جب ہم پہلی بار Lexington, Kentucky میں منتقل ہوئے تو ہمیں

بڑی آرزو تھی کہ اپنے ارد گرد رہنے والے لوگوں تک پہنچیں۔ لیکن ہم سے تین گھروں کے فاصلے پر رہنے والے ٹوم (Tom) کے ساتھ روحانی باتوں کے متعلق ہمارا پہلا تجربہ اِتنا حوصلہ افزا نہیں تھا۔ ایک دن اُس نے مجھے اپنے گھر کے باغیچے میں کام کرتے ہوئے دیکھا اور مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے رُک گیا۔ اُس کے ایک ہاتھ میں شراب کی بوتل اور دوسرے میں سگریٹ تھا۔ ہم اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔ وہ زیادہ تر مجھے یہی بتاتا رہا کہ اُس کا باغیچہ کتنا شاندار لگتا ہے۔ اچانک میرا چھے سالہ بیٹا وہاں آ گیا اور اپنی پیشانی پر تیوری چڑھاتے اور ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر بے تامل کہنے لگا، ''سگریٹ نوشی بہت خطرناک ہے۔ آپ کو اِسے چھوڑ دینا چاہئے۔ یسوع سے دعا کریں تو وہ اِسے چھوڑنے میں آپ کی مدد کرے گا۔''

مَیں لاجواب کھڑا تھا اور سوچنے لگا ''یہ کہاں سے آ نکلا؟ ہمارے ہمسائے غالباً سوچتے ہوں گے کہ ہم اِنتہا پسند مذہبی لوگ ہیں جو اپنے گھر میں بیٹھے اپنے ہمسایوں کی برائیاں کرتے رہتے ہیں''۔ ڈیوڈ کے دفاع میں مَیں نے کہا کہ وہ اپنی آنٹی لنڈا (Linda) کے لئے دعا کرتا رہا ہے۔ اب وہ ایک نئی ایمان دار ہے اور اُس نے سگریٹ پینا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بھی مَیں شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔

لیکن ٹوم نے اپنا سگریٹ بجھا دیا اور گھٹنوں کے بل ہو کر میرے بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور مسکراتے ہوئے کہا، ''ڈیوڈ میرا خیال ہے تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ غالباً تمہاری بات بالکل درست ہے۔''

ٹوم کا ردِعمل کس قدر قابلِ تعریف اور مہربان تھا۔ اُس کے اِس ردِعمل

سے مَیں اُس کے متعلق اپنی سوچ پر غور کرنے لگا۔ مَیں نے محسوس کیا کہ مجھے اُس کے بارے میں ایسی سوچ رکھنے پر توبہ کرنی چاہئے۔ مَیں نے اُسے ایک عام راہ گیر سمجھا اور اُس کی ظاہری حالت دیکھ کر اُس کے متعلق رائے قائم کر لی۔ ڈیوڈ کی بات بظاہر گستاخانہ لگتی ہے، لیکن وہ میری بے عملی سے بہتر تھی۔ دراصل ڈیوڈ کی وجہ سے ٹوم کے ساتھ ایک تعلق کا آغاز ہوا جو بصورتِ دیگر نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ مَیں نے ٹوم کو ایک حقیقی شخص کے طور پر دیکھنا شروع ہی نہیں کیا تھا۔

جب پولس یہ کہتا ہے کہ ہمیں لوگوں کو مسیح کی نظر سے دیکھنا چاہئے تو اُس کا مطلب ہے کہ ہم اُن کے بارے میں خوش خبری کا نظریہ رکھیں۔ لہٰذا اِس طرح ہم لوگوں کو خوبصورت اور قابلِ قدر مخلوق سمجھتے ہیں جو خدا کی شبیہ پر خلق ہوئی۔ اِس دنیا کے ہر شخص پر خدا کی چھاپ لگی ہوئی ہے۔ اِسی لئے مسیحی ایمان رکھتے ہیں کہ تمام لوگ قابلِ قدر، قابلِ عزت اور پُروقار ہیں۔

اِس کے ساتھ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر شخص گنہگار اور خدا سے جدا ہے۔ سب لوگوں نے خدا کی شبیہ کو ہولناک حد تک بگاڑ دیا ہے۔ اِس لئے مسیحی بھی لوگوں کی اصل حالت پہچان نہیں پاتے۔

لیکن بشارت کی ثقافت میں ہم میں سے بیشتر لوگ اِس بات سے باخبر ہوتے ہیں کہ لوگ کیا بن سکتے ہیں یعنی مسیح میں نئے مخلوق، خدا کی تبدیل کرنے والی قوت سے نئے اور بحال شدہ لوگ (۲۔کرنتھیوں ۵:۱۷)۔ مَیں ایسے مسیحیوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جو یاد رکھیں کہ لوگ خدا کی شبیہ رکھتے ہیں۔ مَیں ایسے مسیحیوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں جو یاد رکھیں کہ لوگ خدا سے

جدا ہیں۔ سب سے بڑھ کر مَیں ایسی ثقافت کا خواہش مند ہوں جس میں یاد رکھا جائے کہ لوگ خوش خبری کے وسیلے سے کیا بن سکتے ہیں۔

۵۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے والی ثقافت

''مَیں جب کبھی تمہیں یاد کرتا ہوں تو اپنے خدا کا شکر بجا لاتا ہوں اور ہر ایک دعا میں جو تمہارے لئے کرتا ہوں ہمیشہ خوشی کے ساتھ تم سب کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اِس لئے کہ تم اوّل روز سے لے کر آج تک خوش خبری کے پھیلانے میں شریک رہے ہو'' (فلپیوں ۱:۳-۵)۔

پولس نے فلپی کی کلیسیا کے نام خط میں اُن کے لئے شکرگزاری کا اِظہار کیا کہ وہ خوش خبری کی منادی میں اُس کے ساتھ شامل رہے ہیں۔ یہ بشارت کی ثقافت کی ایک تصویر ہے۔ وہ خوش خبری کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔

جب مَیں نے اپنے پانچ سالہ بیٹے کی فٹ بال ٹیم کی کوچنگ کی تو ہم نے اِس ننھی منی پیاری سی ٹیم کو اکٹھا کیا اور پوچھا ''جب گیند دوسری ٹیم کے پاس ہو تو ہمارے کون سے کھلاڑی دفاع کریں گے تاکہ ہمارے خلاف گول نہ ہو؟'' سب نے بڑے جوش سے جواب دیا، ''ہم سب۔'' پھر مَیں نے پوچھا ''اور جب گیند ہمارے پاس ہو تو کون سے کھلاڑی گول کرنے کی کوشش کریں گے؟'' اُنہوں نے پہلے کی طرح جواب دیا ''ہم سب۔'' تاہم جب میدان میں کھیل کھیلا گیا تو اِس نظریے کو پانچ سالہ بچوں کے ساتھ عملی جامہ پہنانا

مشکل ثابت ہوا۔

بشارت اِس طرح کی ہے۔ لیکن دونوں کا نصب العین ایک جیسا ہے: سب نے مل کر ایک ہی سمت میں زور لگانا ہے۔

بشارت کی ثقافت میں ہر ایک یہ بات سمجھتا ہے کہ سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ کیا آپ نے کبھی کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ''بشارت کرنا میری نعمت نہیں''؟ کیا ایسی بات کسی کو اپنے ایمان کی گواہی دینے سے معذور رکھتی ہے؟ یہ بشارت کے متعلق بچوں جیسی سوچ ہے۔ تمام مسیحیوں کو اپنی نعمت نہیں بلکہ وفاداری کے اظہار میں اپنے ایمان کی گواہی دینے کے لئے بلایا گیا ہے (متی ۲۸:۱۹)۔

مَیں ایسی کلیسیا کے ماحول میں اپنے ایمان کی گواہی دینا چاہتا ہوں جو سمجھتے ہیں کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور میرے ساتھ تعاون کرے۔ ایسی ثقافت رکھنے والی کلیسیا میں جب مَیں کسی دوست کو لاتا ہوں تو وہ یہ فرض نہیں کر لیتے کہ وہ مسیحی ہے اور وہ حیران نہیں ہوتے جب مَیں اِن الفاظ کے ساتھ کسی کا تعارف کراتا ہوں کہ ''یہ جان ہے اور یہ مسیحیت کی تحقیق کر رہا ہے''۔ وہ نہ صرف یہ کہ حیران نہیں ہوتے بلکہ جواب میں کہتے ہیں، ''مَیں خوش ہوں کہ آپ یہاں آئے۔ دو سال پہلے میری بھی ایسی ہی حالت تھی۔ مجھے آپ کی بات سن کر اچھا لگے گا۔ مجھے بتائیں آپ اپنی اِس حالت کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں؟''

مَیں ایسی ثقافت کا آرزو مند ہوں جس میں ہم سب مل کر مسیح کی گواہی دینے کے لئے جاں فشانی سے کام کریں۔

۶۔ ایک دوسرے کو تعلیم دینے والی ثقافت

''... جو کوئی تم سے تمہاری اُمید کی وجہ دریافت کرے اُس کو جواب دینے کے لئے ہر وقت مستعد رہو'' (۱۔ پطرس ۳:۱۵)۔

''جو صحیح باتیں تُو نے مجھ سے سنیں اُس ایمان اور محبت کے ساتھ جو مسیح یسوع میں ہے اُن کا خاکہ یاد رکھ'' (۲۔تیمتھیس ۱: ۱۳)۔

پطرس ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ ہم اپنی اُمید کی وجوہات اور جواب دینے کے لئے تیار رہیں۔ ایسا کرنے کے لئے ہم نے سوچنے سمجھنے کی تربیت حاصل کرنی ہے۔ اِسی لئے پولس نے تیمتھیس کو یاد دلایا کہ وہ اُس سے سیکھی ہوئی باتوں پر عمل کرے۔

مَیں بڑی خوشی سے شعلہ بیان مقرر، زبردست موسیقی کے پروگرام اور مشہور و معروف ایسٹر ڈراموں کے بجائے بشارت کی ثقافت کو ترجیح دوں گا جس میں لوگوں کو تربیت دی جائے کہ وہ کسی غیر مسیحی کے ساتھ مرقس کی اِنجیل کا مطالعہ کر سکیں، اُس میں سے اُسے خوش خبری کا پیغام سنا سکیں اور کلامِ مقدس میں سے سیکھی ہوئی سچائی کی بنیاد پر اُسے یسوع مسیح کے پاس آنے کے لئے قائل کر سکیں۔

بشارت کی ثقافت میں کلیسیا کے اراکین ایک دوسرے کو وہ باتیں سکھاتے ہیں جن پر ہم نے گذشتہ باب میں غور کیا ہے: بشارت کیا ہے، خوش خبری کیا ہے اور حقیقی بائبلی تبدیلی کیا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو خوش خبری کا پیغام پیش کرنا بھی سکھاتے ہیں۔ پھر ہم اِس کی دہرائی بھی کرتے رہتے ہیں

کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم سب بھولنے اور نظر انداز کرنے کا رجحان رکھتے ہیں۔ بشارت کی ثقافت میں لوگ احتیاط سے ایک دوسرے کو تعلیم دیتے ہیں تاکہ وہ بائبلی طریقے سے اپنے ایمان کی گواہی دے سکیں۔

۷۔ بشارت کا نمونہ پیش کرنے والی ثقافت

''جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سنی ہیں اُن کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کر جو اَوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں'' (۲تیمتھیس ۲:۲)۔

بشارت (اگر اچھی طرح سرانجام دی جائے) کی ثقافت میں خوبصورت بات یہ ہے کہ نئے ایمان داروں میں ایک جذبہ اور لوگوں کے ساتھ روابط ہوتے ہیں جس کی بالغ ایمان داروں میں اکثر کمی پائی جاتی ہے۔ تاہم بالغ مسیحیوں کے پاس بصیرت اور علم ہوتا ہے جس کی نئے مسیحیوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

مَیں یہ کتاب ٹائپ کر رہا ہوں اور میری بیوی اِس سہ پہر کو روت اور سامنتی (Samanti) سے ملنے کی تیاری کر رہی ہے۔ وہ اِن دونوں کی ایک کتاب جو مسیحیت کی وضاحت کرتی ہے کو پڑھنے میں راہنمائی کر رہی ہے۔ روت نئی ایمان دار ہے۔ وہ اپنے ایمان کے بارے میں اور خوش خبری کی گواہی دینے کے لئے پُرجوش ہے۔ روت اور سامنتی ایک ہی جگہ کام کرتی ہیں اور دونوں میں بہت سی باتیں مشترک ہیں کیونکہ وہ ایک ہی ملک سری لنکا سے آئی ہیں۔ سامنتی کا باپ بدھ مت اور ماں رومن کیتھولک کلیسیا سے تعلق رکھتی ہے، جب کہ اُس کا شوہر دہیئ کا روایتی مسلم ہے۔ جب روت نے سامنتی کو

اپنے مسیحی ایمان کے بارے میں بتایا تو اُس نے کہا کہ وہ اِس کے متعلق مزید جاننا چاہتی ہے۔ روت اچھی طرح جانتی ہے کہ یسوع نے اُس کی زندگی کا کفارہ ادا کیا، لیکن اپنے ایمان کی وضاحت کرنے کے لئے اُسے کسی کی مدد کی ضرورت ہے، خاص طور پر سامنتی جیسا پس منظر رکھنے والے شخص کے لئے۔ لہٰذا وہ سامنتی کو میری بیوی لیان کے پاس لے آئی۔

لیان بھرپور علم اور سمجھ رکھنے والی مبشرہ ہے۔ لیکن اُس کے زیادہ تر دوست بالغ مسیحی ہیں۔ لیان سامنتی سے ملنے اور گفتگو کرنے سے خوشی اور جوش سے بھر گئی۔ سامنتی کو یسوع کی ضرورت تھی۔

بشارت کی ثقافت میں جو کچھ ہوتا ہے یہ تینوں خواتین اُس کی زبردست مثال ہیں۔ لیان نے خوش خبری کی وضاحت کرنے میں راہنمائی کی۔ روت نے کلامِ مقدس کے مطالعے میں حصہ لینے اور سامنتی کے ساتھ اپنی دوستی جاری رکھنے سے اپنے ایمان کی گواہی دینا سیکھا۔ اور خداوند کی مرضی سے سامنتی نے یہ حیرت انگیز پیغام سنا اور قبول کیا کہ مسیح گنہگاروں کو بچاتا ہے۔ بشارت کی ثقافت میں لوگ ایک دوسرے کے لئے بشارت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

۸۔ اپنے ایمان کی گواہی دینے والوں کے لئے خوشی منانے والی ثقافت

> ''مجھے خداوند یسوع میں اُمید ہے کہ تیمتھیس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں گا تاکہ تمہارا احوال دریافت کر کے میری بھی خاطر جمع ہو۔ کیونکہ ایسا کوئی ہم خیال میرے پاس نہیں جو صاف دلی سے

تمہارے لئے فکر مند ہو۔ سب اپنی اپنی باتوں کی فکر میں ہیں نہ کہ یسوع مسیح کی۔ لیکن تم اُس کی پختگی سے واقف ہو کہ جیسا بیٹا باپ کی خدمت کرتا ہے ویسے ہی اُس نے میرے ساتھ خوش خبری پھیلانے میں خدمت کی'' (فلپیوں ۲:۱۹-۲۲)۔

مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ پولس تیمتھیس کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت کو سراہتا ہے۔ اِسی طرح ہمارے شہر کے ایک پاسٹر جان نے ایک باقاعدہ فیلوشپ کا آغاز کیا جس میں اُن لوگوں کو گواہی دینے کا موقع دیا جاتا ہے جنہوں نے اُس ہفتے میں دوسروں کو یسوع کے بارے میں بتایا ہوتا ہے۔ جب سب اپنی گواہی سنا لیتے ہیں تو جان کسی کو اُن کے لئے دعا کرنے کے لئے کہتا ہے۔

بشارتی کوششوں کے لئے خوشی منانا ایک آسان اور کم وقت لینے والی سرگرمی ہے۔ لیکن یہ بشارت کی ثقافت کو ترقی دینے کے لئے نہایت اہم ہے۔ اِس احساس سے بڑھ کر کوئی بات حوصلہ شکن نہیں کہ ایک کلیسیا ایمان کی گواہی دینے کے بجائے ایک سماجی سنٹر چلانے میں زیادہ دلچسپی لیتی ہے۔

مَیں ایسی کلیسیا میں رہنے کا خواہش مند ہوں جہاں بشارت دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی بشارتی کوشش خوش خبری کی گفتگو کرنے تک نہ بھی پہنچے تو بھی بشارتی کوشش میں ناکامی اِس سے بہتر ہے کہ بشارت کرنے کی کوشش ہی نہ کی گئی ہو۔

۹۔ نئی زندگی کو سراہنے اور اُس کے لئے خوشی منانے والی ثقافت

''ہم تمہارے حق میں ہمیشہ دعا کر کے اپنے خداوند یسوع مسیح کے باپ یعنی خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ مسیح یسوع پر تمہارا ایمان ہے ... اُسی کی تعلیم تم نے ہمارے عزیز ہم خدمت اِپفراس سے پائی جو ہمارے لئے مسیح کا دیانت دار خادم ہے'' (کلسیوں ۱:۳،۴،۷)۔

پولس نئے ایمان داروں کو سراہنا جانتا تھا۔ وہ اُن کی تبدیلی کے لئے خوشی مناتا تھا۔ لیکن اپنی اور اُن کی توجہ مسیح پر مرکوز رکھتا تھا۔ وہ غیر موزوں طور پر اُن کی تعریف نہیں کرتا تھا، لیکن اُنہیں نظر انداز بھی نہیں کرتا تھا۔ بشارت کی ثقافت میں مسیح میں آنے والی نئی زندگی کی صحیح طور پر خوشی منائی جاتی ہے۔

مارک ڈیور کے ساتھ کئی ملاقاتیں کرنے اور بائبل کا مطالعہ کرنے کے بعد روب (Rob) نے مارک کو بتایا کہ وہ اپنا سابقہ الحادی نظریہ ترک کر کے مسیحی بن گیا ہے۔ مارک نے اُسے کہا، '' ٹھیک ہے روب، اِس سے آپ کا کیا مطلب ہے؟'' جواب میں روب نے خوش خبری کی وضاحت کی اور بتایا کہ کس طرح اُس نے اپنے بے دینی کے طرزِ زندگی سے توبہ کی اور مکمل طور پر یسوع پر ایمان لے آیا۔

مارک نے اُسے کہا، '' بھائی جو کچھ آپ نے مجھے بتایا اُس کی بنیاد پر مَیں آپ سے متفق ہوں کہ اب آپ ایک مسیحی ہیں۔ آئیں دعا کرتے ہیں''۔

دعا کرنے کے بعد مارک نے کہا ''آپ جانتے ہیں کہ حقیقی تبدیلی کا نشان دعا کرنا نہیں بلکہ مسیح کے ساتھ چلتے رہنا ہے۔ لہٰذا اگرچہ آپ ایمان لے آئے ہیں، لیکن ہم دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔''

مارک کا جواب اُس بات کی ایک مثال ہے جسے مَیں ''ہالیلویاہ!'' اور ''ہم دیکھیں گے'' کا ردِعمل کہتا ہوں۔ ہم اِس لئے ''ہالیلویاہ'' کہتے ہیں کیونکہ حقیقی تبدیلی وہ بہترین بات ہے جس کا کوئی شخص تجربہ کر سکتا ہے۔ ''ہم دیکھیں گے'' اِس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تبدیلی بناوٹی بھی ہو سکتی ہے خواہ غیر دانستہ طور پر ہی ایسا کیوں نہ کیا جائے۔ حقیقی تبدیل شدہ زندگی کو تین پہلوؤں میں دیکھا جا سکتا ہے: خوش خبری کو اچھی طرح سمجھنا، تبدیل شدہ زندگی اور لمبے عرصے تک مسیح کے ساتھ چلتے رہنا۔

مارک نے روب کی تبدیلی کو خفیہ نہ رکھا، لیکن اُسے ایک نامور شخص کی طرح سرفراز بھی نہ کیا۔ بپتسمے کے موقعے پر روب نے موزوں طور پر بتایا کہ وہ کس طرح مسیح پر ایمان لایا۔ لیکن اِس میں مشکلات بھی آئیں اور وہ کس طرح اُن مشکلات میں قائم رہا یہ کسی کی بھی تبدیلی کی کہانی سے زیادہ اہم تھا۔

بشارت کی ثقافت میں مسیحی اِس بات سے آگاہ ہوتے ہیں کہ اُنہوں نے نئے ایمان لانے والے مسیحیوں سے کس طرح پیش آنا ہے۔

۱۰۔ خطرناک محسوس ہونے والی خدمت کرنے والی ثقافت

''اے بھائیو! مَیں چاہتا ہوں تم جان لو کہ جو مجھ پر گزرا وہ خوش خبری کی ترقی کا ہی باعث ہوا۔ یہاں تک کہ قیصری سپاہیوں کی ساری

پلٹن اور باقی سب لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ مَیں مسیح کے واسطے قید ہوں'' (فلپیوں ۱:۱۲،۱۳)۔

پولس کی خدمت لوگوں کے لئے اِتنی خطرناک تھی کہ اُسے جیل میں ڈال دیا گیا۔ اِسی طرح جس ملک میں مَیں رہتا ہوں مَیں جانتا ہوں کہ یہاں مسیح کی خاطر وفادار زندگیاں بسر کرنے والوں کو قید کر لیا گیا۔

۲۔کرنتھیوں ۱۰:۵ میں پولس مسیحی زندگی کو خدا کے برخلاف خیالات کے ساتھ جنگ کے طور پر دیکھتا ہے: ''ہم تصورات اور ہر ایک اُونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرماں بردار بنا دیتے ہیں۔'' یہ خطرناک بات ہے کیونکہ دنیا پسند نہیں کرتی کہ اُس کے خیالات کو چیلنج کیا جائے۔ کیا ہم اِس بات کے لئے تیار ہیں کہ لوگوں کو پُرخطر بشارت دینے کے لئے کہیں؟ مَیں ایسی بشارت کی ثقافت کا آرزو مند ہوں جو اپنے اِرد گرد کی معاشرتی ثقافت کے لئے خطرہ بن جائے۔

پورٹ لینڈ (Oregon) میں ڈور آف ہوپ چرچ بڑی کوشش کے ساتھ جدید فیشن اور خیالات اپنانے والے افراد تک پہنچ رہا ہے۔ کلیسیا کے راہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ وہ اتوار کی شام کی عبادت قریبی پارک میں کریں گے۔ اُنہوں نے لوگوں کی حقارت آمیز مسکراہٹ، نفرت آمیز جملوں کا سامنا کیا۔ یہاں تک کہ ایک خاتون نے اپنی غلط حرکات سے جماعت کو حیران کرنے کی کوشش بھی کی۔ لیکن جن افراد کو کلیسیا کے لوگوں میں محبت اور شفقت نظر آئی وہ اُن میں شامل ہو گئے۔

بعض مسیحیوں نے مختلف قسم کے خطرات کا سامنا کیا۔ میری دوست یوآنہ کہتی ہے ''جب تک میرے گروپ میں دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے دو افراد نہ ہوں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بائبل کا مطالعہ کیسے کروں''۔ ہم سب کو سوچنا چاہیئے کہ ہمارے مخصوص ماحول میں خوش خبری کی گواہی کی راہ میں کون سے خطرات حائل ہیں اور ہم نے کس طرح اُن کا سامنا کرتے ہوئے اپنی خدمت جاری رکھنی ہے۔ جب ہم خطرات مول لیتے ہیں تو عجیب باتیں رُونما ہوتی ہیں یعنی روحانی طور پر ہم اُن لوگوں کے لئے خطرناک بن جاتے ہیں جن کے خیالات خدا کے خلاف ہیں۔

فلپیوں کے نام خط میں پولس کہتا ہے کہ قیصری سپاہی بھی خوش خبری سے آگاہ ہو گئے (فلپیوں ۱:۱۳) اور خط کے اختتام پر سلام دعا کے ساتھ وہ لکھتا ہے: ''سب مقدس خصوصاً قیصر کے گھر والے تمہیں سلام کہتے ہیں'' (۲۲:۴)۔ یہ واضح ہے کہ پولس دیکھ چکا تھا کہ بعض سپاہی ایمان لے آئے ہیں۔

پولس نے خطرات کا سامنا کیا اور خوش خبری کی خاطر اُس کی پُرخطر زندگی اُسے جیل میں لے گئی۔ لیکن یہ بات مجھے ہمیشہ بہت اچھی لگتی ہے کہ پولس ایک سپاہی کی زنجیروں میں بندھا ہوا نہیں تھا بلکہ سپاہی پولس کی خوش خبری کی زنجیروں میں بندھ گیا تھا۔

مَیں ایک ایسی کلیسیا کا آرزومند ہوں جہاں ملحد اور غیرمسیحی لوگ اپنے ملحد اور غیرمسیحی ہمسایوں کو مسیح پر ایمان لاتے ہوئے دیکھیں۔ یہ اِس بات کا اشارہ ہے کہ ہم خطرہ مول لینے والی بشارت کی ثقافت کا حصہ ہیں۔

۱۱۔ بشارت کے لئے کلیسیا کو منتخب اور بہترین طریقہ سمجھنے والی ثقافت

''اور ہر روز ایک دل ہو کر ہیکل میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھانا کھایا کرتے تھے اور خدا کی حمد کرتے اور سب لوگوں کو عزیز تھے اور جو نجات پاتے تھے اُن کو خداوند ہر روز اُن میں ملا دیتا تھا'' (اعمال ۲:۴۶،۴۷)۔

آغاز میں مَیں نے بشارت کی ثقافت کے لئے دس خواہشات کا ذکر کیا تھا، لیکن ایک اَور خواہش ہے جو باقی تمام دس خواہشات میں پائی جاتی ہے: مَیں ایسی کلیسیا کا خواہش مند ہوں جو یہ سمجھتی ہے کہ مقامی کلیسیا بشارت کے لئے منتخب اور بہترین طریقہ ہے۔ مَیں ایسی کلیسیا کی آرزو رکھتا ہوں جو مسیح سے اِس قدر محبت رکھتی ہو کہ جب وہ اپنی باقاعدہ عبادات میں شامل ہوں تو خوش خبری کی شبیہ بن جائیں۔ مَیں ایسی کلیسیا کی تمنا رکھتا ہوں جو روحیں جیتنے کے لئے تفریح نہیں بلکہ محبت سے لیس ہو اور خوش خبری کی قوت پر بھروسا کرتے ہوئے دنیاوی ثقافت کے برعکس زندگی بسر کرے۔ مَیں ایسی کلیسیا کی خواہش رکھتا ہوں جہاں اپنے ایمان کی گواہی دینے والوں کے لئے سب سے زیادہ خوشی منائی جائے اور اُن لوگوں کو سورما سمجھا جائے جو اپنی عزت و شہرت خطرے میں ڈال کر بشارت دیں۔

مَیں بشارت کی ایسی ثقافت کی آرزو رکھتا ہوں جس میں مسیحی بہن بھائی جنگ میں میرے شانہ بشانہ کھڑے ہوں، جہاں مَیں سیکھوں اور سکھاؤں کہ اپنے

ایمان کی گواہی دینے کا کیا مطلب ہے اور جہاں مَیں کلیسیائی راہنماؤں کو لوگوں کو مسیح کے پاس لاتے ہوئے دیکھوں۔ مَیں ایسی کلیسیا چاہتا ہوں جہاں آپ تبدیل شدہ زندگیوں کے بارے میں بتا سکیں، جہاں آپ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سن سکیں: ''دو سال پہلے جب مَیں اِس کلیسیا میں آیا تو مَیں خدا کو نہیں جانتا تھا لیکن اب جانتا ہوں۔'' مَیں بشارت کی ایسی ثقافت کا حصہ بننے کا خواہش مند ہوں اور مَیں اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی بھی یہی خواہش ہے۔

مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ جس طرح ہمیں بشارت دینی چاہئے پروگرام اُس کا بہترین یا حتیٰ کہ بنیادی طریقہ ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ بشارت کی ثقافت میں بہترین آؤٹ ریچ صحت مند کلیسیا کے اندر ہوتی ہے۔ یہ ایک نہایت وسیع موضوع ہے جسے چند ایک نکات میں سمویا نہیں جا سکتا۔ اگلے باب میں ہم کلیسیا کے کردار اور بشارت کے طریقہ کار پر غور کریں گے۔

باب 3

کلیسیا اور بشارت کی ثقافت کو باہم ملانا

جیسے کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اگر آپ ایک صحت مند کلیسیا کا حصہ ہیں جس میں بشارت کی ثقافت قائم ہے تو آپ بشارت کے بہترین طریقہ کار میں شامل ہیں۔ یہ اُصول کلیسیا میں کس طرح کام کرتا ہے؟

اِس خیال کے متعلق عملی اعتراضات کو ایک طرف رکھ دیں کیونکہ ہم ایک نہایت روحانی اور بائبلی نظریے پر غور کر رہے ہیں۔ یسوع نے کہا ''اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو'' (یوحنا ۱۳:۳۵)۔ اپنے شاگردوں کے ساتھ وقت گزارتے ہوئے اُسی موقعے پر کچھ دیر بعد اُس نے دعا کی کہ وہ آپس میں متحد ہوں تاکہ ''دنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے'' (یوحنا ۱۷:۲۰،۲۱)۔ یسوع نے کہا کہ کلیسیا میں ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت یہ بیان کرتی ہے کہ ہم حقیقی طور پر تبدیل شدہ لوگ ہیں اور جب ہم متحد ہوتے ہیں تو ہم دنیا پر ظاہر کرتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ محبت ہماری شاگردیت کی تصدیق کرتی ہے اور اتحاد مسیح کے الٰہی ہونے کی توثیق ہے۔ یہ کیسی زبردست گواہی ہے!

کلامِ مقدس کے بہت سے حوالہ جات ہماری بشارتی کوششوں کو تشکیل دیتے اور راہنمائی کرتے ہیں۔ لیکن یہ آیات بنیاد ہیں کیونکہ یہ ہمیں دکھاتی ہیں

کہ کلیسیا کو بشارت کی ثقافت بننا ہے۔

سوال: کون سا قدم تصدیق کرتا ہے کہ مسیح میں ہماری تبدیلی حقیقی ہے؟

جواب: دوسرے مسیحیوں سے محبت رکھنا۔

سوال: ہم کیسے ظاہر کرتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے؟

جواب: دوسرے ایمان داروں کے ساتھ متحد ہو کر۔

مقامی کلیسیا خوش خبری کا دیدنی اِظہار ہے

اگر ہم نے ایک دوسرے کے لئے اپنی محبت میں خوش خبری کو پیش کرنا ہے تو اِس کے لئے ضروری ہے کہ یہ کام مقامی کلیسیا میں رُونما ہو۔ یہ خیالی محبت نہیں بلکہ حقیقی دنیا میں لوگوں کے لئے محبت ہے۔مَیں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کتنی بار مَیں نے غیر مسیحیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کلیسیا اُن کے لئے عجیب بات تھی، لیکن اِس کے اراکین کی باہمی محبت اُنہیں اِس کی طرف کھینچ لائی۔

لیکن خوش خبری ہماری محبت ہی میں نہیں دکھائی گئی۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ خدا نے کلیسیا کے تانے بانے میں کتنی بائبلی ہدایات رکھی ہیں اور اگر اُنہیں صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو وہ خوش خبری کی منادی کا کام کرتی ہیں؟

صحت مند بشارت کی ثقافت کے حصول کے لئے ہم کلیسیا کو دوبارہ نہیں بناتے بلکہ جو باتیں خدا نے خوش خبری کی منادی کے لئے کلیسیا کی تعمیر میں پہلے ہی شامل کی ہیں ہم اُنہیں رونما ہونے دیتے ہیں۔ جب یسوع نے کلیسیا تشکیل دی تو وہ خوش خبری کو بھولا نہیں۔

مثال کے طور پر بپتسمہ یسوع کی موت، تدفین اور جی اُٹھنے کو پیش کرتا

ہے۔ یہ دکھاتا ہے کہ کس طرح اُس کی موت ہماری موت اور اُس کی زندگی ہماری زندگی ہے۔عشائے ربانی مسیح کی موت کا اظہار ہے جب تک وہ دوبارہ نہ آئے اور یہ ہمیں ترغیب دیتی ہے کہ ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر کے نئے سرے سے اُس کی معافی کا تجربہ کریں۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا کی سچائیوں کو بیان کرتے ہیں۔ خوش خبری کے وسیلے سے ہم اپنے لئے خدا کے عجیب کاموں کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ ہم خوش خبری کے پیغام کی توسیع کے لئے مالی طور پر مدد کرتے ہیں۔ کلام کی منادی خوش خبری پیش کرتی ہے۔

درحقیقت خدا کے کلام کی منادی ہی سے کلیسیا قائم ہوتی ہے اور جب کلیسیا قائم ہو جاتی ہے تو اُسے شاگرد بنانے کا کام سونپا گیا ہے۔ پھر شاگردوں کو بھیجا جاتا ہے کہ وہ نئی کلیسیائیں قائم کریں۔ یہ سلسلہ اُس وقت شروع ہوا جب یسوع آسمان پر گیا اور اُس کی آمدِ ثانی تک جاری رہے گا۔

حقیقی ہائی پوائنٹ

حال ہی میں مَیں آسٹن (ٹیکساس) میں ہائی پوائنٹ بپٹسٹ چرچ میں تھا۔ پاسٹر جوآن (Juan) نے مجھے کہا تھا کہ مَیں بشارت کی ثقافت کو ترقی دینے کے لئے ایک سیمینار کراؤں۔ مَیں نے اِس پر روشنی ڈالی اور لوگوں نے سوالات پوچھے۔ پھر ایک خاتون نے ایسا سوال پوچھا جو نظر انداز کئے جانے والے گھمبیر مسئلے کی طرح تھا: ''بہت سے ویت نامی ہمارے چرچ کے اِردگرد رہائش اختیار کر رہے ہیں۔ لہٰذا چرچ اُن تک پہنچنے کے لئے کیا کر رہا ہے؟''

ایک طرف یہ ایک شاندار سوال تھا۔ کلیسیا کی ایک رُکن نے جان لیا کہ

خوش خبری پہنچانا اُس کا استحقاق اور ذمہ داری ہے اور اُس نے اُسے پورا کرنے کے لئے ایک موقع دیکھ لیا۔ لیکن دوسری طرف یہ بات ہے کہ جس طرح اُس نے یہ سوال پیش کیا اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں تک پہنچنا کلیسیا کی ذمہ داری ہے نہ کہ اُس شخص کی جس نے اِس موقعے کو دیکھا۔

بشارت کی ثقافت کا آغاز بنیاد یعنی جڑ سے ہوتا ہے اوپر سے نہیں۔ بشارت کی ثقافت میں لوگ سمجھتے ہیں کہ کلیسیا کا بنیادی کام کلیسیا بننا ہے۔ ہم غور کر چکے ہیں کہ کلیسیائی سرگرمیاں بذاتِ خود گواہی ہیں۔ کلیسیا آؤٹ رِیچ اور بشارتی موقعوں کے لئے مدد دیتی اور دعا کرتی ہے، لیکن اُس کا کام پروگرام کرنا نہیں۔ کلیسیا کو بشارت کی ثقافت کو فروغ دینا چاہئے۔

اراکین کلیسیا کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں کہ بشارت دیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ یہ بات نہایت معمولی سی لگتی ہے، لیکن یہ نہایت اہم ہے۔ تاہم اگر آپ اِسے صحیح طور پر نہ سمجھ پائیں تو آپ کلیسیا کو ختم کر سکتے ہیں یا کلیسیا کے راہنماؤں سے ناجائز طور پر ناراض ہوں گے۔

ہائی پوائنٹ میں مَیں نے یہ جواب دیا، ''کلیسیا کے لئے یہ بہترین کام نہیں ہو گا کہ وہ ویت نامیوں تک پہنچنے کے لئے پروگرام ترتیب دے بلکہ یہ آپ نے سوچنا ہے کہ اُن تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔ مَیں آپ کو مشورہ دوں گا کہ ویت نام کی ثقافت کے بارے میں کچھ سیکھیں۔ جیسے کہ سلام دعا کرنا سیکھنا، اُن کے مشہور کھانے کا تجربہ کرنا اور یہ جاننا کہ یہاں رہتے ہوئے اُنہیں کون سے مسائل کا سامنا ہے۔ اُن کے پاس جائیں، اُنہیں دوست بنائیں، اُنہیں اپنے گھر یا کلیسیا میں آنے کی دعوت دیں اور اُن کے ساتھ چھوٹے

گروپ میں بائبل سٹڈی کریں۔ پھر شاید آپ میں سے چند ایک لوگ یہ بھی سوچیں کہ اِس مقصد سے اُن کی برادری کے ساتھ رہائش اختیار کر لیں تا کہ اپنی روزمرہ زندگی سے اُن کے لئے بشارت کا اظہار کر سکیں۔''

لوگ مجھے خالی خالی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ لیکن پاسٹر یوآن کے چہرے پر بڑا سکون تھا۔ وہ شکر گزار تھا کہ مَیں نے خود ہی ایک آؤٹ رِیچ پروگرام بنا کر اُسے نہیں سونپ دیا کہ وہ اُسے چلائے۔

پھر مَیں نے کہا، ''جب آپ اُس برادری سے اپنے دوست کو کلیسیا میں لائیں گے تو سب خوش خبری پیش کرنے کے کام میں شامل ہوں گے۔ یہ بشارت کی ثقافت ہے۔ ہم نے صرف دوستی نہیں کرنی اگرچہ اِس کی ضرورت ہے بلکہ ہم اِس بات سے بھرپور طور پر آگاہ ہوتے ہیں کہ اِس کام میں ہم سب ایک ہیں۔ ایک صحت مند کلیسیا میں آنے والے لوگوں کو ہر کام میں خوش خبری نظر آتی ہے۔ اِسی لئے ہم اپنے گیتوں، دعاؤں اور منادی کی بنیاد کلامِ مقدس پر رکھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ عبادت میں خوش خبری کا پیغام سنیں اور جب ہم ساکرامنٹ ادا کرتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ جب ہم اِن کی وضاحت کریں تو وہ اِس میں دوبارہ خوش خبری سنیں اور دیکھیں۔ کلیسیا کے رُکن ہونے کی حیثیت سے ہم خوش خبری کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں تا کہ لوگ اِسے ہماری زندگی میں دیکھ سکیں۔''

یہ بشارت کی ثقافت کا عملی نمونہ ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ یہ کچھ انقلابی نوعیت کی بات ہے اور مَیں یہ بھی مشورہ نہیں دوں گا کہ وہ اپنے بچوں کو ویت نامی بچوں کے ساتھ مقامی سکول میں داخل کرا دیں۔ بعض لوگ سمجھ سکتے

ہیں کہ مَیں ویت نامیوں کے لئے فکر مندی کا اظہار نہیں کر رہا کیونکہ مَیں نے ہائی پوائنٹ کو کہا کہ وہ کلیسیا کی طرف سے آؤٹ ریچ کا پروگرام منعقد نہ کریں۔ تاہم مَیں نے یہ خیال پیش کیا کہ ویت نام یا کسی بھی برادری کا خیال رکھنے کا بہترین طریقہ اُنہیں خوش خبری سنانا ہے تاکہ وہ اُس پر ایمان لاسکیں۔ یہ مقصد بشارت کی ثقافت رکھنے والی کلیسیا کی گواہی سے بہترین طور پر حاصل کیا جا سکتا ہے جس کے اراکین ویت نامیوں کو دوست بنائیں تاکہ اُنہیں خوش خبری سنا سکیں۔ یہ طریقہ کار کلیسیا کی طرف سے ایسے پروگرام چلانے سے کہیں زیادہ موثر ہو گا جن میں لوگوں کو کپڑے تقسیم کئے جاتے، ڈے کیئر قائم کئے جاتے، گھر گھر جانا، بچوں کی تفریح کے لئے پروگرام کرنا اور اِس طرح کے دیگر نیک نیت اور محبت سے کئے جانے والے کام جو کلیسیائیں کر رہی ہیں۔

ایک لحاظ سے تمام کلیسیاؤں میں کسی نہ کسی قسم کی بشارت کی ثقافت پائی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جو کلیسیائیں بشارت قبول نہیں کرتیں اُن میں بھی بشارت کی ثقافت موجود ہے۔ تاہم وہ غیر بائبلی ہے۔ سوال یہ نہیں کہ ''کیا ہم بشارت کی ثقافت رکھتے ہیں؟'' بلکہ یہ ہے کہ ''کیا ہماری بشارت کی ثقافت صحت مند ہے یا غیر صحت مند؟''

یہاں مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ کلیسیاؤں کی بشارت کی ثقافت کے غیر صحت مند ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ نہیں کہ ہم انسان سے خوف زدہ ہیں یا ہمارے پاس بشارت کرنے کی درست حکمتِ عملی یا طریقہ کار نہیں۔ یہ بڑے مسائل تو ہو سکتے ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم کلیسیا کو نہیں سمجھتے۔

صرف ایک یا دو درجے آگے پیچھے ہونے سے آپ اپنے نشان سے بہت دُور ہو جائیں گے

میرے لئے بڑی مسرت کا باعث بننے والی باتوں میں سے ایک وہ موقع ہے جب مَیں کینیا میں طلبہ کی ایک مختصر دَورے میں راہنمائی کر رہا تھا۔ اِس دَورے میں میرا مددگار ایک مشنری پائلٹ تھا جس کے ساتھ مجھے سفر کرنے کا موقع ملا۔ پیٹر جی۔پی۔ایس کی ایجاد سے پہلے سے جہاز اُڑا رہا تھا جب پائلٹ قطب نما سے راستہ تلاش کرتے تھے۔

پیٹر ہمارے طلبہ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے دُور دراز علاقوں میں لے جاتا۔ بعض اوقات میرے لئے بھی ایک سیٹ ہوتی اور مَیں اُن کے ساتھ بیٹھ جاتا۔ طلبہ کو اُن کے مطلوبہ مقام پر اُتارنے میں مَیں پیٹر کا معاون پائلٹ بن جاتا۔ مَیں وادیوں اور بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان جہاز اڑاتا اور پیٹر خوب صورت مناظر کی طرف اشارے کر کے محظوظ ہوتا اور مَیں اُن مناظر کو دیکھ کر خوشی محسوس کرتا۔

دراصل جہاز اڑانا مشکل کام نہیں بلکہ جہاز نیچے اتارنا ہے۔ اِس لئے یہ کام پیٹر خود کرتا۔ میرا کام صرف جہاز کو مطلوبہ بلندی پر رکھنا اور قطب نما کی سمت میں آگے بڑھانا تھا۔ مَیں عموماً درست سمت میں جہاز اڑاتا تھا۔ لیکن مَیں اِس میں زیادہ ترقی نہ کر سکا۔ بعض اوقات پیٹر قطب نما کو دیکھ کر غصے میں آ جاتا اور قطب نما پر اپنا انگوٹھا رکھ کر خشک لہجے میں کہتا، ''تم صحیح سمت میں نہیں جا رہے''۔ مجھے لگتا وہ نکتہ چینی کر رہا ہے۔ لیکن پھر اُس نے واضح کیا کہ ''میک

تمہیں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ درست سمت سے صرف دو درجے آگے پیچھے ہونے سے ہم دوسرے ملک میں پہنچ جائیں گے۔''

یہ درست ہے۔ اگر آپ نقشے یا گلوب پر نظر ڈالیں تو آسانی سے سمجھ لیں گے کہ بڑے مسائل سمت میں چھوٹے سے اِنحراف کا نتیجہ ہو سکتے ہیں۔ یہی بات کلیسیا پر بھی صادق آتی ہے۔

ہائی پوائنٹ کلیسیا کی خاتون کے سوال میں بنیادی مسئلہ یہ نہیں تھا کہ وہ بشارت کو نہیں سمجھتی تھی بلکہ یہ تھا کہ وہ کلیسیا کو نہیں سمجھتی تھی۔ وہ صرف ایک یا دو درجے آگے پیچھے تھی لیکن اِس کی وجہ سے وہ صحیح مقام پر نہیں تھی۔ کلیسیا کو سمجھنے سے ہمیں مدد ملتی ہے کہ ہم بشارت کے لئے اپنے قطب نما کو درست طور پر استعمال کریں۔ لہٰذا پہلے کلیسیا اور اِس کے صحت مند ہونے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

کلیسیا کی تعریف بیان کرنا

فرض کریں آپ ایک مال میں شاپنگ کر رہے ہیں اور کوئی کاپی اور پین ہاتھ میں لئے آپ کے پاس آتا اور سوال کرتا ہے کہ ''کیا آپ اپنی سمجھ کے مطابق کلیسیا کی بہترین تعریف کر سکتے ہیں؟'' کیا آپ اُس کے سوال کا جواب دے پائیں گے؟ پھر وہ آپ سے ایک اَور سوال پوچھے کہ ''ایک کلیسیا کے لازمی اور ضرورت پوری کرنے والے اجزا کیا ہیں؟'' کیا آپ یہ سوال سن کر چکرا جائیں گے؟

اگر ایسا ہے تو اِس طرح کی صورتِ حال میں آپ تنہا نہیں۔ مَیں کئی

دہائیوں سے پوری دنیا میں مشنریوں سے مل رہا اور اُن کے ساتھ وقت گزار چکا ہوں۔ اِن میں سے بہت سے لوگ اپنے آپ کو کلیسیائیں قائم کرنے والے کہتے ہیں۔ وہ باصلاحیت اور قابل لوگ ہیں۔لیکن مجھے اکثر اِس بات پر بھی حیرانی ہوتی ہے کہ اُن میں سے چند ایک ہی بائبلی لحاظ سے کلیسیا کی تعریف بیان کر پاتے ہیں۔ جب وہ کلیسیا کی وضاحت کرنے لگتے ہیں تو اُن کی تعریفوں کی بنیاد اُن کے جذبات و احساسات اور انسانی حکمتِ عملی پر ہوتی ہے۔

مَیں اعمال کی کتاب کی کلیسیائیں پسند کرتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ اِن کی تعداد زیادہ ہوتی۔لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ دنیا میں زیادہ تر ایسی کلیسیائیں نہیں بلکہ وہ ہیں جنہیں مَیں ''قضاۃ باب ۲۱'' کی کلیسیائیں کہتا ہوں یعنی وہ کلیسیائیں جو وہی کرتی ہیں جو اُن کی نظر میں اچھا معلوم ہوتا ہے (قضاۃ ۲۱:۲۵)۔ ایسی کلیسیاؤں کی بجائے ہمیں اُن کلیسیاؤں کی ضرورت ہے جن کی جڑیں کلامِ مقدس میں مضبوط ہوں۔

مجھے ایک ایسے مشنری کے ساتھ رہنے کا موقع ملا جو روس میں کلیسیائیں قائم کرنے والی ٹیم کی راہنمائی کر رہا تھا۔ وہ مسیح میں ایک پیارا بھائی ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو خوش خبری کی منادی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ وہ قربانی دینے والے خادم کا دل رکھتا ہے۔ نیز وہ ایسا راہنما ہے جو اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ جب اُس نے مجھے بتایا کہ اُس کی بنیادی بلاہٹ کلیسیائیں قائم کرنا ہے تو مَیں جوش سے بھر گیا۔لیکن جب مَیں نے کلیسیا کے بارے میں اُس سے سوالات پوچھے تو ایسا لگتا تھا کہ اُسے معلوم نہیں کہ کس سمت میں آگے بڑھنا ہے۔ بالآخر اُس نے مضطرب ہوتے

ہوئے کہا ''ٹھیک ہے مجھے بتائیں آپ کلیسیا کی کیا تعریف بیان کریں گے؟''

مَیں نے کہا ''ایک کلیسیا کے اہم اجزا کو تین درجات میں سمجھا جا سکتا ہے: کلیسیا کیا ہے، کلیسیا کیا کرتی ہے اور کلیسیا کا مشن یا مقصد کیا ہے''۔ کلیسیا پر یہ گفتگو کرتے ہوئے بہت رات گزر گئی۔ لیکن مَیں اُس گفتگو کو مختصر طور پر یہاں پیش کروں گا۔

مسیحی ایمان میں اُن لوگوں کی کوئی الگ درجہ بندی نہیں کی گئی جو مقامی کلیسیا کے رُکن نہیں۔ کلیسیا میں شمولیت کبھی بھی ایمان دار کے لئے اختیاری نہیں۔ اگرچہ کلیسیا ہماری شاگردیت میں بنیادی کردار کی حامل ہے، اِس کے باوجود کلیسیا کے اوسط اراکین اِس کے بارے میں حیران کُن حد تک غیر بائبلی خیالات رکھتے ہیں کہ کلیسیا کیسی ہونی چاہئے۔

یقیناً کلیسیاؤں کے پاس بہت سے کام کرنے کی آزادی ہے۔ کلیسیائیں اپنی عمارات بنا سکتیں یا کرائے پر ہال لے کر اُن میں عبادت کر سکتی ہیں۔ کلیسیا کے اراکین عبادت میں بنچوں پر یا فرش پر بیٹھ سکتے ہیں۔ کلامِ مقدس کے اختیار میں رہتے ہوئے اُنہیں یہ آزادی بھی حاصل ہے کہ وسیع بائبلی احکامات پر عمل کرنے کے لئے مخصوص حکمتِ عملی اپنائیں۔ وہ حمد و ثنا کے پروگرام کرا سکتیں، غریبوں کے لئے مفت کھانے کا انتظام کر سکتیں، دعائیہ عبادت کرا سکتیں، مسیحی سکول چلا سکتیں یا چھوٹے گروپ بنا سکتی ہیں۔

لیکن کلیسیا کے اہم اجزا کیا ہیں جو لازمی بھی ہیں اور ضرورت پوری کرنے والے بھی؟ اگر آپ کلیسیا کی تمام سرگرمیاں الگ کر دیں تو کون سی سرگرمیاں باقی رہ جائیں گی جنہیں آپ الگ نہیں کر سکتے؟ کئی لحاظ سے ایسا کرنا آسان

ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ مسیحی سکول ختم کر دیں تو کلیسیا پھر بھی قائم رہے گی۔ لیکن اگر آپ خدا کے کلام کی باقاعدہ منادی ختم کر دیں تو کلیسیا کا وجود ختم ہو جائے گا۔

ہر مسیحی کو معلوم ہونا چاہئے کہ کون سی بات کلیسیا کو کلیسیا بناتی ہے۔ اِس سوال کا بائبلی جواب کم از کم تحریری طور پر نہایت سادہ ہے۔

کلیسیا کیا ہے

مقامی کلیسیا بپتسمہ یافتہ اور نئی پیدائش کا تجربہ رکھنے والے افراد کا اجتماع ہے جنہوں نے محبت میں یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ کلامِ مقدس کے اختیار اور ایلڈروں کی قیادت میں باقاعدگی سے جمع ہو کر خدا کی پرستش کریں گے، خوش خبری کی دیدنی شبیہ بنیں گے اور اِن سب باتوں سے خدا کو جلال دیں گے (یوحنا ۳:۱-۸؛ ۱۳:۳۴، ۳۵؛ اعمال ۲:۴۱؛ ۱۴:۲۳؛ افسیوں ۳:۱۰؛ کلسیوں ۳:۱۶؛ ۲۔تیمتھیس ۳:۱۶،۱۷؛ عبرانیوں ۱۰:۲۴،۲۵)۔

کلیسیا کیا کرتی ہے

ایک کلیسیا کو کلیسیا بننے کے لئے صرف چند ایک کام کرنے کی ضرورت ہے: لوگ خوش خبری میں باقاعدگی سے اکٹھے ہو کر محبت سے کلام کی منادی سنیں، خدا کی حمد کریں، دعا کریں، ہدیہ دیں اور بپتسمہ اور عشائے ربانی کے ساکرامنٹ پر عمل کریں۔ جنہوں نے اِس طرح جمع ہونے کا عہد کیا وہ محبت سے (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۱۲-۲۶) حتیٰ کہ کلیسیا کے نظم و ضبط کے وسیلے سے بھی

ایک دوسرے کا خیال رکھیں (متی ۱۸:۱۵-۱۷)۔

کلیسیا کا مشن یا مقصد

کلیسیا بشارت کے لئے خدا کا منصوبہ ہے جس کا ایک مرکزی مشن یا مقصد ہے: سب قوموں کے پاس جانا تاکہ اُنہیں شاگرد بنایا جائے اور یہ تعلیم دی جائے کہ وہ مسیح کے تمام احکامات پر عمل کریں۔ اِس عمل میں نئی کلیسیاؤں کا قیام بھی شامل ہے (متی ۲۸:۱۸-۲۰)۔

یہ کلیسیا کے متعلق چار جملے ہیں جنہیں لکھنے کے لئے مجھے ایک صفحے سے بھی کم جگہ درکار تھی، لیکن ہم نے پوری زندگی اِن پر عمل کرنا ہے۔ تاہم یہ تعریف اُن باتوں کو خارج از بحث کر دیتی ہے جنہیں لوگ کلیسیا کا حصہ سمجھتے ہیں۔ کلیسیا نہ تو ایک عمارت ہے اور نہ ہی ایمان داروں کا ایک سماجی گروہ ہے۔ یہ مقامی جماعت میں ایک دوسرے سے وفادار رہنے کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک کلیسیا دانستہ طور پر ایسے اراکین نہ رکھے جو غیر مسیحی ہوں۔ صرف بپتسمہ یافتہ ہی اِس کے اراکین ہونے چاہئیں۔

ایک کلیسیا بہتر زندگی بسر کرنے کے متعلق اچھے خیالات کی مارکیٹ نہیں بلکہ ایک جماعت ہے جو کلامِ مقدس کے اختیار کے ماتحت ہے۔

ایک صحت مند کلیسیا

ہم نے کلیسیا کی تعریف پر غور کیا۔ اب ہم اِس بات پر توجہ دیں گے کہ صحت مند کلیسیا کیسی ہوتی ہے۔

یہاں یہ بات کہنا ضروری ہے کہ درج بالا نشانات رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ یہ کلیسیا کامل ہے کیونکہ اِس دنیا میں رہتے ہوئے ایسا ممکن نہیں ۔ نہ ہی ہم ایک حقیقی کلیسیا اور ایک نقلی کلیسیا میں فرق واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ ہم حقیقی لیکن غیر صحت مند اور حقیقی لیکن صحت مند کلیسیاؤں میں پایا جانے والا فرق دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہم غیر صحت مند کلیسیاؤں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تا کہ وہ صحت مند ہو جائیں۔

ایسے بہت سے پہلو ہیں جن میں مسیحی صحت مند کلیسیا کی بنیادی باتوں کو نظر انداز کر سکتے ہیں:

- خدا کے کلام کی منادی کی بجائے تحریک دینے والی تقریریں کی جا سکتی ہیں۔ اگر بائبل کی بجائے اخلاقی زندگی یا اِس سے بھی بدتر بات یہ ہو گی کہ خوش حال ہونے کے خیالات یا طریقوں کی منادی کی جائے تو لوگ خدا اور اُس کی راہوں کو سمجھ نہیں پائیں گے۔
- مسیحی تبدیلی غیر واضح، غیر معین اور انفرادی نوعیت کی ہو گی۔ اِس کا مطلب ہے کہ جو لوگ مسیحی نہیں اُنہیں یہ تعلیم دی جائے گی کہ وہ مسیحی ہیں۔ اِس طرح غیر مسیحی لوگ کلیسیا کے رُکن بن جائیں گے۔ جس کلیسیا کی یہ صورتِ حال ہو گی وہ بائبلی بشارت نہیں کر پائے گی۔
- کلیسیا کی رُکنیت کو اختیاری سمجھا جائے گا۔ تاہم اگر مَیں لوگوں سے آشنا نہیں تو مَیں نظریاتی محبت سے آگے بڑھ کر اُن سے محبت نہیں رکھ سکتا۔ یہ ضروری ہے کہ مَیں اُن سے اور وہ مجھ سے عملی طور پر محبت رکھیں۔
- غیر ایمان داروں کو کلیسیا میں قیادت کے عہدے سونپے جا سکتے

ہیں۔ کیا مجھے اِس کے متعلق مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہے؟ ایسا خاص طور پر اُن کلیسیاؤں میں باقاعدگی سے ہو رہا ہے جہاں رُکن بنانے کا نظام نہیں۔

- مسائل کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ ہم اکثر اُن لوگوں سے محبت رکھنے میں ناکام ہو جاتے ہیں جنہیں ہم پسند نہیں کرتے یا اُن لوگوں کی کلیسیائی نظم و ضبط کے مطابق تربیت نہیں کرتے جنہیں اِس کی ضرورت ہوتی ہے۔

اِن میں سے کوئی کام بھی بہت بڑا مسئلہ نہیں لگتا۔ لیکن اگر کسی کلیسیا میں ایسی باتیں پائی جائیں تو وہ جلد ہی اپنے قطب نما کی مخالف سمت میں جا رہی ہو گی۔ اِس میں بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا ہے کیونکہ بعض اوقات اچھی نیت رکھنے والے لوگ اندھے راہنما بن جاتے ہیں اور ''قضاۃ باب ۲۱'' کی کلیسیائیں قائم کرتے ہیں۔ یہ صورتِ حال اُس وقت مزید بدتر ہو جاتی ہے جب بنیادی باتوں کو ترک کر دیا جاتا اور کلیسیا غیر صحت مند ہو جاتی ہے تو خدا کا جلال چھپ جاتا ہے۔ جس کا مقصد دیکھنے والی دنیا کے سامنے بطور گواہ مسیح کے لوگوں کی خوبصورتی بننا تھا وہ ختم ہو جاتی ہے۔

ہمیں ایک اَور اہم مسئلے پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو غیر صحت مند کلیسیا کا سبب بنتا ہے اور بشارت کی ثقافت پر براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ مسئلہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب کلیسیا کے اراکین بشارت میں اپنی شخصی تابع فرمانی اور کلیسیا کے کردار کو گڈ مڈ کر دیتے ہیں۔

شخصی ترجیحات، کلیسیائی ترجیحات اور جوتوں کے ڈبے

بشارت کی صحت مند ثقافت میں یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ کلیسیا اور فرد کی ترجیحات مختلف ہیں۔ بشارت میں جو کام آپ شخصی طور پر کرتے ہیں ہو سکتا ہے وہ کلیسیا کے لئے مجموعی طور پر کرنا بہتر نہ ہو۔ یہ ہائی پوائنٹ کلیسیا میں آؤٹ ریچ کے متعلق سوال کے لئے میرے جواب میں پنہاں وجہ ہے۔ اِس سے میری کیا مراد ہے اُس کی ایک مثال یہ ہے۔ پاسٹر جیکی (Jacky) میرا دوست ہے جو کہ دبئی میں چینی زبان بولنے والی کلیسیا میں خدمت کرتا ہے۔ اُس نے اُن غریب چینیوں کے لئے حیرت انگیز کام کیا ہے جو شہر میں مزدوری کی غرض سے آتے ہیں۔ ایک سال کرسمس کے موقعے پر مغرب کے چند نیک دل افراد نے خیال پیش کیا کہ اِن مزدوروں کو جوتوں کے ڈبے دیئے جائیں۔ اِس خیال میں کوئی غلط بات نہیں تھی۔ لہٰذا دبئی کی کلیسیاؤں نے صابن، تولئے، کنگھے اور شخصی صفائی و ضرورت کی چند دوسری چیزیں ڈال کر ڈبے تیار کئے۔ ڈبوں میں اُنہوں نے کلیسیائی عبادات کے شیڈول بھی رکھے اور اُنہیں کرسمس رِبن سے باندھا۔ ایسا کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

پھر لوگوں کو مقرر کیا گیا کہ وہ یہ ڈبے لوگوں سے اکٹھے کر کے جیکی تک پہنچائیں۔ مجھے یاد ہے جب مَیں اُس کے دفتر گیا تو میرے لئے اندر جانا مشکل تھا کیونکہ فرش سے چھت تک ڈبوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

بائبلی آؤٹ ریچ کے متعلق سوالات یا وہ کس قدر موثر تھی، کو ایک طرف کر دیں، یہ کتنی دیر تک مفید تھی اِسے بھی ایک طرف کر دیں یا اُس بیان کو بھی

نظر انداز کر دیں جو مغرب کے امیر افراد نے غریب مزدوروں کی حالت بہتر بنانے کے متعلق دیا۔ اصل مسئلہ یہ تھا کہ جیکی اپنا وعظ تیار نہ کر سکا۔ وہ اُن لوگوں سے نہ مل سکا جو اُس کے ساتھ یسوع کے بارے میں بات کرنا چاہتے تھے۔ وہ اپنی خدمت مکمل نہ کر سکا اور کلیسیا کے اراکین کو اُن کی خدمت کے لئے تیار نہ کر سکا۔ کیونکہ لوگ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ آؤٹ ریچ اُن کی ذمہ داری ہے اور جیکی کی ذمہ داری کلام کی منادی کرنا، پاسبانی کرنا اور دعا کرنا ہے۔ لوگ کلیسیا میں اپنی ذمہ داری کو سمجھ نہ سکے اور اپنی ذمہ داری کلیسیا کو سونپ دی۔

چلیں یہ کہتے ہیں کہ جوتوں کے ڈبوں سے ایک بہترین ممکن کام ہوا اور لوگ چینی کلیسیا میں آئے۔ جب وہ آئے تو آپ کے خیال میں اُنہوں نے کس قسم کی کلیسیا دیکھی؟ ایک صحت مند کلیسیا جہاں اُنہوں نے کلام کی منادی میں خوش خبری سنی، جہاں اراکین کو شاگرد بنایا جاتا ہے اور سب بشارت کرنے میں شامل ہیں، جہاں بپتسمہ، عشائے ربانی میں خوش خبری پیش کی جاتی ہے...؟ یا ایک غیر صحت مند کلیسیا جہاں راہنما اپنا سارا وقت جوتوں کے ڈبے تقسیم کرنے میں صَرف کر دیتے ہیں۔

اگر جیکی اپنا سارا وقت جوتوں کے ڈبے تقسیم کرنے میں گزار دیتا اور کلیسیا کی صحت مند نشو ونما کے لئے کام نہ کرتا تو اِس صورت میں وہ اپنی کلیسیا کو بے کاشت چھوڑتا۔ یہ بات صرف جیکی کے لئے نہیں بلکہ کلیسیا کے تمام ایلڈروں پر بھی صادق آتی ہے۔ اراکین بہت سے دوسرے کام کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ لیکن اُنہیں اپنے راہنماؤں کی مدد کرنے کے لئے محتاط ہونا ہے تاکہ کلیسیا صحیح سمت میں آگے بڑھتی رہے۔

دیگر میں نیک خواہشات سے مدد کرنے والے ایمان داروں نے کلیسیا اور اپنی ذمہ داری کے فرق کو نہ سمجھا۔ اُن کا خیال تھا کہ کلیسیا کو غریب مزدوروں تک اُسی طرح پہنچنا چاہئے جیسے وہ شخصی طور پر پہنچنا چاہتے تھے۔ لیکن اِس مفروضے پر عمل کرتے ہوئے اُنہوں نے درحقیقت کلیسیا کے کام کو اُلٹ دیا۔

اِس طرح کے مسئلے کی ایک بائبلی مثال اعمال ۶ باب میں ملتی ہے جہاں لکھا ہے کہ ابتدائی کلیسیا میں یونانی بیواؤں کی روزانہ خبر گیری میں غفلت ہو رہی تھی۔ کوئی شک کر سکتا ہے کہ عبرانی بیواؤں کا اِس لئے خیال رکھا جاتا تھا کیونکہ کلیسیا میں اُن کے تعلقات تھے جب کہ یونانی بیوائیں اِس سے محروم تھیں۔ اِس بات سے قطع نظر یہ صورتِ حال توجہ طلب تھی۔ لہٰذا رسولوں نے متعلقہ اراکین کو سات نیک نام اشخاص منتخب کرنے کے لئے کہا تاکہ وہ اِس مسئلے کو حل کریں۔

اِن ساتوں اشخاص کے ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سب یونانی تھے جو کہ نسل پرستی یا تعلقات سے فائدہ اُٹھانے کی صورتِ حال کو یقینی طور پر ختم کرنے کا طریقہ تھا۔ لیکن غور کریں کہ رسولوں نے اِس بے انصافی کو ختم کرنے کا یہ طریقہ کیوں اپنایا۔ اُنہوں نے کہا:

> ''مناسب نہیں کہ ہم خدا کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا انتظام کریں۔ پس اے بھائیو! اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو چُن لو جو روح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم اُن کو اِس کام پر مقرر کریں۔ لیکن ہم تو دعا اور کلام کی خدمت میں مصروف رہیں گے'' (اعمال ۶:۲-۴)۔

لہٰذا کلیسیا کے انفرادی اراکین کو مقرر کیا گیا کہ وہ اِس مسئلے کو حل کریں تا کہ کلیسیا کے راہنماؤں کی بنیادی خدمت جاری رہ سکے یعنی دعا اور کلام کی خدمت۔

کلیسیا کے اراکین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُن ترجیحات کو سمجھیں جن کی رسولوں نے حفاظت کی۔ اگرچہ ایسے بہت سے اہم کام ہیں جو کلیسیا کر سکتی ہے جیسے کہ بیواؤں کا خیال رکھنا، لیکن کسی بھی کام سے کلیسیا کی بنیادی بلاہٹ ختم نہیں ہونی چاہئے یعنی خدا کے کلام کی منادی میں رکاوٹ نہ آئے۔ کلیسیا کے اراکین اور پاسبانوں کو مل کر کلیسیا کی بنیادی اور منفرد بلاہٹ کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرنا اور حفاظت کرنی چاہئے۔

بشارت کی صحت مند ثقافت کس طرح صحت مند کلیسیا سے باہم ملتی ہے

بشارت کی صحت مند ثقافت کس طرح کام کرتی ہے؟ یہ اُس کی ایک مثال ہے:

جولیا ایک گھریلو خاتون ہے۔ ہفتے کو وہ ایئر پورٹ سے واشنگٹن جانے والی بس پر سوار ہوئی۔ وہ ٹیکساس میں ایک جنازے میں شرکت کرنے کے لئے کئی دن وہاں رُکی اور اب گھر واپس آ رہی تھی۔ اِس لئے وہ جلد از جلد اپنے خاندان سے ملنے کی خواہش مند تھی۔ بس میں اُس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک جوان چینی خاتون بیٹھی تھی۔ لیکن جولیا نے کوئی کتاب پڑھنے کے بجائے اُس سے گفتگو کرنے کا فیصلہ کیا۔

اُس لڑکی کا نام وان (Van) تھا۔ گفتگو کے دوران اُس نے جولیا کو بتایا

کہ وہ ابھی چین سے امریکہ پہنچی ہے اور وہ پہلی بار یہاں آئی ہے۔ جولیا اُسے دیکھتے ہی جان گئی کہ یہ ملاقات خداوند کی طرف سے مقرر تھی۔ وہ اُسے خوش خبری سنانا چاہتی تھی لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اُسے اِس معاملے میں حساس ہونے کی بھی ضرورت ہے۔

جب اُس نے اپنے چرچ میں ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں سوچا تو اُسے یاد آیا کہ آنے والے دنوں میں دو مضبوط ایمان داروں کی شادی ہونے والی ہے اور وہ جانتی تھی کہ اِس موقعے پر خوش خبری کا پیغام پیش کیا جائے گا۔ کلیسیا نے تمام اراکین کی حوصلہ افزائی کی تھی کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اِس شادی میں شریک ہو کر ایک شادی کی گواہی سنیں۔ لہٰذا جولیا نے اُس سے پوچھا، ''کیا آپ ایک مسیحی شادی میں شامل ہونا چاہیں گی؟'' وان نے اِس دعوت کو خوشی سے قبول کیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے ای میل ایڈریس دیئے اور جولیا نے وان کو اِس شادی میں لانے کا انتظام کیا۔

غور کریں کہ جولیا بشارت کی ایک صحت مند ثقافت پر بھروسا رکھتی تھی۔ اِس کے لئے پاسبان کو بلانے اور کلیسیائی منتظمین پر دباؤ ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ چینی برادری میں بشارت کرنے کا ایک کلیسیائی پروگرام شروع کریں۔ اُسے اِس بات پر شک کرنے کی ضرورت نہیں تھی کہ شادی میں خوش خبری کا پیغام واضح طور پر پیش کیا جائے گا یا نہیں۔ بشارت کی صحت مند ثقافت رکھنے والی کلیسیا کی تمام خدمات میں خوش خبری موجود ہوتی ہے۔ جولیا نے شادی کے موقعے سے فائدہ اٹھایا۔ تاہم وہ بہت سے دوسرے موقعوں کے لئے بھی وان کو دعوت دے سکتی تھی۔

شادی میں جتنی توجہ زمینی دُولھا اور دُلھن پر دی گئی اُتنی ہی آسمانی دُولھا پر دی گئی۔ نئے جوڑے اور پاسبان دونوں نے خوش خبری پیش کی۔ لیکن بہترین بات یہ تھی کہ عبادت کے بعد جب دعوت شروع ہوئی تو جولیا اپنے چار سالہ بچے کو چرچ کے احاطے میں لے آئی اور وان بھی اُن کے ساتھ وہاں آ گئی۔ وان نے سوالات پوچھنے شروع کئے کہ کس طرح ایک مسیحی شادی غیر مسیحی شادی سے مختلف ہے۔ جولیا اچھی طرح خوش خبری پیش کر سکتی تھی۔ اِس لئے اُس نے شادی کی مثال سے خوش خبری کے پیغام کی وضاحت کی۔

پھر اُس نے وان سے پوچھا کہ کیا وہ بائبل لینا پسند کرے گی۔ چونکہ کلیسیا اپنے بک سٹال پر بین الاقوامی طلبہ و طالبات کے لئے بائبلیں رکھتی ہے اِس لئے جولیا نے وان کو ماندرین (Mandarin) زبان میں ایک بائبل دی۔ وان نے زندگی میں پہلی بار بائبل دیکھی۔ حتیٰ کہ جولیا نے وان کو پیش کش کی کہ وہ اُس کے ساتھ مل کر بائبل پڑھ سکتی ہے اور وان نے یہ پیشکش قبول کر لی۔ بعض اوقات جولیا نے کلیسیا کے چند اراکین کو بھی بائبل کے مطالعے میں شامل ہونے کا کہا جو ماندرین زبان بول سکتے تھے اور اُنہوں نے وان کے سامنے اپنی گواہیاں پیش کیں۔ وان اُن کی گواہیوں سے متاثر ہوئی اور مسیحی ایمان کے بارے میں گہرے سوالات پوچھے۔

چند ہفتوں بعد بوسٹن میں اپنے سکول جانے سے پہلے تک وان جولیا کے ساتھ بائبل کا مطالعہ کرتی اور خوش خبری کے بارے میں گفتگو کرتی رہی۔ لیکن جولیا نے اُس کے ساتھ اپنا تعلق ختم نہ کیا۔ وان کے بوسٹن چلے جانے کے بعد بھی اُس نے اُس کے ساتھ دوستی قائم رکھی اور اُس کے ساتھ بائبل

پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھنے پر رضامند ہوئی۔ یہ کتاب لکھنے کے وقت اُن کا بائبل کا مطالعہ جاری ہے۔

جولیا نے کلیسیا کے کچھ کرنے کا انتظار نہیں کیا بلکہ اُس نے اِس کے بارے میں سوچا بھی نہیں۔ اُس نے اِس بات پر اعتماد رکھا کہ کلیسیا اپنا کلیسیائی کردار ادا کرے گی۔ اُس نے خوش خبری کی قوت پر انحصار کیا اور روح القدس پر بھروسا رکھا کہ وہ مسیح کا ایلچی بننے کے لئے اُس کے قدموں کی راہنمائی کرے گا۔

اِس طرح بشارت کی ثقافت ایک کلیسیا میں کام کرتی ہے۔ اِس میں روشنیوں کی جگمگاہٹ نہیں۔ یہ کوئی پروگرام نہیں لیکن یہ اُن سے کہیں بہتر ہے۔

باب 4

بشارت کی ثقافت میں دانستہ طور پر بشارت دینے والے

سولہ سالہ کیلی (Kelly) اپنے وطن برازیل سے پورٹ لینڈ (اوریگون) میں ہائی سکول کی تعلیم پانے گئی۔ وہاں اُس کی میزبانی ایک امریکی جوڑے کونی (Connie) اور جان (John) نے کی۔ وہ خوشگوار مزاج رکھنے والے والدین تھے جو خوش خبری کو مرکزی مقام دینے والی کلیسیا میں باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ کیلی ایک اچھی طالبہ تھی۔ وہ جاپانی برازیلی خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ مختلف ثقافتوں میں آسانی سے رہ سکتی تھی ۔ اِس لئے وہ پورٹ لینڈ ہائی سکول میں داخل ہوگئی۔

کونی اور جان نے کیلی کے لئے دعا کی اور اُسے اپنے چرچ لے گئے۔ لیکن ایسا لگتا تھا کہ وہ مسیحی ایمان میں دلچسپی نہیں رکھتی۔ تاہم جان اور کونی اُسے بہت عزیز تھے۔ جب وہ اپنے گھر واپس چلی گئی تو اُنہوں نے کیلی کے ساتھ رابطہ قائم رکھا۔ کونی نے اُس کے لئے دعا کرنا جاری رکھا۔ وہ پندرہ سال اُس کے لئے دعا کرتی رہی۔

حال ہی میں مجھے اور میری بیوی لیان کو جان اور کونی کے چرچ میں کلام سنانے کی دعوت ملی۔ عبادت کے بعد دوپہر کے کھانے پر لیان کونی کے ساتھ

بیٹھی ہوئی تھی تو کونی نے لیان سے کہا، ''بہت سال پہلے ہم نے ایک طالبہ کیلی کی میزبانی کی۔ وہ اب ایمریٹس ایئر لائنز میں ایئر ہوسٹس ہے۔ وہ بہت پیاری لڑکی ہے۔ اب وہ دبئی میں رہتی ہے۔ کیا آپ اُس سے رابطہ رکھ سکتی ہیں کیونکہ وہ اپنی منگنی ٹوٹ جانے کی وجہ سے خود کو بہت تنہا محسوس کرتی ہے؟''

لیان کیلی سے ملنے کے لئے بہت خوش تھی۔ لیکن ہمیں دبئی واپس جانے میں چند ہفتے لگنے تھے۔ لہٰذا لیان اور کونی نے کیلی کو دبئی میں ہمارے چرچ (Redeemer) کے بارے میں بتایا اور وہ ہمارے واپس جانے سے پہلے چرچ گئی۔

جب وہ چرچ پہنچی تو ویلکم ٹیبل پر فلپائن کی ہیٹی (Hetty) اور پھر بُک سٹال پر انڈیا کے کانتا (Kanta) نے اُسے خوش آمدید کہا۔ پھر کیلی نے پاسٹر ڈیو (Dave) کا خوش خبری پر مبنی وعظ سنا اور اُس کے دل میں ایک عجیب گرم جوشی پیدا ہوئی۔ عبادت کے بعد ہیٹی اور کانتا (اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ کیلی امریکہ میں ہمارے جاننے والوں کی دوست ہے) نے اُسے دوپہر کے کھانے کے لئے مدعو کیا۔ جب کیلی گھر گئی تو اُس نے وہ بیگ کھولا جو اُسے ویلکم ٹیبل پر دیا گیا تھا۔ اُس میں دو کتابیں تھیں۔ ایک مسیح کو مرکز بنانے والی زندگی (The Cross Centered Life, by C.J. Mahaney) کے متعلق اور دوسری خوش خبری کی وضاحت (Two Ways to Live, by Philip Jensen and Tony Pyne) پر مبنی تھی۔ اُس نے وہ دونوں نہایت اشتیاق سے پڑھیں۔ پھر ہیٹی اور کانتا نے اُسے اپنے چھوٹے بائبل سٹڈی گروپ میں آنے کی دعوت دی اور گروپ کے افراد نے اُسے گرم جوشی سے قبول کیا۔

جب ہم دبئی واپس پہنچے تو لیان نے کیلی کو دوپہر کے کھانے پر بلایا۔ کیلی نے اُسے اپنی زندگی کے متعلق اور یہ بھی بتایا کہ وہ کلیسیا سے کتنی محبت رکھتی ہے۔ اُس نے کہا، ''مَیں کلیسیا کی رُکن بننا چاہتی ہوں'' اور پھر کہنے لگی، ''کیا رُکن بننے کے لئے مجھے کچھ ادائیگی کرنے کی ضرورت ہے؟'' لیان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، ''ہماری کلیسیا میں کسی قسم کی ادائیگی وصول نہیں کی جاتی۔ لیکن ایک نہایت اہم بات ہے جسے رُکن بننے کے لئے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اِس بات کو ہم خوش خبری کہتے ہیں۔''

کیلی نے کہا، ''ٹھیک ہے پھر مجھے اِس خوش خبری کے متعلق بتائیں۔''

کئی براعظموں، چند ایک کلیسیاؤں، مختلف شہروں، بہت سی زبانوں، بے شمار نسلی گروہوں، فرق فرق شخصیات رکھنے والے لوگوں، سالوں کی دعا، زبانی اور تحریری گفتگو، دو کھانوں اور ایک خوش خبری کا تجربہ کرنے کے بعد کیلی نے مسیح کو قبول کر لیا۔ جب ہوٹل کے سوئمنگ پول میں مَیں نے کیلی کو بپتسمہ دیا (ہماری کلیسیا وہیں لوگوں کو بپتسمہ دیتی ہے) تو مَیں خوشی کے آنسوؤں کو روک نہ سکا کہ خدا نے اپنی اِس کھوئی ہوئی بیٹی کے لئے کس طرح ہر بات ترتیب دی تھی۔

کیلی خود اِس بات سے بےخبر تھی کہ خدا مختلف لوگوں اور واقعات کے وسیلے سے اُسے اپنے پاس لا رہا ہے، لیکن وہ اب اِس بات کو سمجھی تھی۔ دراصل وہ کلیسیا کی ویلکم ٹیم میں شامل ہو گئی کیونکہ اُس نے اُن لوگوں تک پہنچنے کی خواہش کا اظہار کیا جو خدا کو نہیں جانتے۔ حال ہی میں کیلی اپنی دو برازیلی ایئر ہوسٹس دوستوں سے ملی جو پہلی بار چرچ آئیں۔ کون جانتا ہے کہ خدا نے

اُنہیں اِس مقام تک لانے کے لئے کس طرح اُن کی زندگیوں میں کام کیا؟ اور کون جانتا ہے کہ خدا اُن کے لئے کیا کرے گا؟

بشارت کی کلیسیا میں یسوع سے محبت رکھنے والے آرکسٹرا کے تمام سازوں کی طرح کام کرتے ہیں جس پر ایک ہی نغمہ بجایا جاتا ہے۔ خدا کے اِس بڑے کام کے نغمے میں ہم ہمیشہ اگلے سُر سے آگاہ نہیں ہوں گے، تاہم روح القدس تمام سازوں کے سُر آپس میں ملا رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم روح القدس اور اُس کی سمت پر توجہ دیں تو ہم لوگوں کی زندگیوں میں اُس کے کام کا حصہ بن جائیں گے۔

یہ نہایت آسان ہے کہ ہم آرکسٹرا میں راہنمائی کرنے والے کے بجائے سامعین کے لئے ساز بجائیں۔ یاد رکھیں خداوند ہمارا راہنما ہے۔ دانستہ طور پر راہنمائی کریں اور مسیح کی راہنمائی میں چلیں۔ کئی باتیں ہماری توجہ کو منتشر کر سکتی ہیں اور ہمارے ساز سے غلط سُر نکل سکتا ہے، لیکن بشارت کی ایک پختہ ثقافت میں لوگ خدا پر بھروسا رکھتے ہیں کہ وہ اُس سے بڑا کام کرے گا جسے وہ محض اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

مختلف حصے لیکن ایک ہی ہدف

بشارت کی ثقافت میں ہم ایمان داروں سے کہتے ہیں کہ وہ ایمان سے چلیں اور اپنے اِرد گرد موجود لوگوں کی زندگیوں میں خدا کے کام کے لئے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔ اِس بلاہٹ کا حصہ ہونے کی حیثیت سے کلیسیا کے اراکین کو دُور اندیش بننے کی ضرورت ہے۔ کیلی کی زندگی میں آنے والے مسیحی ایمان

رکھتے تھے کہ جب وہ مسیح کے ساتھ چلتے ہوئے زندگی بسر کریں گے تو خدا اُن کی زندگیوں کے وسیلے سے کام کرے گا۔ لہٰذا ہم کیلی کی زندگی میں آنے والے مختلف مسیحیوں پر غور کرتے اور دیکھتے ہیں کہ ہم اُن کی مثالوں سے کیا سیکھ سکتے ہیں۔

کونی نے وقت گزرنے کے ساتھ کیلی سے اپنی دوستی ختم نہ کی بلکہ اُس کے لئے دعا کی اور موقعے کا انتظار کیا۔ اگرچہ پندرہ سال لگے، لیکن اُسے وہ موقع مل گیا۔ اِس سوچ سے اپنے آپ کو جھوٹی تسلی نہ دیں کہ لوگ ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے وہ دکھائی دیتے ہیں۔ اِس بات کا ایک منٹ کے لئے بھی یقین نہ کریں۔ لوگوں کی ظاہری شکل وصورت اور شخصیت خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو ہم درحقیقت مایوس اور مرتے ہوئے لوگوں کو زندگی کا کلام سناتے ہیں۔ لہٰذا انفرادی اور اجتماعی طور پر دعا کرتے رہیں اور جاگتے رہیں۔

کانتا اور ہیٹی کا خیال تھا کہ وہ مبشر نہیں، لیکن درحقیقت وہ تھیں۔ وہ مہربان اور فکر کرنے والی پوشیدہ مبشر تھیں جنہوں نے اپنے پاؤں میں خوش خبری کی تیاری کے جوتے پہن رکھے تھے (افسیوں ۶:۱۵)۔

پاسٹر ڈیو (Dave) نے وفاداری سے خوش خبری کی منادی کی جیسے وہ ہر ہفتے عبادت میں کرتا ہے۔ کلیسیا کے لوگ جانتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاندان کے افراد اور دوستوں کو چرچ لائیں گے تو وہ خوش خبری کا پیغام سنیں گے۔ ڈیو اکثر پلپٹ سے کہتا ہے، ''مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے جو لوگ آج یہاں آئے ہیں ہم اُنہیں بتانا چاہتے ہیں کہ ہمیں اُنہیں یہاں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کروں گا کہ آپ عبادت کے بعد مجھ سے، کسی بھی ایلڈر

سے یا جن کے ساتھ آپ یہاں آئے ہیں وعظ کے متعلق بات چیت کریں۔''

کیلی نے جس چھوٹے بائبل سٹڈی گروپ میں حصہ لیا وہ کلامِ مقدس کا مطالعہ کرنے کے لئے ایک پُر جوش اور شخصی جگہ تھی۔

لیان نے اُس موقعے کو نظر انداز نہ کیا۔ اُس کے لئے یہ سوچنا بہت آسان تھا کہ ایک پندرہ سالہ پرانا تعلق رنگ نہیں لائے گا اور اِس قابل نہیں کہ وہ اپنا قیمتی وقت اُس پر صَرف کرے۔ لیکن لیان خوش خبری پیش کرنا جانتی تھی اور اُسے معلوم تھا کہ کس طرح سوالات پوچھنے سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

کسی نے کیلی پر توبہ کرنے یا ایمان لانے کے لئے دباؤ ڈالنے کے طریقے نہیں آزمائے۔ کیلی سے گفتگو کرتے ہوئے ایک مقام پر لیان نے اِس کی تصدیق کی کہ وہ خوش خبری کے پیغام کو سمجھ گئی اور اُس پر ایمان لے آئی ہے۔ لیکن اگر آپ کیلی سے پوچھیں کہ کون اُسے مسیح کے پاس لایا تو شاید وہ اِس سوال کا جواب دینے میں مشکل محسوس کرے اور ہوسکتا ہے یہ جواب دے ''روح القدس'' یا ''چند لوگ''۔

خوش خبری کی ثقافت میں ہر مسیحی کا ہدف یہ ہوتا ہے کہ وہ خوش خبری پیش کرے، دعا کرے اور روزمرہ زندگی میں ملنے والے موقعے استعمال کرے۔ ہم لوگوں کو ایمان لانے کے لئے چیلنج کر سکتے ہیں، لیکن نئے عہد نامے میں ایسی کوئی ہدایات نہیں کہ گنہگار شخص اِس طرح دعا کرے۔ ہم خدا پر بھروسا رکھتے ہیں کہ وہ گنہگار کو توبہ کے مقام تک لائے گا۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم مل کر وفاداری سے گواہی دیں۔

ہم کیسے اِس طرح ایک مضبوط بشارت کی ثقافت کا حصہ بن سکتے ہیں؟

ہم کیسے ایک دانستہ بشارت کی ثقافت میں دانستہ طور پر بشارت دینے والے مبشر بن سکتے ہیں؟ ہمیں کون سے کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم خوش خبری پیش کرنے کے لئے تیار ہوسکیں؟ میرے خیال میں ہم اِس مقصد کے لئے چھے کام کر سکتے ہیں:

۱۔ اپنے دل، دماغ اور پاؤں تیار کریں۔
۲۔ خوش خبری کے مطابق گزاری جانے والی زندگی کو سمجھیں۔
۳۔ اپنے مفروضات اور گھمنڈ ختم کر دیں۔
۴۔ بشارت کو ایک نظم و ضبط کے طور پر دیکھیں۔
۵۔ دعا کریں۔
۶۔ جب ممکن ہو تو بشارت دینے میں راہنمائی کریں۔

۱۔ اپنے دل، دماغ اور پاؤں تیار کریں

بشارت کے متعلق اپنی پہلی کتاب (Speaking of Jesus) میں مَیں نے بیان کیا کہ ہمیں بشارت کے تعلق سے اپنے آپ کا تین پہلوؤں میں جائزہ لینے کی ضرورت ہے: کیا ہمارے اندر اِس کی تحریک ہے؟ کیا ہم نے اِس کے لئے تربیت پائی ہے؟ کیا ہم اِس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں؟ یہ تین سوالات اِس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں کہ بالترتیب ہمارے دل، دماغ اور پاؤں اپنے ایمان کی گواہی دینے کے لئے تیار ہیں۔

مثال کے طور پر ہوسکتا ہے کسی مسیحی کے بہت سے غیر مسیحی دوست ہوں اور اُس کے دل میں گواہی پیش کرنے کی تحریک ہو، لیکن خوش خبری کے پیغام کو

اچھی طرح پیش کرنا نہ جانتا ہو۔ دوسری طرف یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی مسیحی خوش خبری پیش کرنے میں تربیت یافتہ ہو، لیکن وہ کسی غیرمسیحی کو نہ جانتا ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی خوش خبری پیش کرنا جانتا ہو اور اُس کے بہت سے غیرمسیحی دوست ہوں، لیکن وہ اُس ابدی سزا کی روحانی حقیقت پر توجہ نہ دیتا ہو جس کا اُس کے غیرمسیحی دوست سامنا کر رہے ہیں۔

سالوں سے مَیں ایسے لوگوں سے مل رہا ہوں جنہوں نے اِن تین سوالات ''تحریک، تربیت اور پیش کرنا'' پر غور کیا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ دو قسم کے لوگ ہیں جو محسوس کرتے ہیں کہ اپنے ایمان کی گواہی دینا نہایت مشکل کام ہے۔ پہلی قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو خوف کی وجہ سے اپنے ایمان کی گواہی دینے سے اجتناب کرتے ہیں۔ وہ بہت سی باتوں کے باعث خوف زدہ ہوتے ہیں جیسے کہ اُنہیں معلوم نہیں کہ وہ کس طرح بات کریں، اُنہیں ٹھکرا دیا جائے گا یا وہ بے وقوف لگیں گے، اُن کی وجہ سے لوگ عجیب و غریب احساسات کا شکار ہوں گے۔

دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو غیرمسیحیوں سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔ اِس کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں: وہ صرف پُرجوش مسیحیوں کے درمیان رہتے ہیں کیونکہ اُنہیں غیر ایمان داروں کا طرزِ زندگی پسند نہیں۔ یا وہ خدمت کرنے میں بہت زیادہ مصروف ہیں۔

اِن تین سوالات کے جواب دینے سے ہمیں اپنی شخصی گواہی کی تشخیص کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ ہماری بشارت کی ثقافت کی تشخیص کرنے کے لئے بھی مفید سوالات ہیں۔ جب ہم تشخیص کر لیں تو ہم مسائل کا حل بھی نکال سکتے ہیں۔

کلیسیا میں تحریک پائے ہوئے دل

جس طرح ہم نے اپنے دلوں کے لئے اپنے شخصی محرک کا جائزہ لیا اُسی طرح کلیسیاؤں کو اپنے اجتماعی محرک پر غور کرنا چاہئے۔ ذیل میں دیئے گئے چند سوالات مفید ہو سکتے ہیں:

- کیا ہماری کلیسیا میں اُن لوگوں کے لئے محبت کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے جو مسیح سے ناواقف ہیں؟
- جب ایسا لگتا ہے کہ غیر مسیحیوں کے دل بہت سخت ہیں تو کیا ہمیں اپنے اراکین کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے؟
- کیا ہمارے اراکین اِس بات کے قائل ہیں کہ لوگوں کے دلوں، دماغوں اور زندگیوں میں دنیا کی سب سے بڑی تبدیلی خوش خبری پیدا کرتی ہے اور اِس سے ہی معاشرہ تبدیل ہوتا ہے؟

بعض اوقات ہم کلیسیاؤں کو نادانستہ طور پر احساسِ جرم میں مبتلا کرنے سے تحریک دیتے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اُنہیں کلامِ مقدس کی تعلیم سے تحریک دی جائے اور وہ بطور مسیح کے ایلچی اپنے کردار کو پہچانتے ہوئے اور امن اور میل ملاپ کے پیغام سے تحریک پائیں۔

کلیسیا میں تربیت یافتہ دماغ

کلیسیاؤں نے اِس بات کو بھی یقینی بنانا ہے کہ وہ اپنے اراکین کو خوش خبری پیش کرنے کی تربیت دیں۔ اُنہوں نے اپنے تمام اجتماعات میں باقاعدگی سے اِس کی مشق کرنی اور اِس پر غور وخوض کرنا ہے۔

ہمارے گیت خوش خبری پر مبنی ہوں۔ میری بہو سٹیفنی (Stephanie) نے مجھے بتایا کہ اُس نے اپنی گریجوایشن پر ایک گیت گایا (God of this City) جو اکثر کلیسیائی عبادات میں گایا جاتا ہے۔ اُس کے نصف ہم جماعت مسلم تھے، لیکن اُنہوں نے بڑے شوق سے اُس کے ساتھ وہ گیت گایا۔ اگر دوسرے عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگ ہائی سکول میں گریجوایشن کے موقعے پر شوق سے ایک مسیحی گیت گا سکتے ہیں تو ہم اِس بات کے متعلق پُر یقین ہو سکتے ہیں کہ اُس گیت میں خوش خبری کا پیغام نہیں ہو گا۔

جو گیت میری بہو نے وہاں گایا وہ کلیسیاؤں میں گائے جانے والے بہت سے دیگر گیتوں سے بہتر ہے، لیکن اُس میں بھی خوش خبری نہیں پائی جاتی۔

مَیں نے چند ایسے گیتوں کے الفاظ پر غور کیا جو مَیں سالوں سے کلیسیا میں گاتا رہا ہوں تو مَیں نے دیکھا کہ اُن میں بھی خوش خبری کا پیغام نہیں۔ اِس لئے مَیں اپنی کلیسیا کے کوائر لیڈر کا شکر گزار ہوں کہ وہ نہایت احتیاط سے ایسے گیت منتخب کرتا ہے جن میں صلیب کا پیغام ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ گیت کے وسیلے سے خوش خبری پیش کی جائے۔

ہماری تمام تر منادی میں بھی خوش خبری موجود ہونی چاہئے۔ میرے ایک دوست پاسٹر نے مجھے اپنی کلیسیا میں کلام پیش کرنے کی دعوت دی۔ جب مَیں کلام سنا چکا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے بتانے لگا کہ چند ماہ پہلے جب وہ کلام پیش کر چکا تو اُس کی کلیسیا کا ایک ایلڈر اُس کے پاس آیا اور تعریف کرنے کے بعد بتایا کہ اُس وعظ سے کن باتوں میں اُس نے اپنے لئے چیلنج محسوس کیا ہے، لیکن پھر اُس نے کہا، ''مجھے صرف اِس بات کی فکر ہے کہ مَیں نے اِس

وعظ میں خوش خبری نہیں سنی۔'' پھر میرے پاسٹر دوست نے کہا،'' مَیں وہی کام آپ کے لئے کرنا چاہتا ہوں جو اُس نے میرے لئے کیا۔ میک، مجھے آپ کا پیغام بہت پسند آیا۔ یہ بہت اچھی طرح تیار کیا گیا تھا۔ لیکن آپ جانتے ہیں مجھے یقین نہیں کہ آج یہ پیغام سن کر کوئی ایمان لایا ہو۔'' میرا دوست درست کہہ رہا تھا اور مَیں اُس کا نہایت شکرگزار تھا کہ اُس نے میری اِس کمی کی طرف اشارہ کیا۔ کیا ہمارے وعظ سے لوگوں کو مدد ملتی ہے کہ وہ اپنے گناہ اور اُس کے لئے مسیح کے کفارے کو جان سکیں؟

ہماری اجتماعی زندگی کے اَور پہلو بھی ہیں جو تشخیص کا تقاضا کرتے ہیں۔ ہماری اجتماعی دعاؤں سے اِس بات کا اظہار ہونا چاہئے کہ جو درخواستیں ہم خداوند کے سامنے پیش کر رہے ہیں اُن میں ہماری امید کا منبع خوش خبری ہے۔ ہم دلیری سے اُس کے تخت کے پاس جا سکتے ہیں کیونکہ خداوند یسوع ہمارا سردار کاہن ہے (عبرانیوں ۴:۱۴-۱۶)۔ ہم اپنے بائبل سٹڈی گروپ، ممبر شپ انٹرویو اور شاگردیت کے گروپ میں خوش خبری کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ ہم کلیسیا کے اراکین کو چیلنج کر سکتے ہیں کہ وہ خوش خبری پیش کرنے کا بنیادی خاکہ اور اپنی شخصی گواہی پیش کرنا سیکھیں۔ ہم وہ کتابیں، پمفلٹ اور کتابچے تجویز کر سکتے ہیں جن میں خوش خبری کی وضاحت کی گئی ہے تاکہ ایمان دار خود اِنہیں پڑھیں اور اِس سے بھی بہتر ہے کہ غیر ایمان داروں کے ساتھ پڑھیں۔

یہ باتیں عمل میں لانا مشکل نہیں، لیکن اِنہیں بھلانا آسان ہے۔ کلیسیاؤں کو تربیت دینے کے لئے ضروری ہے کہ خوش خبری دانستہ طور پر کلیسیائی زندگی کے ہر پہلو میں رکھی جائے۔

کلیسیا میں پیش کئے جانے والے پاؤں

کلیسیائیں اِس بات پر غور کر سکتی ہیں کہ وہ اجتماعی طور پر اپنے آپ کو غیر مسیحیوں کے لئے پیش کرتی ہیں۔ اِس کے لئے وہ یہ سوال پوچھ سکتی ہیں کہ اُن کی کلیسیائی سرگرمیوں میں غیر مسیحیوں کو خوش آمدید کہا جاتا ہے یا نہیں۔

اِس بات میں ہمیں محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ خوش آمدید کہنے والی کلیسیا سے ایسی کلیسیا بننا آسان ہے جو ''دوستی'' کی خواہش میں خوش خبری کو ترک کر دے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ جب بہت سی کلیسیاؤں کی بنیادی فکر خوش خبری سے وفادار رہنے کے بجائے غیر مسیحی بن گئے تو وہ اِس بدعت کا شکار ہو گئیں۔ جو بات فوراً بدعت یا غلطی کی طرف لے جاتی ہے وہ ہے ''حسبِ حال'' بشارت۔ نیک خواہشات پر مبنی محرکات جو خدا کو جلال دینے کے بجائے انسان کی ضروریات کے لئے کلیسیا کو تشکیل دینے کی کوشش کریں وہ بائبلی کلیسیاؤں کے لئے موت ہیں۔

کلیسیا کی بلاہٹ یہ ہے کہ اُس کا مرکز صلیب ہو، اُس کی توجہ خوش خبری پر مرکوز ہو اور وہ مسیح کی مدح سرائی کے لئے خدا کو جلال دینے والی جماعت ہو۔ ہم یہ بات نہیں بھلا سکتے کہ کلیسیا کا مقصد یسوع مسیح کو اپنا مرکز بنانا ہے نہ کہ متلاشیوں اور اُن کے آرام کو۔ متلاشیوں کے لئے حساس رویہ اپنانے والی پرانی تحریک اور جدید دَور میں اُس کی طرح کام کرنے والے اِس بات کو غلط استعمال کرتے تھے: کلیسیائیں خدا پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے بلائی گئی ہیں جب کہ افراد کی بلاہٹ یہ ہے کہ وہ متلاشیوں کے لئے حساس رویہ اپنائیں۔

لہٰذا کیا ہم انفرادی طور پر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں کہ ہم اُن غیر ایمان داروں کی نگہبانی کریں جو ہماری کلیسیاؤں میں آتے ہیں؟ کیا ہم اُنہیں خوش آمدید کہنے اور یہ سمجھنے میں مدد کرنے کے لئے تیار ہیں کہ مسیحی عبادت کیا ہے؟ کیا ہم اِس لئے دوستی قائم کر رہے ہیں کہ مقصد خوش خبری پیش کرنا ہو؟ یہ بات فرض کر لینا نہایت آسان اور خطرناک ہے کہ کلیسیا میں موجود ہر شخص مسیحی ہے۔

غیر مسیحیوں کے تعلق سے اپنے پاؤں کو حرکت میں لانا ہی پیش کرنا نہیں بلکہ یہ ''ذہنی رویے'' کا جائزہ لینا بھی ہے۔ ہمارا رجحان یہ ہے کہ ہم اپنے ذہن میں ہی لوگوں کو رد کر دیتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں: ہمارے دوست مسیحیت میں دلچسپی نہیں لیتے، ہمارے ساتھ کام کرنے والے لوگ ہمیں بہت گنہگار دکھائی دیتے ہیں اور ہمارے خاندان کے افراد کی تو بات ہی نہیں کی جا سکتی۔ جب مَیں اِس طرح سوچنے لگا تو مجھے ایسے دوستوں کی ضرورت تھی جو مجھے یاد دلائیں کہ کوئی بھی دل اِتنا سخت نہیں جسے روح القدس نرم نہ کر سکے۔

۲۔ ہمارا خوش خبری پر مبنی کائناتی نظریہ: خوش خبری کی مرکزیت

کلیسیاؤں نے خوش خبری کو اپنا طرزِ زندگی بنانا ہے۔ بشارت کی ثقافت کے لئے خوش خبری کو مرکزی مقام دینا نہایت ضروری ہے۔

جب رسولی خدمت میں نووارد پولس نے کلیسیا کے ستون اور بالغ رسول پطرس کو ملامت کی تو اُس نے بڑی ہمت کا کام کیا تھا (گلتیوں ۲:۱۱-۱۴)۔

پطرس نے تین سال فلستین میں یسوع کے ساتھ گزارے تھے۔ اعمال ۲ باب میں درج فضل کا پیغام اُس نے پیش کیا تھا جس سے پہلی کلیسیا کا دروازہ کھلا تھا۔ اُس نے سنہیڈرن کو جھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ وہی عدالت تھی جس نے محض چند ہفتے پہلے یسوع کو سزائے موت سنائی تھی۔

لیکن گلتیوں کے خط میں پولس ہمیں بتاتا ہے کہ پطرس کے ڈگمگانے کی وجہ آدمیوں کا خوف تھا۔ وہ شریعت میں پناہ لے رہا اور یہ بات بھول رہا تھا کہ خدا کا فضل ہر شخص تک پہنچ رہا ہے۔ پہلی نظر میں یہ کھانے کی میز کا مسئلہ لگتا ہے لیکن پولس اِس کے پیچھے کارفرما گہرا مطلب سمجھ گیا تھا۔ پطرس کے اعمال صرف فضل سے راست باز ٹھہرنے کے برعکس تھے۔گلتیوں کے خط کا یہ واقعہ مسیحیوں کی یہ سمجھنے میں مدد کرنے کے لئے اہمیت کا حامل ہے کہ مسیح میں خدا کا فضل ہم سب کے لئے ہے۔حتیٰ کہ پولس نے گلتیوں ۲:۵ میں یہ لکھا ہے کہ اُس کے اور پطرس کے درمیان اِس ''خاندانی تنازُع'' سے خوش خبری قائم رہ سکی۔

پولس نے ایک جملہ استعمال کیا ہے جو یہ سمجھنے کے لئے نہایت مددگار ہے کہ کس طرح ہم نے اپنی زندگیاں خوش خبری پر مرکوز رکھنی ہیں۔ اُس نے لکھا ہے'' وہ خوش خبری کی سچائی کے موافق سیدھی چال نہیں چلتے'' (گلتیوں ۲:۱۴)۔ یہ چھوٹا سا جملہ خوش خبری کے متعلق ہمیں مکمل طور پر ایک نیا نقطہ نظر دیتا ہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ خوش خبری صرف نجات کا پیغام ہی نہیں بلکہ طرزِ زندگی ہے۔

مَیں نے غور کیا ہے کہ جب ہم خوش خبری کے مطابق زندگی بسر کرتے

ہیں تو خوش خبری پیش کرنا ہماری زندگی کا بہت بڑا حصہ بن جاتا ہے۔ تاہم خوش خبری کے مطابق زندگی گزارنا اخلاقی زندگی گزارنے جیسا نہیں۔ یہ دونوں باتیں بظاہر ایک جیسی لگتی ہیں اور شاید اِسی لئے پطرس رسول بھی اِس فرق کو پوری طرح سمجھ نہ سکا۔ لیکن اخلاقی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرنا ناممکن ہے۔ جب کہ خوش خبری کا طرزِ زندگی خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔

خوش خبری کے مطابق زندگی بسر کرنا

یہ کہنا کہ ہمیں خوش خبری کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہئے اور یہ علم رکھنا کہ یہ کس طرح کامیابی سے بسر کی جا سکتی ہے دو مختلف باتیں ہیں۔ ہمارے لئے اچھی بات یہ ہے کہ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ ہم کس طرح ایسا کر سکتے ہیں۔ نئے عہدنامے میں خوش خبری کے موضوعات کا اطلاق کئی مرتبہ ہماری زندگی پر کیا گیا ہے۔

بعض لوگ دلیل پیش کریں گے کہ پولس نے جو کچھ کہا وہ خوش خبری کا اطلاق تھا۔ یہ پولس کے خطوط کو سمجھنے کا ایک موزوں طریقہ ہے: اُس نے خوش خبری کی منادی کی اور پھر ہماری زندگیوں میں خوش خبری کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ ''مقصد'' بذاتِ خود خوش خبری کا پیغام نہیں بلکہ ایک ایسی بات ہے جو خوش خبری سے نکلتی ہے۔ مثال کے طور پر پولس ہمیں بتاتا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے ہماری معافی خوش خبری سے وابستہ ہے: ''... جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو'' (کلسیوں ۳:۱۳)۔ ہمارا طرزِ زندگی خوش خبری کے ساتھ منسلک ہے: ''تمہارا چال چلن مسیح کی خوش خبری کے موافق

رہے‘‘ (فلپیوں ۱:۲۷)۔حتیٰ کہ اپنے اختیار کو جس طرح ہم استعمال کرتے ہیں وہ بھی براہِ راست خوش خبری سے تعلق رکھتا ہے:

> ’’تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حکم چلاتے اور امیر اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔تم میں ایسا نہ ہو گا بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اوّل ہونا چاہے وہ تمہارا غلام بنے۔ چنانچہ ابنِ آدم اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے‘‘ (متی ۲۰:۲۵-۲۸)۔

کیسے ہم معاف کرتے ہیں، کیسے ہم زندگی بسر کرتے ہیں، کیسے ہم اپنا کام کرتے ہیں اور کیسے راہنمائی کرتے ہیں ـــــ درحقیقت ہماری زندگی کی ہر بات کی بنیاد میں خوش خبری ہونی چاہئیں۔

خوش خبری کو طرزِ زندگی کے طور پر سمجھنے کا مطلب ہے کہ ہم اِس بات کو یقینی بنائیں کہ ہماری زندگی کا ہر پہلو خوش خبری سے مطابقت رکھتا ہو۔ اِس سے ہماری زندگی سے خوش خبری خود بخود ظاہر ہو گی خواہ ہم ایمان داروں کے ساتھ ہوں یا غیر ایمان داروں کے ساتھ۔ اگر ہم خوش خبری کو اپنا مرکز بنانے والی زندگی بسر کریں گے تو ہم دیکھیں گے کہ ہم خوش خبری پیش کرنے والے بن گئے ہیں۔ اگر ہماری جماعتیں یہ جان لیں کہ زندگی کے ہر پہلو پر خوش خبری کا اطلاق کیسے کیا جاتا ہے تو وہ خوش خبری کو مرکز بنانے والی بشارت سے معمور ہو جائیں گی۔

۳۔ اپنے مفروضے ختم کر دیں

خوش خبری کو فرض کرنا ایک خطرناک بات ہے۔ مَیں یہ بات اُتنی ہی واضح اور دوٹوک الفاظ میں کہہ رہا ہوں جتنی مَیں جانتا ہوں۔ جب ہم خوش خبری کو فرض کر لیتے ہیں تو ہم سوچنے لگتے ہیں کہ کلیسیا میں شرکت کرنے والا ہر شخص مسیحی ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ لیکن کلیسیاؤں میں آنے والے بہت سے لوگوں کا رویہ ایسا ہوتا ہے جیسے یہ بات درست ہو۔

یہ بُرا مفروضہ اگلے مفروضے کی طرف لے جاتا ہے: خوش خبری پیش کرنے، اُس کی تعلیم دینے یا منادی کرنے کی ضرورت نہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ خوش خبری کے متعلق اُلجھن بڑھتی جاتی ہے: ظاہری اعمال کو حقیقی مسیحی ایمان کے ساتھ گڈ مڈ کر دیا جاتا ہے۔ اخلاقیات محبت کا ردِّعمل نہیں بلکہ ایک توقع بن جاتی ہے، صلیب کو وہ مقام نہیں سمجھا جاتا جہاں خدا کا غضب اور محبت لاثانی طور پر ایک ہوئے بلکہ محض ایک مثال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بالآخر خوش خبری مکمل طور پر گم جاتی ہے۔

مسیحی جماعت میں یہ خوش خبری کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اِسی لئے پولس نے تیمتھیس کو ہدایت دی کہ وہ خوش خبری کی حفاظت کرے اور احتیاط سے آگے منتقل کرے۔ وہ جانتا تھا کہ خوش خبری گم ہوسکتی ہے۔

مفروضات کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کی کلیسیائی گواہی کو ختم کر دیں اور اِنہیں ابھی تلف کریں۔ اگر آپ خوش خبری سے اُکتا گئے ہیں تو آپ کو اپنے دل میں موجود گناہ پر گہری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ نیز اگر آپ خوش خبری کو

سمجھ نہیں پائے تو اپنا جائزہ لیں کہ آپ حقیقی طور پر تبدیل ہوئے ہیں یعنی خوش خبری پر ایمان لائے ہیں۔

اینڈریو جب ہماری کلیسیا میں شامل ہوا تو یونیورسٹی میں دوسرے سال کا طالب علم تھا۔ ہم اُسے کلیسیائی قیادت میں شامل کرنے کی آزمائش میں پڑ گئے کیونکہ وہ خدمت کرنے میں تجربہ کار تھا۔ وہ اپنے یوتھ گروپ میں لیڈر رہ چکا تھا اور بچے اُسے پسند کرتے تھے۔ وہ گٹار بجا سکتا تھا۔ وہ ہنس مکھ، خوبصورت اور مجموعی طور پر ایک اچھا لڑکا تھا۔ ایک پاسٹر کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے وہ مسیحی بول چال، ادب و آداب اور بائبل کی آیات سے واقف تھا جن سے وہ مسیحی دکھائی دیتا تھا۔

تاہم یہ تمام باتیں اُس وقت تک اُس کے لئے مفید رہیں جب تک ہم نے بائبل کا گہرا مطالعہ نہ شروع کیا۔ ہم نے مرقس کی اِنجیل کا مطالعہ کیا اور اینڈریو اُس سے اُکتا گیا۔ وہ یسوع کے بارے میں تمام واقعات جانتا تھا۔ اِس لئے ہر سیشن اُسے ایک جیسا لگتا تھا۔ لیکن پھر وہ بے چینی محسوس کرنے لگا۔ روح القدس کام کر رہا تھا۔ مرقس کی اِنجیل کا آٹھواں باب پڑھتے ہوئے (جس میں یسوع نے ایک اندھے شخص کو دوسری مرتبہ چھو کر شفا دی) اینڈریو اچانک یہ جان کر پریشان ہو گیا کہ اگرچہ وہ سالوں سے یسوع کو جانتا ہے، لیکن وہ اُسے ''دیکھ'' یعنی پہچان نہیں سکا۔ جیسے اندھے شخص نے پہلے لوگوں کو درختوں کی طرح چلتے ہوئے دیکھا (۲۴ آیت) اور اُسے دوسری بار چھوئے جانے کی ضرورت تھی، ویسے ہی اینڈریو نے مسیحی لوگوں میں بہت سا وقت گزارا، لیکن وہ یسوع مسیح کا حقیقی پیروکار نہیں تھا۔

اینڈریو نے اپنے گناہ سے توبہ کی جو اُس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط اور گہری کر چکا تھا اور جسے جڑ سے اکھاڑنا نہایت مشکل کام ہے: یہ روحانی غرور اور مذہبی تکبر کا گناہ تھا۔ یسوع نے سب سے زیادہ اِس گناہ کی مذمت کی ہے۔ مَیں نے بہت سے لوگوں کو نہایت معجزانہ طور پر تبدیل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اینڈریو کی تبدیلی بھی ایسی ہی تھی کیونکہ اُس کی گذشتہ زندگی حقیقی مسیحی زندگی سے بہت زیادہ مشابہ تھی۔ تاہم جب وہ مکمل طور پر یسوع پر ایمان لے آیا اور اُس پر بھروسا کیا تو اُس کی تبدیلی واضح تھی۔ اب خوش خبری کا پیغام اُس کے لئے واضح تھا۔ پہلے وہ محض تحریک رکھتا تھا، لیکن اب خوشی سے بھرا ہوا تھا۔ اب وہ واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے کہ اُس کے ساتھ کیا رونما ہوا۔

لیکن غور کریں کہ اگر کلیسیا خوش خبری کے متعلق مفروضہ قائم کر لیتی تو کیا ہو سکتا تھا۔ اینڈریو کو راہنما بنا دیا جاتا۔ اُس کے ارد گرد موجود لوگ یہی سمجھتے رہتے کہ وہ ایک مسیحی ہے۔ وہ ایک غیر مسیحی ہوتے ہوئے کلیسیا کے بچوں اور نوجوانوں کو بائبل کی تعلیم دیتا رہتا۔ سب سے بڑھ کر بدتر بات یہ ہوتی کہ وہ اپنے گناہ کے باعث کھویا ہوا ہی رہتا جب کہ کلیسیا اُس کے ایمان کی تصدیق کرتی۔

ہماری کلیسیاؤں میں ہمیشہ ایسے لوگ ہوں گے جو ایمان دار دکھائی دیں گے، اِسی لئے یہ ضروری ہے کہ ہم خوش خبری کا پیغام پیش کرتے رہیں۔ وہ منفی رویے کا اظہار کرنے کا رُجحان رکھتے ہیں کہ خوش خبری پر بات کرتے رہنا اُکتا دینے والا اور یکساں عمل ہے۔

ایسا وقت بھی آیا جب مَیں اِس طرح کی شکایات سے کلیسیائی عبادات کو پُرجوش بنانے کی آزمائش میں پڑ گیا۔ لیکن اب جب کوئی مجھے کہتا ہے کہ خوش خبری

اُن کے لئے اُکتاہٹ کا باعث ہے یا اُنہیں زیادہ موزوں اور مطابقت رکھنے والی تعلیم کی طرف بڑھنا چاہئے تو مَیں اُسے خطرے کی جھنڈی سمجھ کر یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ حقیقی مسیحی ہے یا نہیں۔ بہت سے لوگ ایمان کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور اِس سے بھی بہت زیادہ لوگوں کو جھوٹی یقین دہانی کرائی گئی کہ وہ اِس لئے مسیحی ہیں کیونکہ وہ مسیحی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، وہ کلیسیائی سرگرمیوں میں شامل ہیں یا اُن کے اخلاقی معیار بہت بلند ہیں۔ یہ باتیں جاننے کے بعد مَیں دوبارہ کبھی لوگوں کی مرضی یا خواہش پوری کرنے کی آزمائش میں نہیں پڑا۔

مَیں پھر دو ٹوک الفاظ میں کہوں گا: یہ فرض کرنا چھوڑ دیں کہ آپ کی کلیسیائی عبادات یا سرگرمیوں میں شامل ہونے والا ہر شخص مسیحی ہے۔ یہ فرض کریں کہ وہاں غیر مسیحی بھی موجود ہیں۔

حال ہی میں مجھے ایک بپٹسٹ سیمنری میں وعظ پیش کرنے کا موقع ملا۔ یہ سیمنری مضبوطی سے انجیلی بنیادوں پر قائم ہے۔ مَیں اِس کی انتظامیہ اور اساتذہ کا نہایت قدر دان ہوں۔ مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ یہاں کے طلبہ و طالبات خدمت کے ساتھ نہایت وفادار ہیں۔ اِس کے باوجود مَیں چاہتا تھا کہ اپنے وعظ میں خوش خبری واضح طور پر پیش کروں۔ کم از کم اِس لئے کہ یہ مستقبل کے پاسبانوں کے لئے ایک نمونہ ہو۔ لیکن اِس کا مقصد یہ بھی تھا کہ اگر وہاں کوئی مہمان آیا ہو تو یہ اُس کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ مَیں نے خدمت میں شامل ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو گناہ میں گر جاتے یا ایمان لاتے ہیں۔ مَیں یہ سمجھتا تھا کہ اُن کے درمیان کوئی جھوٹا دعویٰ کرنے والے موجود

نہیں: یہ سیمنری کرنے والے افراد ہیں جو حقیقت میں یسوع سے واقف نہیں۔

اپنے بچوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بہت سے بچے پانچ سال کی عمر میں گنہگار کی دعا پڑھتے ہیں۔لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ اُن میں سے بہت سے بچے جب یونیورسٹی پہنچتے ہیں تو یسوع پر ایمان لاتے ہیں۔مَیں بہت سے والدین کے ساتھ مل کر رویا ہوں جن کے بالغ بچے مسیح سے بہت دُور ہیں حالانکہ جب وہ بڑے ہو رہے تھے تو وہ ایسے ظاہر کرتے تھے جیسے وہ مسیحی ہیں۔گھر اور کلیسیا دونوں جگہوں پر اپنے بچوں کے ساتھ خوش خبری کے متعلق گفتگو کرتے رہیں۔

مَیں بیان کر چکا ہوں کہ ہماری تمام تر کلیسیائی سرگرمیوں میں خوش خبری واضح طور پر موجود ہو تا کہ کلیسیا کے اراکین خوش خبری پیش کرنے کے لئے تیار ہوسکیں۔لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ یہ ہمارے تمام قول وفعل میں موجود ہو تا کہ غیر ایمان دار اُن کے وسیلے سے مسیح کو پہچان سکیں۔

لہٰذا ہم ایسے گیت گاتے ہیں جن میں خوش خبری پائی جاتی ہے۔ ہم الفاظ پر بھرپور توجہ دیتے ہیں تا کہ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ اُن سے یسوع کے بارے میں سچائیاں ظاہر ہوں۔مَیں اپنی کلیسیا کی ایک خاتون سے واقف ہوں جو اُس وقت ایمان لائی جب ہم مسیح کے صلیبی کام کے متعلق ایک گیت گا رہے تھے۔

ہم دعا میں خوش خبری کا اظہار کرتے ہیں۔حتیٰ کہ جب ہم کھانے کے لئے دعا کریں تو ہم یہ اعتراف کر سکتے ہیں کہ ہم اپنی بدنی ضرورت کی فراہمی کے لئے شکرگزار ہیں۔لیکن اِس سے بھی بڑھ کر ہم اِس بات کے لئے شکرگزار

ہیں کہ خوش خبری کے وسیلے سے ہماری روحوں کی ضرورت پوری کی گئی ہے۔

ہم خوش خبری کی منادی کرتے ہیں۔ ہم غور کر چکے ہیں کہ وعظوں کو خوش خبری کی ضرورت ہے اور ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وعظ سننے سے کوئی ایمان لا سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن کیا لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ عبادت کے بعد وعظ کے بارے میں گفتگو کریں اور اگر اُس کے متعلق سوالات ہیں تو پوچھیں؟ مَیں ایک خاندانی عبادت میں گیا۔ وہاں باپ نے سب سے کہا، ''مَیں چاہتا ہوں کہ آپ سب آج کے وعظ کے بارے میں ایک بات بتائیں جو آپ کے لئے شخصی طور پر حوصلہ افزائی کا باعث بنی۔'' ہمیں اِس طرح کے اَور والدوں کی ضرورت ہے۔

اپنی بائبل سٹڈی میں خوش خبری پر غور و خوض کریں۔ یہ بائبل کے متن میں موجود ہے۔ یسوع مسیح کی اِس بات کا یقین کریں کہ سارا کلامِ مقدس اُس کی طرف اشارہ کرتا ہے (لوقا ۲۴:۲۷)۔ کبھی بھی یہ مفروضہ قائم نہ کریں کہ ہر شخص یسوع مسیح کی خوش خبری سے واقف ہے۔ بہت سے لوگ کلیسیاؤں میں آتے جاتے رہتے ہیں، لیکن کبھی خوش خبری نہیں سن پاتے۔ آئیں ہم یہ خطرہ مول نہ لیں۔

۴۔ بشارت بطور نظم و ضبط

روحانی نظم و ضبط جیسے کہ دعا، بائبل سٹڈی اور کلیسیائی رفاقت ہماری زندگیوں میں فضل حاصل کرنے کا وسیلہ ہیں۔ جو مسیحی مسیح کے ساتھ اپنی زندگی کے آغاز میں ہی اِن باتوں پر عمل کرتے ہیں وہ ایمان میں ترقی کرتے ہیں۔

خدا ہماری روحانی صحت کے لئے روحانی نظم و ضبط کا استعمال کرتا ہے۔ جب ہم اِس پر عمل کرتے ہیں تو نشوونما پاتے ہیں اور جب ہم ایسا نہیں کرتے تو ہماری مسیحی زندگی بے ترتیبی اور افراتفری کا شکار ہو جاتی ہے۔

لیکن کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ بشارت روحانی نظم و ضبط ہے؟

ڈون وٹنی (Don Whitney) نے روحانی نظم و ضبط کے متعلق ایک شاندار کتاب لکھی ہے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ یہ واحد کتاب ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بشارت کو روحانی نظم و ضبط سمجھا جانے کی ضرورت ہے۔ اُس نے اِس کے بارے میں یہ الفاظ لکھے ہیں:

> ''بشارت فطری طور پر مسیحی زندگی سے چھلکتی ہوئی نظر آئے یعنی یہ مسیحی زندگی کا فطری اظہار ہے۔ ہم سب کو یہ بتانے کے قابل ہونا چاہئے کہ خداوند نے میرے لئے کیا کِیا اور وہ ہمارے لئے کیا اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن بشارت اِس طرح ایک نظم و ضبط بھی ہے کہ ہم دانستہ طور پر بشارت دیں یعنی ہم اپنے ایمان کی گواہی دینے کے لئے موقعوں کا انتظار نہ کرتے رہیں۔''

یسوع نے متی ۱۶:۵ میں فرمایا، ''تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجید کریں۔'' اپنی رَوشنی آدمیوں کے سامنے چمکنے دینے کا مطلب محض اِس سے بڑھ کر ہے کہ'' ایسا کچھ نہ کرو جس سے تمہاری روشنی کے چمکنے میں رکاوٹ آئے''۔ اُس کی نصیحت پر اِن الفاظ میں غور کریں: ''تمہاری زندگی میں اچھے کاموں کی

روشنی چمکے، اُس میں خدا کو عزت دینے والی تبدیلی کی آب و تاب ہو۔ اِس کا اپنی زندگی میں آغاز کرو! اِسے اپنی زندگی میں جگہ دو''۔

آگے چل کر وٹنی نے لکھا ہے: ''جب تک ہم اپنے آپ کو بشارت کے لئے نظم و ضبط میں نہیں لائیں گے یہ بہت آسان ہو گا کہ ہم کسی کو بھی خوش خبری سنانے کے لئے اپنے آپ کو معذور رکھیں۔'' وٹنی ایمان رکھتا ہے کہ اپنے آپ کو بشارت کے لئے منظّم کرنا اُس کی منصوبہ بندی کرنا ہے یعنی مسیحیوں نے بشارت کو اپنے اوقاتِ کار میں شامل کرنا ہے۔

خدا ایسے نظم و ضبط کو استعمال کرتا ہے۔ شاید پہلی بار گواہی دینے کا کوئی موقع دکھائی نہ دے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ جیسے جیسے ہم اپنے آپ کو منظّم کرتے جائیں گے تو ایک دن ایسا آئے گا جب ہم کسی غیر مسیحی کے ساتھ پُر جوش انداز میں گفتگو کرتے ہوئے اُس کی نجات دینے والی قدرت کے متعلق اور یہ بتا رہے ہوں گے کہ جو اُسے جاننے اور اُس کی معافی پانے کی حقیقی خواہش رکھتے ہیں وہ اُن کے لئے کیا کر سکتا ہے۔

۵۔ دعا کا مقام

مجھے یہ اقتباس پسند ہے جو چارلس ایچ۔ سپرجن سے منسوب کیا جاتا ہے کہ ''خداوند! چُنے ہوؤں کو نجات دے اور پھر مزید لوگوں کو چُن''۔ مجھے یہ دعا اور اندازِ فکر اچھا لگتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ خدا کس کو اپنے پاس بلا رہا ہے۔ دوسروں کی نجات کے لئے دعا کرنے سے ہم اِس بات سے آگاہ رہتے ہیں۔

مَیں بیس سال اپنی بہن لنڈا (Linda) کے لئے دعا کرتا رہا اور مَیں

قریباً ہمت ہار چکا تھا۔ لیکن خدا اپنے رحم میں اُسے اپنے پاس لے آیا۔ اِس سے مجھے اُمید ملی کہ خاندان کے دوسرے افراد اور دوست جن کے لئے مَیں کئی سال دعا کرتا رہا ہوں وہ بھی ایمان لاسکتے ہیں۔

مَیں باقاعدگی سے یہ دعا کرتا ہوں کہ ''خداوند میرا کوئی سال ایسا نہ گزرنے دے جس میں مَیں کسی کو براہِ راست تیرے پاس آتا ہوا نہ دیکھ سکوں۔'' خدا وفاداری سے میری اِس دعا کا جواب دیتا رہا ہے۔ اگر خدا زمین پر مجھے مزید سال عطا کرے تو جب مَیں آسمان پر جاؤں گا تو ہوسکتا ہے وہاں پچاس یا ساٹھ ایسے لوگ ہوں جن کے لئے خدا نے مجھے استعمال کیا کہ وہ اُس پر ایمان لائیں۔ یہ کتنی بڑی خوشی کی بات ہوگی!

باقاعدگی سے اُن لوگوں کے لئے دعا کرنے کا نظم و ضبط اپنائیں جو مسیح سے واقف نہیں تاکہ وہ اُس پر ایمان لائیں۔ کلیسیائی عبادات، خاندانی عبادات، بائبل سٹڈی کے گروپوں، خاص موقعوں اور اپنے شخصی گیان دھیان میں یہ دعا کریں۔ میرا ایک دوست کہتا ہے کہ وہ پیوریٹن (Puritans) مسیحیوں کی طرح دعا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ ''خدا ضرور جواب دے گا''۔ آپ کے اردگرد رہنے والے لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ خدا کے حضور آپ کے دل کا بوجھ کھوئے ہوؤں کی نجات ہے۔

۶۔ روحانی قیادت

بشارت کی ثقافت کے اہم اجزا میں سے ایک کلیسیا کی قیادت یا رفاقت ہے۔ اگر یہ بات اہم ہے کہ کلیسیا کے تمام اراکین بشارت دینے میں شامل

ہوں تو راہنماؤں اور پاسبانوں کے لئے یہ بات دوچند اہمیت رکھتی ہے کہ وہ بشارت کی تعلیم اور نمونہ دینے سے راہنمائی کریں۔

میرا پاسبان ڈیو ایک بلند و بالا عمارت کے اپارٹمنٹ میں رہتا ہے جو کہ ایک شاپنگ سنٹر کے قریب ہے۔ وہ وہاں کے تمام سیکیورٹی گارڈز اور مرمت کرنے والے افراد کے ناموں سے واقف ہے اور اُنہیں نام لے کر بلاتا ہے۔ وہ شاپنگ سنٹر میں کام کرنے والے تمام دُکان داروں اور دیگر سٹاف کے ساتھ اپنے پسندیدہ ریسٹورنٹ میں ملاقات کر چکا ہے۔ وہ اکثر اپنے بال کٹوانے جاتا ہے تاکہ اپنے حجام کے ساتھ ایک اچھا تعلق قائم کر سکے۔

ڈیو دوستانہ رویہ رکھنے والا شخص ہے۔ لیکن اِن تمام افراد کے ساتھ محض دوستی کرنا اُس کا بنیادی محرک نہیں۔ اُسے اِن لوگوں کے لئے اِس فکر اور خواہش سے تحریک ملتی ہے کہ وہ اُن کے ساتھ خوش خبری کے متعلق گفتگو کر سکے جو کہ وہ اکثر کرتا ہے۔ وہ باقاعدگی سے اپنے ہمسایوں سے میری ملاقات کراتا رہتا ہے جو اُس کے ساتھ ہماری کلیسیا میں آتے ہیں تاکہ اُس سے کلام سن سکیں۔ پھر ہم دونوں اُن سے خوش خبری کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ اُن سے گفتگو کرنے سے میری ہمیشہ حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ مَیں اپنے ایمان کی گواہی دُوں۔

تعلیم اور نمونہ دینے کے علاوہ راہنما ایک اہم کام یہ کر سکتے ہیں کہ صرف بشارت کے متعلق گفتگو کریں۔ اگر آپ ایک پاسبان ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ایلڈروں کی میٹنگ یا دیگر انتظامی میٹنگوں میں کچھ وقت مختص کریں اور بشارت کے تعلق سے اپنی شخصی کوششوں کے بارے میں بات

کریں۔ ایسے طریقوں پر غور کریں جن سے آپ کلیسیائی راہنماؤں کی میٹنگوں میں بشارت کے لئے دعا اور حوصلہ افزائی کر سکیں۔

مَیں کلیسیا میں بشارت کے متعلق ایک سیمینار میں راہنمائی کر رہا تھا۔ کلیسیا کے پاسبان نے مجھ سے پوچھا کہ لوگوں کی تربیت کرنے میں سب سے زیادہ مددگار بات کون سی ہے۔ مَیں نے جواب دیا، ''صرف بشارت کے متعلق گفتگو کرنا سب سے زیادہ مددگار بات ہے۔''

پاسبان نے مجھے عجیب نظر سے دیکھا۔ مَیں نے کہا، ''جی، میرا اِس سے یہی مطلب ہے۔ جو باتیں مَیں نے بشارت کے تعلق سے بتائیں وہ اہم تو ہیں، لیکن اُن سے بھی اہم بات یہ ہے کہ آپ نے بشارت پر غور وخوض کرنے کے لئے وقت نکالا۔ میرے بشارت کے متعلق نکات سے بھی کہیں زیادہ مفید بات یہ ہے کہ لوگ اپنے غیر مسیحی دوستوں کے لئے دعا اور یہ سوچنے کا وقت نکالیں کہ اُنہیں بشارت کرنے کے لئے کیا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حقیقت کہ آپ نے بطور کلیسیا کا پاسبان یہ سیمینار منعقد کیا ہے سب سے اہم بات ہے۔''

پاسٹر پیٹر باقاعدگی سے اپنے اراکین کو موقع دیتا ہے کہ اگر گذشتہ ہفتے میں اُنہیں بشارت دینے کا موقع ملا تو وہ کلیسیا میں سب کو اُس کے متعلق بتائیں۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ اِس کے متعلق ہر ہفتے بات کی جاتی ہے تو وہ نہ صرف گواہی دینے کی تیاری کے ساتھ آتے کہ خدا نے اُنہیں کس طرح استعمال کیا بلکہ اُنہوں نے ہفتے کے دوران اپنے اِردگرد موجود موقعوں کے مطابق اپنے آپ کو مزید بہتر طور پر ڈھال لیا۔ یہ بشارت کو اوّل ترجیح دینے کا سادہ طریقہ ہے۔

اگر ہم نے اپنی کلیسیاؤں میں بشارت کو اولین ترجیح بنانا ہے تو اِس کے لئے مسلسل حوصلہ افزائی کرنے، تربیت دینے اور طویل مدت کے لئے ایسے راہنماؤں کی ضرورت ہے جو اپنی کلیسیاؤں میں یہ کام کرتے رہیں۔

اِس باب میں ہم نے اپنے ایمان کی گواہی دینے کے لئے اہم تیاریوں پر غور کیا ہے۔ یہ تیاریاں اہم ہیں۔ لیکن ہمارا مقصد تیار ہونا نہیں بلکہ دوسروں کے ساتھ زندگی کے کلام کے بارے میں گفتگو کرنا ہے۔ اگلے باب میں ہم غور کریں گے کہ ہم کس طرح یہ گفتگو کر سکتے ہیں۔

باب 5

عملی طور پر ایمان کی گواہی دینا

اپنی شادی کے چند سال بعد مَیں نے اِزدواجی زندگی کے متعلق ایک کتاب خریدی۔ یہ ایسی کتاب ہے جو مجھے اپنی شادی سے پہلے یا کم از کم اِزدواجی زندگی کے آغاز میں پڑھنی چاہئے تھی۔ تاہم جب مَیں نے یہ کتاب خریدی تو مَیں نے اِس کی فہرست دیکھی اور وہ باب سب سے پہلے پڑھا جو مجھے سب سے زیادہ دلچسپ لگا۔

اِس باب کے آغاز میں کچھ اِس طرح کے الفاظ درج تھے: ''یہ وہ باب ہے جسے بیشتر لوگ گذشتہ ابواب پڑھنے سے پہلے اِسے پڑھتے ہیں۔ لیکن مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے باب سے پڑھنا شروع کریں۔'' مصنف کی بات درست تھی۔

مصنف کیسے جانتا تھا کہ مَیں سب سے پہلے یہ باب پڑھنا چاہوں گا؟ یہ باب جنسی تعلق کے بارے میں تھا۔

مَیں تسلیم کرتا ہوں کہ جنسی تعلق کے بارے میں وہ باب اُس باب سے زیادہ پُرکشش تھا جو کہ عملی طور پر ایمان کی گواہی دینے کے متعلق ہے۔ لیکن میرا قیاس ہے کہ اِس کتاب میں یہ باب بقیہ ابواب سے زیادہ پُرکشش ہے اور بہت سے لوگ سب سے پہلے اِسے پڑھنا پسند کریں گے۔ اگر آپ نے بھی

اِسی باب کو پہلے پڑھنے کا انتخاب کیا ہے تو یہ آپ کے لئے بہت اچھا ہے۔ مَیں آپ سے نہیں کہوں گا کہ آپ پہلے دوسرے ابواب پڑھیں۔

مَیں اِس بات سے خوش ہوں کہ آپ عملی طور پر خوش خبری دینا چاہتے ہیں۔ مجھے اِس بات کا یقین ہے کہ آپ بشارت، خوش خبری اور بائبلی تبدیلی کی تعریف بیان کر سکتے ہیں۔ آپ نے پروگراموں اور نتائجیت (Programmatic and Pragmatic) پر مبنی بشارت کو ٹھکرا دیا اور بشارت کی ثقافت قائم کرنے کی پُرزور بلاہٹ کو سمجھا ہے جسے آپ نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اب آپ سمجھ گئے ہیں کہ کلیسیا بشارت کے لئے خدا کا ایک بڑا منصوبہ ہے اور کلیسیا میں بشارت کی ثقافت قائم کرنا وہ بہترین کام ہے جو ہم خوش خبری کی منادی کرنے کے لئے کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو دانستہ طور پر بشارت کرنے والے مبشر کے طور پر تیار کیا ہے کیونکہ آپ خوش خبری کو طرزِ زندگی سمجھتے ہیں، آپ خوش خبری کے بارے میں کبھی مفروضہ قائم نہیں کرتے، آپ اِسے روحانی نظم و ضبط سمجھتے ہیں اور آپ اپنے اُن دوستوں کے لئے دعا کرتے ہیں جو یسوع مسیح سے واقف نہیں۔ آپ میں سے جو لوگ کلیسیا کے راہنما ہیں وہ بشارت کی تعلیم اور نمونہ دینے سے راہنمائی کر رہے ہیں۔

اگر اِن میں سے کچھ نکات آپ کے لئے نئے نظریات یا کچھ غیر واضح ہیں تو ہو سکتا ہے آپ یہ کتاب شروع سے پڑھنا چاہیں۔ اِس بات سے قطع نظر اب ہم اِس باب تک پہنچ چکے ہیں جو عملی طور پر یسوع کے بارے میں گفتگو کرنے کے متعلق ہے۔

ایلچی کی طرح گفتگو کرنا

میری نظر میں یسوع کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے پولس کی ایلچی کی مثال (۲۔کرنتھیوں ۵:۲۰،۲۱) سے بڑھ کر کوئی بہتر ہدایت نہیں:

> ''پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلے سے خدا التماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کر لو۔ جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں۔''

پولس ہمیں کہتا ہے کہ ہم خوش خبری کے پیغام کے پیچھے کارفرما قوت کو یاد رکھیں۔ یہ مسیح خود ہے۔ ہمیں ہماری حیرت انگیز ذمہ داری کے بارے میں بتایا گیا ہے: ہم خدا کی بادشاہی کے نمائندے ہیں۔ ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ ہماری بلاہٹ یہ ہے کہ ہم لوگوں کو مختلف نظر سے دیکھیں، اُن کے بارے میں انسانی اور دنیاوی نقطہ نظر رَدّ کر دیں اور اِس سمجھ کے ساتھ اُنہیں جانیں اور اُن سے محبت رکھیں کہ وہ کھوئے ہوئے گنہگار ہیں جنہیں خدا سے میل ملاپ کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم نے پیغام کو اچھی طرح سمجھنا ہے کیونکہ ایلچی اُسے تبدیل کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ یہ اُن کی ذمہ داری ہے کہ پیغام کو صحیح طور پر آگے پہنچائیں۔ اِسی طرح ہم مسیح کے پیغام میں کچھ بڑھا یا گھٹا نہیں سکتے۔ ہم نے پیغام کو صحیح طور پر آگے پہنچانا ہے تا کہ گنہگار پاک خدا سے، کائنات کے خالق سے، اُس ہستی سے میل ملاپ کر سکیں جو ہمارا اور ہمارے اِرد گرد رہنے والے لوگوں کا مالک

ہے۔ اِس حقیقت کے باوجود کہ ہمارا گناہ اُس کے سامنے بدی ہے اُس نے جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسے گناہ بنا کر ہمارے لئے نجات کی راہ تیار کی یعنی مسیح نے ہمارا گناہ اٹھا لیا اور صلیب پر ہمارے گناہ کی تمام سزا برداشت کی۔ مسیح نے اِس لئے ایسا کیا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راست بازی بن جائیں۔ ہم مسیح پر ایمان لانے، اپنے گناہ سے توبہ کرنے اور ایمان سے اُس کے پاس آنے سے خدا کے ساتھ اپنا رشتہ بحال کر سکتے ہیں۔ ہمیں یہ پیغام سونپا گیا ہے تا کہ ہم یہ لوگوں تک پہنچائیں۔

ہم نے یہ پیغام لوگوں تک پہنچانا ہے خواہ وہ اِسے پسند نہ کریں، ہمیں اِس کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑے اور شرمندگی برداشت کرنی پڑے۔ ایلچی کا مقصدِ حیات ہی پیغام پہنچانا ہے۔ لہٰذا ہم نے بلند آواز سے کہنا ہے ''خدا سے میل ملاپ کر لو''۔ ہو سکتا ہے ہم محسوس نہ کریں کہ ہم خدا کی بادشاہی کے نمائندے ہیں، لیکن ہم یہ ہیں۔ روحانی دنیا میں ہمیں یہی سمجھا جاتا ہے اور یہ ایک حیرت انگیز سچائی ہے۔

بلاشبہ ہم اچھے یا بُرے ایلچی ہو سکتے ہیں۔ مَیں فرض کر سکتا ہوں کہ یہ کتاب پڑھتے ہوئے آپ نے اِس کردار کو بہتر طور پر نباہنے کی خواہش کی ہو گی۔ لہٰذا ہم چند طریقوں پر غور کریں گے جن کی مدد سے ہم اپنی بلاہٹ کو بہتر طور پر پورا کر سکتے ہیں۔

ایلچی اور اُن کا طریقہ کار: گفتگو پر غور کرنا

مجھے ایک خط ملا جس نے مجھے متاثر کیا۔ اِس کو پڑھتے ہوئے سوچیں کہ آپ اِس کا کیا جواب دیتے۔

عزیز میک!

مَیں کچھ عرصے سے کنڈیس (Candice) کے لئے دعا کر رہی ہوں تا کہ مجھے موقع ملے کہ مَیں اُسے خوش خبری سنا سکوں۔ کنڈیس کی پرورش ایک کیتھولک خاندان میں ہوئی۔ لیکن اب وہ کسی بھی کلیسیا کے ساتھ رفاقت نہیں رکھتی۔ وہ ایک خاندان کے ساتھ قیام پذیر ہے جن کے چار بچے ہیں اور ہم جنس پرستی میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ اُس کی امی کینسر میں مبتلا ہے اور کنڈیس سے ہزاروں میل دُور رہتی ہے۔ مَیں پچیس سال سے روزی کو جانتی ہوں اور مَیں گذشتہ دو سال سے اُس کے لئے کام کر رہی ہوں۔ وہ جانتی ہے کہ مَیں اپنے ایمان کے متعلق بہت سنجیدہ ہوں بلکہ مَیں یہ کہوں گی کہ وہ مجھے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ کیا مَیں اُس کے لئے دعا کروں تو اُس نے بڑی خوشی سے اِس بات کو قبول کیا۔ نیز اُس نے مختصر بشارتی دورے پر جانے کے لئے مالی طور پر میری مدد کی۔

ایک دن اُس نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی امی سے ملنے جا رہی ہے اور یہ بتاتے ہوئے وہ رونے لگی۔ مَیں نے پہلے اُسے کبھی

روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جب مَیں اُس کے سامنے بیٹھی تھی تو مَیں سوچ رہی تھی کہ اُس کی صورتِ حال کے مطابق کیسے اُسے خوش خبری سناؤں اور اُسے ابدی باتوں کے متعلق اِس طرح بتاؤں کہ سخت رویہ رکھنے والی مذہبی شخص نہ لگوں۔ لیکن مَیں واضح الفاظ میں ابدی حقائق کا ذکر نہ کر سکی۔ مَیں نے صرف اُسے تسلی دینے کی کوشش کی اور یقین دلایا کہ مجھے اُس کے حالات کے باعث اُس سے ہمدردی ہے۔ میرا خیال ہے کہ مَیں اِس موقعے کو بہتر طور پر استعمال کر سکتی تھی۔

جب مَیں نے بعد میں اِس صورتِ حال پر غور کیا تو مَیں نے سوچا کہ کاش مَیں نے کچھ اِس طرح کہا ہوتا: ''جو درد تم محسوس کر رہی ہو وہ ایک خستہ حال اور گناہ آلودہ دنیا میں عام بات ہے۔ یہ دنیا شکستہ حال ہے اور ویسی نہیں جیسی اُس وقت ہو گی جب خدا تمام مخلوقات کا اپنے ساتھ رشتہ بحال کر دے گا۔'' میرا خیال ہے کہ مَیں اِس طرح کی بات کہنے سے ہچکچائی کیونکہ مَیں نہیں چاہتی تھی کہ وہ بہت سے لوگوں کی طرح یہ فرض کر لے کہ خدا سے میل ملاپ کرنے کے لئے اُسے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیا مجھے یہ بات ہر صورت میں کرنی چاہئے تھی؟ یا مجھے کچھ اَور کہنا چاہئے تھا؟

کِم (Kim)

یہ عملی دنیا میں مشکل سوالات ہیں۔ مَیں نے کِم کو یہ جواب دیا:

عزیز کم!

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کسی کے لئے ہمدردی کا اِظہار کرنا کہ وہ آپ کے سامنے آنسو بہا سکے اچھی بات ہے۔ لیکن مَیں جانتا ہوں کہ آپ نے کیا محسوس کیا۔ یہ وہ احساس ہے کہ ہمارے پاس دکھی دل کے لئے ایک قیمتی پیغام اور تسلی دینے والی قوت ہے۔ اگر ہم لوگوں کے دلوں میں موجود مسیح کے خلاف رکاوٹوں کو دُور کر سکیں تو وہ ایک ایسی ہستی کو جان لیں گے جو ایک دن اُن کے تمام آنسو پونچھ دے گا۔ یہ بات ہمارے لئے مزید تکلیف کا باعث بنتی ہے کہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچائی کے کس قدر قریب ہیں، لیکن وہ اُسے دیکھ نہیں سکتے۔

لیکن کنڈیس کے بارے میں مَیں کہوں گا کہ ہو سکتا ہے خدا آپ کی گواہی کے وسیلے سے اُس کے دل میں مسیح کے خلاف رکاوٹیں دُور کر رہا ہو۔ بلا شبہ مَیں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ روح القدس اُس کی زندگی میں کیا کرنے والا ہے، لیکن ہو سکتا ہے کہ اُسے صرف تسلی دینا اُن بہت سی اچھی باتوں میں سے ایک ہو سکتی ہے جو اُس نے آپ میں دیکھی ہیں۔

میرا خیال ہے کہ اب آپ اُس سے مزید گفتگو کر سکتی ہیں۔ کیا آپ کے لئے ممکن ہو گا کہ آپ اُسے چائے پر بلائیں اور اُس سے بات چیت کریں؟ جیسے کہ اگر مَیں آپ کی جگہ ہوتا تو مَیں اُسے کہتا، ''کنڈیس کیا آپ میرے ساتھ ایک کپ

چائے پی سکتی ہیں؟ مَیں اِس دوران آپ کے ساتھ روحانی معاملات پر بات کرنا چاہتا ہوں۔'' میرا تجربہ یہ ہے کہ جب ہم لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ مذہب کی باتیں ناگوار لگ سکتی ہیں تو وہ زیادہ کشادہ دلی سے سننے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

کھانے یا چائے کے دوران مَیں آپ کے الفاظ (مجھے آپ کی یہ بات اچھی لگی) استعمال کرتا کہ ''جو دردتم محسوس کر رہی ہو وہ ایک خستہ حال اور گناہ آلودہ دنیا میں عام بات ہے۔'' مَیں آپ کی حوصلہ افزائی کروں گا کہ آپ یہ بات کہیں۔ لیکن پھر اِس مقام پر مَیں یہ بتانے کی اُس سے دوبارہ اجازت لوں گا کہ خدا ایک خستہ حال دنیا کے ساتھ میل ملاپ کیسے کرتا ہے: '' کنڈلیس کیا مَیں آپ کو یہ بتا سکتا ہوں کہ میرے خیال میں محبت کرنے والا خدا اِس خستہ حال دُنیا میں کام کیسے کرتا ہے؟'' اور پھر یہ کہتا،'' کنڈلیس آپ کے آنسوؤں نے مجھے متاثر کیا ہے اور اِن کے بارے میں سوچتے ہوئے میرے ذہن میں مسیح کے پیغام کے علاوہ کوئی اَور خیال نہیں آیا جو آپ کی صورتِ حال کے لئے زیادہ بہتر ہوتا'' یا '' مَیں جانتا ہوں کہ مذہبی گفتگو کئی لوگوں کے لئے متنازعہ معاملہ ہوسکتا ہے، لیکن کنڈلیس گذشتہ دو ہزار سال سے لوگوں نے موت اور زندگی کو سمجھنے کے لئے یسوع کے پیغام کو ایک کنجی کی طرح پایا ہے اور مَیں آپ کو اِس کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔'' یا '' کنڈلیس کیا آپ جانتی ہیں کہ مَیں صلیب

کے خدا پر ایمان رکھتا ہوں یعنی وہ خدا جو ہمارے موت کے تجربے میں شامل ہوا؟ یہ آپ کی صورتِ حال سے اِس قدر مطابقت رکھتا ہے کہ مَیں آپ کے سامنے یسوع کے پیغام کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں''۔ مَیں کچھ اِس طرح کی بات کرتا یا اِن سب کو ملا کر کچھ کہتا۔ آپ کو بہتر طور پر معلوم ہو گا کہ آپ نے اپنے اور کنڈلیس کے پس منظر میں کیا کہنا ہے، لیکن مقصد یہ ہے کہ آپ دیانت داری سے خوش خبری پیش کریں جو ابدی اہمیت سے بھرپور ہو اور اُسے اپنی سب سے بڑی ضرورت جاننے کا موقع ملے یعنی وہ اپنے گناہ سے توبہ کرے اور ایمان لائے۔

ایک لحاظ سے مَیں کنڈلیس کی امی کے لئے زیادہ فکر مند ہوں کہ اگر اُس نے پہلے خوش خبری نہیں سنی تو وہ واضح طور پر خوش خبری کا پیغام سن سکے۔ تاہم مَیں آپ کی بتائی ہوئی صورتِ حال سے آگے بڑھ کر سوچ رہا ہوں۔ آپ کے لئے سیم آلبیری (Sam Allberry) کی کتاب ''کیا خدا ہم جنس پرستی کے خلاف ہے؟'' (Is God Anti—Gay?) کا مطالعہ کرنا مفید ثابت ہو گا۔

آپ کا بھائی

میک

درج بالا خطوط سے چند بنیادی اُصول سامنے آتے ہیں۔ مَیں ایمان کے بارے میں لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے اِن پر عمل کرتا ہوں:

- جب آپ اپنے ایمان کی گواہی دیں تو اپنے متعلق زیادہ تنقیدی

نقطہ نظر نہ اپنائیں۔ مَیں نے غور کیا ہے کہ مَیں اکثر بشارت سے خوف زدہ ہوتا ہوں کیونکہ اِس میں بہت سی غلطیاں سرزد ہوسکتی ہیں۔ مَیں خوش خبری کے پیغام کو غلط طریقے سے پیش کر سکتا ہوں۔ جب مجھے بولنے کی ضرورت ہو تو مَیں خاموش رہ سکتا ہوں۔ مَیں کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہوں جو مجھے بعد میں احمقانہ لگے۔ لیکن اپنے آپ کو یہ یاد دلانا اچھا ہے کہ آپ اپنی غلطیوں کی مدد سے بھی ایک بہتر ایلچی بن سکتے ہیں۔

- لوگوں کی صورتِ حال کے مطابق اُن سے بات چیت کریں۔
- کھلے دروازوں کو دیکھیں۔ اِس کے لئے بشارت کی ثقافت بہت مددگار ہے۔ جب کلیسیا کے اراکین اپنے اِردگرد کھلنے والے دروازوں یعنی میسر موقعوں کے بارے میں دوسرے اراکین کو بتاتے ہیں تو وہ بھی اپنے اِردگرد موجود موقعوں کو استعمال کر سکتے ہیں۔
- لوگوں کے ساتھ صبر اور محبت سے پیش آئیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ بھی ایک گنہگار ہیں۔ حلیمی خوش خبری کے لئے راستہ تیار کرتی ہے۔
- یاد رکھیں کہ ہمارے پاس زندگی کے سب سے بڑے سوالوں کے جواب ہیں۔ آپ کے پاس کچھ ایسا ہے جو آپ دوسروں کو دے سکتے ہیں۔ جب زندگی کی حقیقت اُن سطحی رکاوٹوں کو توڑتی ہے جو لوگوں کو خدا سے الگ رکھتی ہیں تو اُس وقت آپ اُنہیں خوش خبری کی روشنی سے منور کر سکتے ہیں۔ اِسے پیمانے کے نیچے نہ چھپائیں۔
- اِس بات پر زور نہ دیں کہ لوگوں کو اخلاقی طور پر درست ہونے کی

ضرورت ہے بلکہ یہ کہ وہ خدا سے جدا ہیں۔

- گفتگو کرنے کی تیاری کریں۔ پہلے سے غور و خوض کریں کہ آپ کیا کہیں گے۔ اِس سے آپ کو ناگوار اور تکلیف دہ باتوں سے بچنے اور مفید باتیں کرنے میں مدد ملے گی۔
- اگر آپ کسی بات کا علم نہیں رکھتے تو اُس کا اعتراف کریں۔ کم کے الفاظ ''گناہ آلودہ اور خستہ حال دنیا'' اِس سچائی کا اعتراف تھا جو ہم اپنے گرد و نواح میں دیکھتے ہیں۔ مسیحی ایسے ماحول میں بہتر راہنمائی کر سکتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دنیا کی یہ حالت کیسے ہوئی۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ لوگوں کو یہ بتانا بھی مفید ہے کہ مَیں ہمیشہ یہ نہیں جان پاتا کہ خدا فلاں فلاں کام کیوں کرتا ہے، لیکن مجھے اُس پر بھروسا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ ایک شکستہ حال دنیا میں کیا کرنا ہے۔
- خوش خبری پیش کرنے سے پہلے لوگوں سے اجازت لینا اچھا ہے (اگرچہ کئی صورتِ احوال میں اِس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آپ اِجازت لیں)۔
- متعدد سوالات پوچھیں۔ ایک اچھا سامع بنیں۔
- آخری اصول یہ ہے کہ اگر آپ کو اُس شخص کی زندگی میں کوئی مسئلہ نظر آئے یا آپ کو محسوس ہو تو اُس سے اچھی طرح واقف ہونے کے لئے اُس کے بارے میں کوئی کتاب پڑھیں یا کسی ایسے شخص سے بات کریں جو اُس مسئلے کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔

ایلچی دلیری سے اور واضح طور پر پیغام پیش کریں

اگر مَیں بشارت کرنے کی وجہ سے جیل میں ڈال دیا جاؤں تو مجھے یقین ہے کہ مَیں اپنے دوستوں کو یہ دعائیہ درخواست دوں گا کہ خدا مجھے قید خانے سے رہائی عطا کرے۔ تاہم پولس رسول کی قید خانے میں دعائیہ درخواست یہ تھی کہ وہ خوش خبری کو دلیری اور وضاحت سے پیش کر سکے (افسیوں ۶:۱۹؛ کلسیوں ۴:۳،۴)۔

یہ میرا خیال ہے کہ مسیحیوں کو بشارت دینے کے لئے سب سے زیادہ دلیری کی ضرورت ہے۔ یہ بات ہم اپنے اُن بہن بھائیوں سے سیکھ سکتے ہیں جو ایسے مقامات پر رہتے ہیں جہاں مذہبی آزادی نہیں۔

مَیں پہلی بار جس ایرانی سے ملا اُس کا نام فرشید ہے۔ وہ ہمارے دینی کے گھر میں طلبہ کی میٹنگ میں آیا تھا۔ اُس میٹنگ میں نیسن (Nisin) نے کلام پیش کیا۔ ہمارے کمرے میں قریباً تیس طلبہ بیٹھے تھے۔ جب نیسن کلام پیش کر رہا تھا تو مَیں نے فرشید کو کچھ بے چین دیکھا۔ بالآخر وہ میری طرف جھکا اور کہنے لگا، ''میک، وہ ایک اچھا واعظ ہے، لیکن وہ خوش خبری کب پیش کرے گا؟''

اب مَیں سمجھ گیا کہ فرشید اِتنا بے چین کیوں دکھائی دے رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ طلبہ خوش خبری کا واضح پیغام سنیں۔ مَیں نے کہا ''بھائی فکر نہ کریں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نیسن زندگی کا کلام پیش نہ کرے۔ وہ ضرور ایسا کرے گا''۔ اور ایسا ہی ہوا۔ نیسن نے ایک حیرت انگیز واقعہ پیش کیا کہ مسیح گنہگاروں

کو کیسے نجات دیتا ہے۔ جب اُس نے ایسا کیا تو فرشید کی بے چینی ختم ہو گئی اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ ایسے پس منظر سے ایمان لاتے ہیں جہاں مسیح کی صلیب سے نفرت کی جاتی ہے وہ مسیح سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔

اگلے سال مَیں نے فرشید کے ساتھ کیپ ٹاؤن (ساؤتھ افریقہ) میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اُس نے مجھے بتایا کہ ایران میں حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں اور وہ محسوس کر رہا ہے کہ وہ جلد اپنی دلیرانہ اور واضح گواہی کے باعث گرفتار ہونے والا ہے۔ وہ کیپ ٹاؤن کی محفوظ رفاقت چھوڑ کر تہران آ گیا۔ کیسا بہادر بھائی ہے!

کرسمس والے دن فرشید کو گرفتار کر لیا گیا۔ اُس پر الزام تھا کہ وہ ''اسلامی ریاست ایران کا غدار ہے'' یا دیگر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ مسیح کا وفادار گواہ ہے۔ اُسے اِس ''جرم'' کی پاداش میں چھے سال کی قید سنائی گئی۔ اُس کی بیوی اور دو چھوٹے بچے ترکی کے پہاڑوں پر مہاجر کیمپ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ فرشید کو ایران کی ایک سخت جیل میں رکھا گیا۔ جب اُسے جیل سے خط بھیجنے کا موقع ملا تو اُس نے اپنے دوستوں کو لکھا کہ وہ اُس کے لئے دعا کریں کہ وہ خوش خبری کا پیغام دلیری اور وضاحت سے پیش کرے اور مسیح میں شادمان رہے۔

ہم میں سے زیادہ تر لوگ خدا کے وفادار ہونے کی وجہ سے اِس طرح کے مصائب کا سامنا نہیں کرتے۔ تاہم فرشید خداوند مسیح اور اُس کی خوش خبری سے محبت رکھتا ہے۔ وہ پولس کی طرح ''مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے

سب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہے'' (فلپیوں ۳:۸)۔ لہٰذا وہ دلیری اور وضاحت سے اپنے اِردگرد موجود لوگوں کو مسیح میں ملنے والی نجات کے بارے میں بتاتا رہا۔

فرشید کی مثال سے حوصلہ افزائی پائیں اور اپنے ماحول میں دلیری اور وضاحت سے خوش خبری پیش کریں۔ بائبل ہمیں اُن لوگوں کو یاد رکھنے اور اُن کی مثال کی پیروی کرنے کے لئے کہتی ہے جو دلیری اور وفاداری سے مسیح کے گواہی دیتے رہے۔

ایلچی پیغام پیش کریں اور نتائج کے لئے مسیح پر بھروسا کریں

ہم چاروں دوست اوہیئر (O'Hare) کے ہوائی اڈے پر اپنا سامان لینے کے لئے کھڑے تھے۔ ہم ایک اہم کاروباری میٹنگ کے لئے شکاگو آئے تھے۔ دراصل یہ میٹنگ ہوٹل پہنچنے سے بہت پہلے ہی شروع ہوگئی تھی۔ ٹیکسی میں بیٹھتے ہی ہم اِس کے بارے میں گفتگو کرنے لگے تھے۔

جب ہم پالیسی کے مختلف مضمرات پر گرما گرم بحث کر رہے تھے تو ٹیکسی ڈرائیور ابراہیم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''یہ دنیا حیرت انگیز جگہ ہے۔'' مَیں نے اُس کی طرف دیکھا اور پیچھے بیٹھے ہوئے دوستوں کی گفتگو پر توجہ مرکوز رکھنے کی کوشش کی۔

''یہ سب کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے۔'' ابراہیم نے ہاتھ سے اِس طرح اشارہ کیا کہ ہماری گاڑی دوسری قطار میں چلی گئی۔ مَیں نے آہستگی سے سر ہلا دیا، لیکن مَیں دل میں سوچ رہا تھا کہ کاش مَیں پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوتا۔

''لیکن اللہ کا حیرت انگیز کام یہ ہے کہ وہ ہمارے تمام کاموں کا ریکارڈ رکھتا ہے۔''

مَیں نے اپنے انتظامی خیالات سے باہر آنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ''مَیں آپ کی بات سے متفق ہوں۔ مَیں ایک مسیحی ہوں اور میرا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے تمام افعال کا ایک مکمل اندراج رکھتا ہے۔''

''کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے؟'' ابراہیم نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مَیں نے محسوس کیا کہ درحقیقت وہ یہ سوال پوچھنا نہیں چاہتا تھا۔

''آپ ایمان رکھتے ہیں کہ یسوع خدا ہے اور میرا ایمان ہے کہ وہ صرف ایک نبی تھا۔'' ایک مسلم مبشر کی حیثیت سے ابراہیم میں دلیری کی کوئی کمی نہیں تھی۔

''یہ بھی سچ ہے ابراہیم۔'' ایسا لگا کہ میرے اِس جواب سے اُس کی حوصلہ افزائی ہوئی اور وہ علمِ الٰہی پر ایک وعظ دینے لگا جو قریباً ہوٹل پہنچنے پر ختم ہوا۔ لیکن ہوٹل پہنچ کر وہ خاموش ہو گیا کیونکہ مَیں کریڈٹ کارڈ کا فارم بھرنے لگا تھا۔ بالآخر مجھے بھی بولنے کا موقع مل گیا اور مَیں نے کہا، ''ابراہیم مَیں اِس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ مسلم اور مسیحی دونوں ایمان رکھتے ہیں کہ اُن کے گناہوں کا اندراج رکھا جاتا ہے۔ لیکن تمہارا ایمان ہے کہ گناہوں اور نیکیوں کا وزن کیا جاتا ہے۔ جب کہ میرا ایمان ہے کہ مسیح ایمان لانے والوں کو گناہوں کی معافی عطا کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم میں یہ بڑا فرق ہے۔ اِسی لئے مَیں یسوع سے محبت رکھتا ہوں۔ وہ ہمارے گناہوں کا ہماری نیکیوں کے ساتھ موازنہ نہیں کرتا۔

وہ ہمارے گناہ معاف کرتا ہے کیونکہ اُس نے اِن کا کفارہ دیا ہے۔''

ابراہیم نے کچھ سوچتے ہوئے اپنی ٹیکسی کی چھت کی طرف دیکھا اور پھر میرا سامان اُٹھانے میں مدد کرنے لگا کہ جب وہ واپس جانے کے لئے مڑا تو مَیں سوچنے لگا کہ کیا میرے الفاظ کا اُس پر کوئی اثر ہوا ہو گا۔ کیا مجھے کوئی اَور بات کہنی چاہئے تھی؟ اچانک مَیں نے دیکھا کہ وہ اپنی گاڑی واپس لا رہا ہے۔ مَیں فوراً سوچ میں پڑ گیا کہ ''شاید میری بات نے اُس میں جستجو پیدا کی ہے۔ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ یسوع یا گناہوں کی معافی کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔'' مَیں نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کیا تا کہ اُس کی یسوع کے پاس آنے میں راہنمائی کر سکوں۔

لیکن ایسا نہیں تھا۔ مَیں گاڑی میں اپنا کریڈٹ کارڈ بھول گیا تھا۔ ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کھڑکی سے وہ مجھے تھما دیا۔ مَیں خوش تھا کہ وہ ایک اچھا اور دیانت دار مسلم ہے۔ لیکن جب مَیں اُسے دوسری بار جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا تو مَیں نے دوبارہ محسوس کیا کہ مَیں اپنے ایمان کی گواہی دینے میں ناکام رہا ہوں۔ مَیں نے خواہش کی کہ کاش مَیں نے خوش خبری کے متعلق مزید کچھ بیان کیا ہوتا یا جو کچھ کہا وہ بہتر طور پر پیش کیا ہوتا۔

لیکن جب مَیں نے اِس پر غور کیا تو جانا کہ اہم یہ نہیں کہ مَیں کیا کہہ سکتا تھا یا مجھے کیا کہنا چاہئے تھا، بلکہ یہ ہے کہ جو کچھ مَیں نے کہا وہ سچائی پر مبنی تھا اور مَیں خدا پر بھروسا کر سکتا ہوں کہ وہ اُس سچائی کو نہ صرف ابراہیم کے لئے بلکہ میرے لئے بھی استعمال کرے گا۔ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے اور اِس بات سے خوش ہے کہ مَیں نے اپنے ایمان کی گواہی دینے کی کوشش کی۔ وہ

میرے گناہوں یا میری ناکامیوں یا حتیٰ کہ میری بے ڈھنگی کوششوں کا میرے خلاف اندراج نہیں رکھتا اور اگر وہ ابراہیم کو اپنے پاس لانے کا فیصلہ کرے تو اِس کی وجہ یہ نہیں کہ مَیں نے ہر بات درست طور پر کی بلکہ یہ صرف اور صرف اُس کا فضل ہو گا۔

مجھے اپنا ذہن اپنی کاروباری میٹنگ کی طرف لانے کے لئے کچھ وقت لگا کیونکہ مَیں خدا کی معافی اور محبت کے لئے خوشی منا رہا تھا۔ مسیح کی معموری مجھے اپنی زندگی میں زیادہ حقیقی لگ رہی تھی کیونکہ مَیں نے اپنے ایمان کی گواہی دی تھی۔ مَیں نہیں جانتا کہ میری بات نے ابراہیم کی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا کی یا نہیں لیکن اِس سے مجھے یہ یاد آیا کہ یسوع میں زندگی پالیسی میٹنگ میں ہونے سے بہتر ہے۔ کیا ابراہیم کو بتانے سے پہلے مَیں یہ جانتا تھا کہ میرے گناہ معاف ہو گئے ہیں؟ یقیناً مَیں اِس بات سے آگاہ تھا۔ تاہم کسی ایسے شخص سے فضل کی بات کرنے سے فضل نے میرے دل میں مزید گہرا کام کیا جو نیک اعمال سے راست بازی حاصل کرنے پر بھروسا کرتا ہو۔ میری دعا ہے کہ ایک دن ابراہیم بھی اِس اُمید اور خوشی کو جان لے۔

ہمارے لئے یہ یاد رکھنا اچھا ہے کہ نجات روح القدس کا کام ہے۔ ہم نے بڑی توجہ اور دلیری سے اور واضح طور پر خوش خبری پیش کرنے کی کوشش کرنی ہے لیکن نتائج خدا پیدا کرے گا۔ ہم اِس آگاہی پر تکیہ کر سکتے ہیں۔

ایلچی ہمت نہ ہاریں

پولس رسول نے ۲۔کرنتھیوں ۴:۱ میں لکھا ہے: ''پس جب ہم پر ایسا رحم

ہوا کہ ہمیں یہ خدمت ملی تو ہم ہمت نہیں ہارتے''۔ ہمیں اُس وقت اپنے آپ کو یہ بات یاد دلانے کی ضرورت ہے جب ہم یہ محسوس کرنے کی آزمائش میں ہوں کہ ہماری بشارتی کوششیں بے کار ہیں۔

مَیں سنسیناٹی (Cincinnati) ہوائی اڈے پر جان (John) سے ملا۔ وہ ہماری کلیسیا میں رفاقت رکھتا ہے، لیکن وہ اپنے آپ کو غیر مسیحی کہتا ہے جو مسیحیت کی تحقیق کر رہا ہے۔ تاہم مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ مسیحی ایمان کے بجائے کلیسیا میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے۔ ہوائی اڈے پر اُس سے ملاقات ایک غیر معمولی اتفاق لگ رہا تھا۔ مَیں نے اُسے اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کی پیش کش کی۔

جان کا حلیہ کچھ کچھ کلاسیکی سارنگی نواز جیسا لگ رہا تھا۔ اُس کے لمبے سفید بال آئن سٹائن جیسے تھے اور اُس وقت اُس کے چہرے پر تھکاوٹ اور افسردگی چھائی ہوئی تھی۔ اُس نے مجھے بتایا کہ حال ہی میں اُس کی ماں کا انتقال ہوا ہے جو طویل عرصے سے بیمار تھیں۔ اِس بات سے میرے احساس کی تصدیق ہوگئی کہ ہماری ملاقات اتفاقیہ نہیں: خدا جان کی زندگی میں کام کر رہا تھا اور مَیں اُس کے ساتھ یسوع کے بارے میں گفتگو کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ مَیں نے سوچا، ''کون جانتا ہے۔ شاید یہ اُس کا وقت ہے۔''

مَیں نے اُسی طرح بات کی جیسے کہ ایسے موقعے پر کی جاتی ہے۔ مَیں نے اُس کی امی کے لئے اظہارِ افسوس کیا اور اُسے تسلی دیتے ہوئے اُس کا حال چال پوچھا۔ مَیں نے اُسے گفتگو کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا اور اُس کی باتیں سنتے ہوئے دعا کی۔ مَیں محسوس کر رہا تھا کہ یہ ملاقات خدا کی طرف

سے مقرر ہے۔ لیکن جب مَیں نے جان کے یسوع کے متعلق خیالات جاننے کی کوشش کی تو وہ محتاط اور چوکنا ہو گیا اور شائستگی سے جواب دیا اور شکرگزاری کا اظہار کیا۔ یہ ایک مہذب اور سماجی طور پر قابلِ قبول گفتگو تھی، لیکن روحانی لحاظ سے یہ بے فائدہ لگ رہی تھی۔

جب مَیں اُسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا تو مَیں نے تسلیم کیا کہ مَیں بھی تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں۔ مَیں اُن تھکے ہوئے لوگوں سے گفتگو کرنے سے اُکتا چکا تھا جو کسی خزانے کی ضرورت تو محسوس کرتے ہیں لیکن اُسے چاہتے نہیں۔ مَیں ٹھکرائے جانے کے خوف سے تھک چکا تھا۔ لیکن سب سے بڑھ کر مَیں اِس احساس سے نڈھال ہو چکا تھا کہ مجھے اِس طرح محسوس نہیں کرنا چاہئے۔ اِس احساس سے مَیں بعض اوقات یہ سوچنے لگتا کہ مَیں اپنے ایمان کی گواہی دینا چھوڑ دوں۔

اِس سے پہلے کہ یہ تھکاوٹ مجھ پر غلبہ پا لیتی خدا نے اپنے فضل سے فلیمون کے نام خط میں سے ایک آیت کے وسیلے سے میری راہنمائی کی جس پر مَیں نے پہلے توجہ نہیں دی تھی: ''مَیں اپنی دعاؤں میں تجھے یاد کرتا ہوں تاکہ تیرے ایمان کی شراکت تمہاری ہر خوبی کی پہچان میں مسیح کے واسطے موثر ہو'' (فلیمون آیت ۶)۔

یہاں پولس صرف بشارت سے بڑھ کر سوچ رہا ہے۔ اُس کی دعا ہمارے لئے یہ ہے کہ ہم سرگرمی سے اپنے ایمان کی گواہی دیں۔ لیکن غور کریں کہ اِس کی وجہ نتیجہ حاصل کرنا یا موثر ہونا نہیں۔ پولس ایسی بات کہہ رہا ہے جس پر مَیں نے کبھی غور نہیں کیا یعنی ایمان کی گواہی دینا ہمارے اپنے فائدے کے لئے

بھی ہے تا کہ ہم اُن خوبیوں کو مکمل طور پر پہچان سکیں جو مسیح میں ہمیں حاصل ہیں۔ بائبل فرماتی ہے کہ اپنے ایمان کی گواہی دینے کی تمام اچھی وجوہات میں سے ایک ہمارے باطن میں رونما ہوتی ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بات نہ صرف ہمارے لئے انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی طور پر اہم ہے۔

بشارت میں میری تھکاوٹ کی ایک وجہ اِس بات پر مسلسل توجہ مرکوز رکھنا بھی ہے کہ دوسروں کی زندگیوں میں کیا رونما ہونا چاہئے۔ جب مَیں اِس بات پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہوں اور کچھ بھی رونما نہیں ہوتا تو مَیں ہمت ہار جاتا ہوں۔ لیکن یہ بات جاننا کہ جب مَیں سرگرمی سے اپنے ایمان کی گواہی دیتا ہوں مگر میری کوششوں کا مثبت جواب نہیں ملتا خدا اُس وقت بھی مجھے اُمید بخشتا ہے۔

دراصل مَیں اِس بات کا قائل ہوں کہ نتیجے سے قطع نظر اپنے ایمان کی گواہی دینا انفرادی اور کلیسیائی طور پر ہماری روحانی صحت کا راز ہے۔ بلاشبہ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری گواہی موثر ہو۔ تاہم بہت سے مسیحی ایسے عجیب کام کرتے ہیں جو خوش خبری کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مجھ سے بھی اِس طرح کے کام سرزد ہوئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ایسے کاموں کو تبدیل کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ہم یسوع کی معموری کو مزید گہرے طور پر سمجھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں سرگرمی سے اپنے ایمان کی گواہی دینے کی ضرورت ہے۔

ہوائی اڈے پر ہونے والی ملاقات کے بعد بھی جان ہماری نئی کلیسیا میں رفاقت رکھتا رہا۔ کئی ماہ وہ خدا کو جلال دینے والی گواہیاں اور خوش خبری کا واضح پیغام سنتا رہا، لیکن اُس نے کسی واضح ردِّعمل کا اظہار نہ کیا۔ تاہم ایک دن مہینے

کے پہلے اتوار جب مَیں ایک طویل دورے کے بعد کلیسیا میں شامل ہوا تو جان نے مجھے یہ بتا کر حیران کر دیا کہ وہ کس طرح مسیح پر ایمان لایا۔ جب وہ بتا رہا تھا کہ خدا نے اُس کی زندگی میں کیا کِیا تو میرا دل گویا بلندی پر اُڑ رہا تھا۔

جان نے ہمیں بتایا کہ کئی ماہ بعد اُس نے جانا کہ شخصی گواہی دینے والے لوگ ڈرامہ نہیں کر رہے۔ اُس نے سوچا کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے پیشہ ور اداکار روحانی واقعات کی اداکاری کر رہے ہوں۔ کیونکہ یہ بات جان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ لوگوں نے کس طرح باطنی اور عمیق طریقوں سے خوش خبری کو سمجھا اور قبول کیا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ اُسے معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ اپنی زندگیوں کی بات کر رہے تھے۔

وہ سب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا، ''مَیں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں کیسے ایمان لایا... اب مَیں خوش خبری کو سمجھتا ہوں۔'' یہ محض میرا تصور ہو سکتا ہے، لیکن مجھے ایسا لگا کہ اب جان کی آواز میں تھکاوٹ کا احساس نہیں۔ وہ مجھے پہلے سے مختلف لگا۔ اب وہ زندگی سے معمور تھا۔

جب اُس اتوار جان بتا رہا تھا کہ کس طرح اُس نے اُس کام کو سمجھا جو یسوع نے اُس کے لئے سرانجام دیا تو مَیں نے محسوس کیا کہ میری تھکاوٹ بھی ختم ہو گئی ہے۔ جان کو مسیح کے پاس مَیں نہیں لایا تھا لیکن مَیں نے اُس کے سامنے اپنے ایمان کی گواہی دی تھی۔ میرا تعلق ایک ایسی کلیسیا سے ہے جس میں بشارت کی ثقافت پائی جاتی ہے اور کم از کم اِس مرتبہ خدا نے مجھے موقع دیا کہ جو حصہ مَیں نے ڈالا وہ کس طرح پھل دار ہوا۔

اکثر و بیشتر ہم یہ پھل دیکھ نہیں پاتے۔ لہٰذا اِس کے لئے ہم نے خدا پر

بھروسا رکھنا ہے۔ لیکن یہ اچھی بات بھی ہے۔ جب ہم اپنے ایمان کی گواہی دیتے ہیں تو خدا ہمارے وسیلے سے کام کرتا ہے خواہ ہم زمین پر رہتے ہوئے اُس کے نتائج نہ بھی دیکھ پائیں۔ وہ چھوٹے چھوٹے موقعوں کو استعمال کرتا رہتا ہے جیسے کہ ریستوران میں بیٹھے ہوئے کسی کے ساتھ مختصر طور پر ایمان کی بات کرنا، گفتگو کے دوران ایک منٹ میں بشارت دینا یا شاید گناہوں کی معافی کے متعلق علمِ الٰہی کی رُو سے غور کرنا۔ کون جانتا ہے کہ شاید یہ ایسی بات ہو جو آج آپ عملی طور پر کریں گے؟

لہٰذا حوصلہ شکنی کی صورت میں بھی اُمید کا دامن نہ چھوڑیں۔ اِس بات کو جانیں کہ خدا آپ کے وسیلے سے اور آپ کے باطن میں کام کر رہا ہے۔ آپ اُس پر انحصار کر سکتے ہیں۔ ہمت ہارنے کی آزمائش میں نہ پڑیں۔

کلیسیا میں جان کی گواہی سننے کے بعد کئی غیر مسیحی افراد اُس سے ملے تاکہ یسوع کے بارے میں مزید گفتگو کر سکیں۔ اُن کے ردِّعمل نے جان کو حیرانی میں مبتلا کر دیا۔ وہ توقع کر رہا تھا کہ لوگ اُسے جنونی سمجھیں گے۔ لیکن بعد میں اُس نے ہمیں بتایا کہ وہ اِس بات کے لئے تیار نہیں تھا کہ اُن کے دلوں میں ایک ایسی خواہش ہو گی جسے صرف یسوع پورا کر سکتا ہے۔ اُس نے کہا، ''مَیں نہیں جانتا کہ آپ لوگوں کی روحوں کی اِس قسم کی ضرورت کے سامنے کیسے کھڑے رہ سکتے ہیں۔''

مَیں جانتا ہوں اُس کا کیا مطلب تھا: بعض اوقات مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ مَیں قائم رہ سکتا ہوں۔ درحقیقت مَیں نے جان میں اِس ضرورت کو دیکھا اور مَیں مایوس ہونے کی آزمائش میں پڑ گیا۔ ہو سکتا ہے آپ کے گرد موجود

تھکے ہوئے لوگ آپ کو اِس حیرانی میں ڈال دیں کہ کیا آپ اِسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کی اپنے ہمسائے کے ساتھ بشارتی کوششیں بے پھل رہیں یا زندگی میں صرف ایک مرتبہ ملنے والے ٹیکسی ڈرائیور سے آپ حیران ہوں کہ اُس سے بات کرنا قابلِ قدر ہے۔ شاید دل میں آپ بھی ہمت ہارنے کی آزمائش میں ہوں۔

حوصلہ رکھیں۔ بشارت اُس سے بہت بڑی ہے جو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ خدا کا وعدہ یاد رکھیں: وہ آپ کو اُن تمام خوبیوں کی مکمل پہچان یعنی سمجھ عطا کر رہا ہے جو مسیح میں ہمیں حاصل ہیں۔ وہ آپ کو اپنی آنکھیں دے رہا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اُسی طرح دیکھ سکیں جیسے وہ دیکھتا ہے۔ وہ آپ کی مدد کر رہا ہے کہ آپ اُس پیغام کے پورے مطلب کو جان سکیں جو آپ کے پاس ہے اور وہ اِس بات میں بھی آپ کا مددگار ہے۔ لوگوں کی زندگیوں میں کام کرنے کے لئے آپ اُس پر انحصار کریں۔

یہ آگے بڑھنے بلکہ بہتر طور پر آگے بڑھنے کے لئے کافی وجوہات ہیں۔ بعض اوقات خدا ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم تھکے ماندے لوگوں کو زندگی اور روشنی سے معمور لوگوں میں تبدیل ہوتے ہوئے دیکھیں۔ یہ ایک پُرجلال بات ہے جو تعجب اور امید سے بھری ہوئی ہے۔

ضمیمہ

خوش خبری کی وضاحت

ہمارا خالق خدا پاک، عادل اور مہربان ہے۔ ہم اُس کے لوگ ہیں جو اُس کی شبیہ پر خلق ہوئے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ہم خدا سے رفاقت رکھتے تھے اور وہ ہمیں پیار کرتا تھا۔ لیکن اب ہم اُس سے جدا ہو گئے ہیں۔ خدا اور اُس کے لوگوں میں اِس جدائی کا آغاز ہمارے آبا و اجداد کی اُس سے بغاوت کرنے سے ہوا۔ ہماری بغاوت کی بنیاد ہمارا یہ فیصلہ تھا کہ ہم خدا پر بھروسا نہیں کریں گے اور خود خدا بنیں گے۔ یہ بغاوت ناکام ہوگئی اور اِس کی سزا ابدی موت ملی۔ یہ ہولناک بات ہے کہ بغاوت کا گناہ لعنت کے طور پر نسل در نسل منتقل ہوتا رہا یعنی تمام انسانوں کو وراثت میں گناہ اور موت ملتی ہے۔ ہماری گناہ آلودہ فطرت نے ہم سب کے لئے یہ ناممکن کر دیا کہ ہم خدا کے ساتھ اپنا رِشتہ بحال کر سکیں۔

لیکن اگرچہ ہم خود اِس لعنت سے آزاد نہیں ہو سکتے تاہم خدا نے اپنی محبت میں اِس سے چھٹکارے کی راہ نکالی جس کے تحت ہم اُس کے ساتھ پُرمحبت، معافی یافتہ تعلق رکھ سکتے ہیں۔ پوری بائبل میں نبوتیں اور دیگر ریکارڈ آنے والے نجات دہندہ کے متعلق سمجھاتے ہیں یعنی خدا کے بیٹے یسوع کے متعلق۔

یسوع کامل خدا اور کامل بشر تھا۔ وہ معجزے کرنے والے اور خدا کی راہوں کی تعلیم دینے والے کی حیثیت سے دنیا میں رہا۔ اُس نے کامل زندگی بسر کی

اور گناہ اور موت کی لعنت کا کفارہ ادا کرنے کے لئے کامل قربانی بنا۔ یسوع نے صلیب پر اپنی جان قربان کر کے ہمارے گناہوں کی سزا برداشت کی۔ وہ موت پر فتح پا کر قبر سے جی اُٹھا اور ثابت کیا کہ اُس کی باتیں سچ تھیں۔ اپنی موت کے وسیلے سے اُس نے یہ حق حاصل کیا کہ ہمیں معافی پیش کرے اور جو اُس پر ایمان لائے اُسے خدا کا فرزند بننے کا حق عطا کرے۔

جو کوئی خوش خبری کا یہ پیغام سنتا اور یسوع پر ایمان لاتا ہے یسوع اُسے ٹھکراتا نہیں۔ یسوع فرماتا ہے کہ ہم بے اعتقادی اور گناہ کو ردّ کر دیں جو ہمیں اُلجھا لیتا ہے اور صرف اُس پر مکمل بھروسا اور ایمان رکھیں کہ وہ ہمیں اِس لعنت سے بچا لے گا۔ لہٰذا یسوع کا پیروکار بننے کے لئے ہم ایمان سے اپنی زندگیاں اُسے سونپتے اور عہد کرتے ہیں کہ ہم تمام زندگی اُسے اپنا خداوند مانتے ہوئے اُس کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔

تعریفیں/ وضاحتیں

- بشارت: قائل یا تبدیل کرنے کے ارادے یا مقصد سے خوش خبری کی تعلیم دینا یا منادی کرنا۔
- خوش خبری: خدا کی طرف سے ایک پُرمسرت پیغام جو ہمیں نجات کی طرف لے جاتا ہے۔
- خدا کی طرف سے پیغام: درج ذیل باتوں کی وضاحت : خدا کون ہے، انسان کے گناہ اور کھوئے ہوئے ہونے کی خطرناک صورتِ حال، ہماری نجات کے لئے مسیح کا کام اور لوگوں کا مثبت ردِّعمل جو خدا کے

ساتھ تعلق بحال کرنے کے لئے ضروری ہے؛ اِس میں خوش خبری کے خاکے کے چار حصے شامل ہیں: خدا، انسان، مسیح اور مثبت ردِّعمل یعنی ایمان لانا۔

- گناہ: خدا کے خلاف بغاوت جس میں اپنے آپ کو مرکزی مقام دینا اور بے اعتقادی پائی جاتی ہے۔
- برائیاں: بغاوت یا بے اعتقادی کی حالت کی علامات یا اظہار۔
- توبہ: بے اعتقادی کی زندگی ترک کرنا۔
- تبدیلی: موت سے زندگی اور جرم سے معافی کی طرف آنا۔
- اعتقاد: خدا پر اور مسیح کے وسیلے سے اُس کے نجات بخش فضل پر مکمل بھروسا اور انحصار۔

خوش خبری کے خاکے کے لئے کلامِ مقدس کے حوالہ جات

کلامِ مقدس کی ایسی بہت سی آیات ہیں جن سے آپ کو واقف ہونا چاہئے۔ درج ذیل آیات خدا، انسان، مسیح، ردِّعمل، نیز مسیح کی پیروی کرنے کی قیمت کے متعلق بنیادی حقائق پیش کرتی ہیں:

خدا

- خدا پاک ہے: یسعیاہ ۶:۱-۳
- خدا خالق ہے: کلسیوں ۱:۱۶، ۱۷؛ زبور ۸:۱-۴
- خدا محبت ہے: یوحنا ۳:۱۶

- خدا گناہ پر غضب ناک ہوتا ہے: رومیوں ۱:۱۸

انسان

- ہم خدا کی شبیہ پر خلق ہوئے ہیں: پیدائش ۱:۲۶،۲۷
- ہم سب گنہگار ہیں: رومیوں ۳:۹-۱۲
- ہم اپنے قصوروں کے سبب سے مردہ ہیں: افسیوں ۲:۱-۳
- ہم خدا سے باغی ہیں: یسعیاہ ۵۳:۶
- ہم خدا سے جُدا ہیں: یسعیاہ ۵۹:۲
- ہماری بغاوت کی سزا موت ہے: رومیوں ۶:۲۳

مسیح

- یسوع خدا کے پاس جانے کا راستہ ہے: یوحنا ۳:۱۶
- یسوع نے ہمارے لئے جان دی: رومیوں ۵:۶-۸
- خدا کی ہمیشہ کی زندگی کی بخشش مسیح کے وسیلے سے ملتی ہے: رومیوں ۶:۲۳
- خدا مسیح میں ہم پر فضل کرتا ہے: افسیوں ۲:۴-۹
- خدا مسیح میں ہمارے ساتھ میل ملاپ کرتا ہے: کلسیوں ۱:۱۹-۲۳
- مسیح نے بے عیب زندگی بسر کی: ۱۔ پطرس ۲:۲۲
- مسیح مُردوں میں سے جی اٹھا: ۱۔ کرنتھیوں ۱۵:۳،۴
- مسیح ہمیشہ کی زندگی دینے آیا: یوحنا ۱۰:۱۰

ردِّعمل

- ہم نے اپنے منہ سے اقرار کرنا اور دل سے ایمان لانا ہے: رومیوں ۱۰:۹-۱۱
- ہم نے توبہ کرنی ہے: متی ۴:۱۷؛ اعمال ۲:۳۸
- ہم نے یسوع کی پیروی کرنی ہے: یوحنا ۸:۱۲
- ہم نے مسیح کا کلام سننا ہے: یوحنا ۵:۲۴،۲۵
- ہم نے یسوع کے نام پر ایمان لانا ہے: یوحنا ۱:۱۲

پیروی کی قیمت

- مسیح نے اپنے خون سے ہمیں خلاصی بخشی: ۱۔ پطرس ۱: ۱۸،۱۹
- خدا نے ہمیں اپنے فضل سے نجات دی: افسیوں ۲:۸،۹
- ہم نے اپنی خودی کا انکار کرنا اور اپنی صلیب اُٹھانی ہے: لوقا ۹:۲۳،۲۴

.....

یہ کتاب آپ کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوئی، براہِ کرم اپنی رائے سے نوازیں۔

Ph: +92 42 37422694, 37423944
masihiishaatkhana@gmail.com
Website: www.mik.org.pk
Facebook: Mik مسیحی اشاعت خانہ

مستحکم وصحت مند کلیسیا کی **9 نشانیاں**

اِس سلسلے کی دیگر کُتُب

☆ بائبل کے مطابق کلیسیا
☆ کلیسیا کے ایلڈر
☆ تفسیری وعظ
☆ کلیسیائی ممبر شپ
☆ کلیسیائی نظم وضبط
☆ شاگردیت
☆ صحیح تعلیم الٰہی

IX نو نشانیاں

مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کی تعمیر

کیا آپ کی کلیسیا مستحکم وصحت مند ہے؟

''نو نشانیاں'' کا مقصد کلیسیائی رہنماؤں کو بائبلی رُوٴیا اور عملی وسائل
کے ساتھ تیار کرنا ہے تا کہ وہ مستحکم وصحت مند کلیسیاؤں کے وسیلے سے
قوموں میں خدا کا جلال ظاہر کر سکیں۔

اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم کلیسیاؤں کو صحت مند ہونے کی نو نشانیوں میں بڑھنے میں مدد دینا چاہتے ہیں جنہیں اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے:

۱۔ تفسیری وعظ
۲۔ بائبلی علمِ الٰہی
۳۔ خوش خبری کی بائبلی سمجھ
۴۔ ایمان لانے کی بائبلی سمجھ
۵۔ بشارت دینے کی بائبلی سمجھ
۶۔ بائبلی کلیسیائی ممبرشپ
۷۔ بائبلی کلیسیائی نظم وضبط
۸۔ بائبلی شاگردیت
۹۔ بائبلی کلیسیائی لیڈرشپ

''نو نشانیاں'' کے تحت ہم مضامین، کتابیں، کتابوں پر تبصرے اور آن لائن روزنامے لکھتے ہیں۔ ہم کانفرنسیں منعقد کراتے، انٹرویو لیتے اور دیگر وسائل بناتے ہیں جن سے کلیسیائیں خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوسکیں۔

یہ مواد ۳۰ زبانوں میں دستیاب ہے۔ اِس کے لئے ہماری ویب سائٹ وِزِٹ کریں اور آن لائن مفت روزنامہ حاصل کرنے کے لئے سائن اَپ ہوں۔ ہماری دیگر زبانوں کی ویب سائٹس کی فہرست دیکھنے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ وِزِٹ کریں:

9marks.org/about/international-efforts/

آپ کلیسیا کے رُکن ہیں یا رہنما، صحت مند کلیسیاؤں کے متعلق کتابوں کے اِس سلسلے کا مقصد بائبل مقدس کے احکام پر عمل کرنے میں آپ کی راہنمائی کرنا ہے تا کہ آپ کلیسیا کو صحت مند بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ ہم خداوند یسوع مسیح کی خوش خبری پر قائم ہو کر، نجات کے لئے اُس پر بھروسا کر کے اور خدا کی پاکیزگی، یگانگت اور محبت سے ایک دوسرے سے محبت رکھ کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ کتابیں آپ کی مدد کریں گی کہ آپ یسوع کی مانند اپنی کلیسیا سے محبت کر سکیں۔

IX 9Marks
www.9marks.org